«مُلَخَّصٌ في علم الفرائض»

(تلخیص علم فرائض)

بقلم:

شیخ ھیثم بن محمَّد سرحان –حفظه اللہ–

سابق مدرس معھد حرم مسجد نبوی

و مشرف معھد السنه ویب سائٹ

غفر اللہ له ولوالدیه ولمن أعانه علی إخراج ھذا الکتاب

مترجم:

ڈاکٹر محفوظ الرحمن بن خلیل الرحمن سلفی

اسی کے ساتھ منسلک ہے:

منظومة: «بُغْيَةِ الْبَاحِثِ عَنْ جُمَلِ الْمَوَارِثِ» المشهورة بـ: «الرَّحَبِيَّة»

ومنظومة: «الْقَلَائِدِ الْبُرْهَانِيَّةِ فِي الْفَرَائِضِ»

طبعہ اولی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سوائے اس شخص کے جو اسے مؤلف کے مراجعہ کے بعد مفت بانٹنے کے لئے چھاپنا یا ترجمہ کرنا چاہے

اس ایمیل پر میسیج کریں: (islamtorrent@gmail.com)

فسح وزارة الإعلام: ٥٧٢٢٦٩٢٠٢١٠٣١٠

ح هيثم محمد جميل سرحان ، ١٤٤٢هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

سرحان ، هيثم محمدجميل عبدالغني
كتاب ملخص في علم الفرائض. / هيثم محمدجميل عبدالغني سرحان .- المدينة المنورة ، ١٤٤٢هـ
٦٤ ص ؛ ٢١*٢٩,٧ سم

ردمك: ٩٧٨-٦٠٣-٠٣-٧٠٨٨-٧

١- المواريث أ.العنوان
ديوي ٢٥٣,٩٠١ ١٤٤٢/٦٤٨٨

رقم الإيداع: ١٤٤٢/٦٤٨٨
ردمك: ٩٧٨-٦٠٣-٠٣-٧٠٨٨-٧

مقدمہ:

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله، نحمده، ونستعينه، ونستغفره، ونتوب إليه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيِّئات أعمالنا، من يهده الله فلا مُضلَّ له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلَّا الله وحده لا شريك له، وأشهد أنَّ محمّدًا عبده ورسوله، صلَّى الله عليه، وعلى آله، وأصحابه، ومن تبعهم بإحسانٍ، وسلَّم تسليمًا.

أمَّا بعد:

یہ ہمارے ادارے -معہد السنہ (سنت انسٹی ٹیوٹ)- کے نصاب کے مطابق مفید مشقوں کے ساتھ فرائض کے اہم مسائل کا خلاصہ ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ جڑیں گے اور مسائل کو حل کریں گے۔ اور -ان شاء اللہ- حل کیے ہوئے مسائل کی تصحیح الیکٹرانک طور پر ہوگی، معہد کا لنک مندرجہ ذیل ہے:

https://bit.ly/2JicSlI

فہرس الموضوعات:

موضوع		صفحہ
مقدمہ	....	۳
علم الفرائض وأدلتّہ وموضوعہ	....	۵
أرکان الإرث وشروطہ وأسبابہ وموانعہ	....	۶
أقسام الإرث وتفصیل الورثۃ	....	۹
الوارثون من الذّکور	....	۹
الوارثات من النّساء	....	۱۰
أصحاب فرض النّصف	....	۱۲
أصحاب فرض الرّبع	....	۱۹
أصحاب فرض الثّمن	....	۲۱
أصحاب فرض الثّلثین	....	۲۲
أصحاب فرض الثُّلث	....	۲۵
أصحاب فرض السّدس	....	۲۷
مراجعۃٌ لأصحاب الفروض	....	۳۳

موضوع		صفحہ
العصبۃ وأقسامھا وترتیبھا	....	۳۶
الحجب	....	۴۰
العول	....	۴۳
الرَّدُّ	....	۴۵
الانکسار والتّصحیح	....	۴۹
المُناسخات	....	۵۵
میراث ذوي الأرحام	....	۵۷
قسمۃ التّرکات	....	۶۰
میراث الحمل	....	۶۳
میراث المفقود	....	۶۴
میراث الختنی المشکل	....	۶۶
میراث الغرقی والھدمی	....	۶۶
المنظومۃ الرّحبیّۃ	....	۶۹
منظومۃ القلائد البرھانیّۃ	....	۸۰

علم فرائض، اس کے دلائل اور اس کا موضوع

❁ جب آپ جمع کریں گے:

۱) نبی ﷺ کے فرمان: **"مقررہ حصے ان کے حقداروں کو دو اور ان سے جو باقی بچے وہ سب سے قریبی مرد کا ہے"**۔ متفق علیہ۔

۲) کو میراث والی آیتوں کے ساتھ۔

تو آپ پائیں گے کہ یہ (حدیث اور آیتیں) میراث کے اکثر احکام کو شامل ہے۔

فرائض کی تعریف	فقہ اور ریاضی کے مطابق وراثت کی تقسیم کا علم۔
اس کا موضوع	ترکہ: یعنی: مال، حقوق اور خصائص وغیرہ جسے میت چھوڑ کے جاتا ہے۔
اس کا ثمرہ	ہر وارث کو ترکہ سے اس کا حق دینا، اور اس بنا پر اس کی اہمیت اور حکم کو جان سکتے ہیں۔
اس کا حکم	یہ فرض کفایہ ہے، لہذا اگر کوئی شخص اس کی ذمہ داری اٹھالیتا ہے تو باقیوں کے حق میں سنت ہو جاتا ہے۔

ترکہ سے متعلق پانچ حقوق ہیں (ان کا مخفف: تدومہ ہے) جو ان کی اہمیت کے مطابق درج ذیل میں ترتیب وار مذکور ہیں:

[۱] میت کی تجہیز	[۲] عین	[۳] مرسلہ دیون	[۴] وصیت	[۵] میراث
[۱] میت کی تجہیز و تکفین کا سامان، جیسے: اس کو نہلانے کے پانی کی قیمت، اس کا کفن، حنوط، نہلانے والے اور گورکن کی اجرت وغیرہ، بھلے انداز میں تیار کرنا۔	[۲] عین ترکہ کی ملکیت سے متعلق حقوق: جیسے وہ قرض جس میں رہن ہو۔	[۳] مرسلہ دیون: یعنی وہ قرض جس کا عین ترکہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، جیسے میت پر بغیر رہن کے واجب الادا قرض، چاہے وہ ہو: [ا] اللہ کا: جیسے زکوۃ اور کفارہ۔ [ب] یا آدمی کا: جیسے قرض، اجرت، فروخت شدہ اشیا کی قیمت۔	[۴] وصیت: ایک تہائی یا اس سے کم میں وہ بھی غیر وارث کے لئے، جہاں تک وارث کے لئے وصیت کرنے کے حکم کی بات ہے تو یہ	[۵] میراث: اور سب سے پہلے اصحاب الفروض سے شروعات ہوگی، پھر جو بچے گا وہ عصبہ کے لئے ہوگا۔

					حرام ہے۔	

میراث کے ارکان، شروط، اسباب اور اس کے موانع

میراث کے ارکان تین ہیں:

[ا] مُورِّث: یہ وہ شخص ہے جس کی طرف سے ترکہ منتقل ہوتا ہے، یعنی میت۔	[۲]وارث: یہ وہ شخص ہے جس کی جانب ترکہ منتقل ہوتا ہے۔	[۳]موروث: یعنی ترکہ۔

میراث کے شروط تین ہیں:

[ا]مورِّث کی موت: حقیقی طور پر یا حکمی (قانونی) طور پر۔	[۲] مورِّث کی موت کے بعد وارث کا زندہ رہنا گرچہ لمحہ بھر کے لیے ہی کیوں نہ ہو: حقیقی طور پر یا حکمی (قانونی) طور پر۔	[۳]وراثت کے سبب کا علم۔

وارث بننے کے اسباب تین ہیں:

[ا] نکاح: اس سے مراد صحیح عقد نکاح ہے، جس کی وجہ سے شوہر بیوی کا اور بیوی شوہر کا وارث بنتی ہے گرچہ حصولِ خلوت اور وطی نہ ہوئی ہو، طلاق رجعی میں عورت جب تک عدت میں رہے گی تب تک زن وشو ایک دوسرے کے وارث بننے کے حقدار ہوں گے۔	[۲] نسب: اس سے مراد رشتہ داری ہے، اور یہ دو انسانوں کے مابین قریبی یا دوری والی قرابت کو کہتے ہیں۔	[۳] ولاء: یہ آزادی کی ولاء ہے، جو کہ آزاد کرنے والے اور بذات خود عصبہ بننے والوں کے درمیان ایک بندھن ہے۔

وارث بننے سے روکنے والے موانع تین ہیں:

[ا] غلامی: یہ وہ وصف ہے جس کی وجہ سے	[۲] قتل: یہ بلا واسطہ یا بالواسطہ کسی	[۳] مذہب کا فرق: اس سے مراد

انسان مملوک ہوتا ہے، یعنی: اسے خریدا بیچا جاتا ہے، ہبہ کیا جاتا ہے، وارث بنایا جاتا ہے، اس میں تصرف کیا جاتا ہے، اور وہ بذات خود آزادانہ تصرف نہیں کر سکتا، اور چونکہ اس کے پاس ملکیت نہیں ہے لہذا وہ میراث کا حقدار نہیں بن سکتا، کیونکہ ہم اگر اسے وارث بنائیں گے تو درحقیقت اس کے آقا کو وارث بنائیں گے جو کہ میت کے لئے بالکل اجنبی ہے۔

کی جان لینا ہے، وراثت سے وہ قتل روکتا ہے جو ناحق ہو یعنی جان بوجھ کر اسے کرنے پر گناہ ہوتا ہو، اور اسمیں کوئی فرق نہیں کہ وہ قتل جان بوجھ کر ہو یا انجانے میں سد ذریعہ کے طور پر۔

یہ ہے کہ ایک آدمی کسی مذہب کا ماننے والا ہو اور دوسرا کسی اور مذہب کا ماننے والا، مثلا ایک مسلمان ہو اور دوسرا کافر، یا ایک یہودی ہو اور دوسرا نصرانی یا وہ لا مذہب ہو۔

خود کو پرکھیں:

- ہم فرائض کیوں پڑھیں؟ ☐ تاکہ ہر وارث کو اس کا حق دیا جا سکے ☐ کیونکہ علم فرائض سیکھنے پر اجر ہے ☐ کیونکہ یہ نصف علم ہے ☐ سبھی۔
- فرائض سیکھنا واضح اور آسان ہے، لیکن اسے یاد کرنے اور ضبط کرنے کی ضرورت ہے [☐ صحیح ☐ غلط]۔
- میراث کے اسباب ہیں: ☐ دو ☐ تین ☐ چار۔
- مناسب عبارت کے سامنے مناسب نمبر لکھیں؟

۱	نکاح		ایسی عصوبت (قرابت) جس کا سبب آزاد کرنے والے کا اپنے آزاد کردہ غلام پر احسان ہے، اور اس کا وارث آزاد کرنے والا اور بذات خود عصبہ بننے والے اس کے عصبہ (رشتہ دار) ہیں۔
۲	ولاء		قرابت داری، اور اس کے ذریعہ اصل، فرع اور حواشی سبھی وارث بنتے ہیں۔
۳	نسب		صحیح ازدواجی معاہدہ، جس کے تحت بیوی کے مرنے پر شوہر کو وراثت ملے گی، اور اگر شوہر وفات پا جائے تو ایک یا ایک سے زائد بیویاں وارث ہوں گی۔
۴	غلامی		جس نے کسی چیز کو پانے کی جلد بازی کی تو اسے اس سے محروم کرنے کی سزا دی جائے گی۔
۵	قتل		مسلم کافر کا وارث نہیں بنے گا۔
٦	مذہب کا فرق		کیونکہ اس کے پاس مال نہیں ہے، اور وہ اپنے آقا کی ملکیت ہے، اور اگر ہم

			اسے وارث بناتے ہیں تو درحقیقت اس کے آقا کو وارث بنائیں گے، جبکہ آقا کے پاس وارث بننے کا کوئی سبب موجود نہیں ہے۔

❁ اس وجہ کے لیے مناسب نمبر لگائیں جس کے سبب درج ذیل میں سے ہر ایک کو وراثت میں حصہ ملا ہے:

۱	باپ		نکاح
۲	عم لاُم (ماں کی طرف سے چچا)		ولاء
۳	شوہر		نر اصول کی طرف سے نسب
۴	بیٹی		اس کا کوئی سبب نہیں
۵	اخیافی بہن		مذکر حواشی کی طرف سے نسب کے لئے
۶	آزاد کرنے والی		اس کا کوئی سبب نہیں
۷	سگا بھائی		مذکر فروع کی طرف سے نسب کے لئے
۸	پرپوتا		مؤنث فروع کی طرف سے نسب کے لئے
۹	سگی پھوپھی		مؤنث اصول کی طرف سے نسب کے لئے
۱۰	نانی		مؤنث حواشی کی طرف سے نسب کے لئے

❁ علم فرائض کو سیکھنے کے لئے مسائل کو حل کرنے کی مشق کیے بغیر محض نظریاتی مطالعہ کافی ہے [□ صحیح □ غلط]۔

❁ فرائض کے اندر حساب ہے، اور حساب وریاضیات میں مہارت حاصل کرنے کے لیے عملی مشقوں اور مسائل کو حل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے [□ صحیح □ غلط]۔

❁ وارث کبھی کبھی میراث پانے کا سبب موجود ہونے کے باوجود وارث نہیں بن پاتا [□ صحیح □ غلط]۔

❁ مطلقہ رجعیہ جب تک عدت میں رہے گی تب تک وراثت پانے کی حقدار ہے [□ صحیح □ غلط]۔

❁ عورت نے غلام شوہر کو چھوڑا تو کیا وہ اس کا وارث بنے گا؟ □ ہاں وارث بنے گا □ نہیں وارث نہیں بنے گا۔

❁ ترکہ سے متعلق حقوق اس کلمہ میں اکٹھا ہوتے ہیں: □ تدوم □ رنحط □ عش لک رزقٌ۔

❁ ترکہ سے متعلق حقوق کو مرتب کریں: [ ] معروف طریقے سے تجہیز وتکفین [ ] دیون معلقہ [ ] دیون مرسلہ [ ] غیر وارث کے لئے ایک تہائی یا اس سے کم کی وصیت [ ] میراث۔

❁ علم فرائض کو سیکھنا: □ واجب ہے □ مُستحب ہے □ فرض کفایہ ہے □ فرض عین ہے۔

❁ طلاق بائن کے ذریعہ سببیت نکاح باطل ہو جاتا ہے گرچہ عدت مکمل نہیں ہوئی ہو [□ صحیح □ غلط]۔

وراثت کی قسمیں اور وارثین کی تفصیلات:

وراثت دو حصوں میں منقسم ہے:

[۱] فرض شدہ وراثت: جہاں وارث کا حصہ مقرر ہو، جیسے: نصف (آدھا) اور ربع (چوتھائی)۔

[۲] تعصیباً وراثت کا حصہ: جہاں وارث کا حصہ غیر مقرر ہو۔

- **فروض یعنی مقررہ حصوں کی تعداد** قرآن میں چھ ہے: آدھا ۱/۲، چوتھائی ۱/۴، آٹھواں ۱/۸، دو تہائی ۲/۳، ایک تہائی ۱/۳، چھٹا حصہ ۱/۶۔
- **متفقہ اصول مسائل** سات ہیں: ۲، ۳، ۴، ۶، ۸، ۱۲ اور ۲۴۔

مسئلہ	اتنے سے ہو گا
۱/۲ اور باقی	۲
۱/۳ اور باقی	۳
۱/۳ اور ۲/۳	۳
۱/۲ اور ۱/۸	۸
۱/۸ اور باقی	۸
۱/۲ اور ۱/۳	۶

مسئلہ	اتنے سے ہو گا
۱/۳ اور ۱/۴	۱۲
۲/۳ اور ۱/۴	۱۲
۱/۸ اور ۱/۶	۲۴
۱/۲ اور ۱/۲	۲
۲/۳ اور باقی	۳
۱/۲ اور ۱/۴	۴

مسئلہ	اتنے سے ہو گا
۱/۴ اور باقی	۴
۱/۶ اور باقی	۶
۱/۳ اور ۱/۶	۶
۱/۴ اور ۱/۶	۱۲
۱/۳ اور ۱/۴ اور ۱/۶	۱۲
۲/۳ اور ۱/۸	۲۴

مرد وارثوں کی تعداد (۱۵) ہے

[۱] بیٹا۔ [۲] پوتا گرچہ نیچے کا ہی ہو۔ [۳] باپ۔ [۴] دادا گرچہ اوپر ہی کا ہو۔ [۵] سگا بھائی۔ [۶] علاتی بھائی۔ [۷] اخیافی بھائی۔ [۸] سگا بھتیجا گرچہ نیچے کا ہی ہو۔ [۹] علاتی بھتیجا گرچہ نیچے کا ہی ہو۔ [۱۰] سگا چچا گرچہ نیچے کا ہی ہو۔ [۱۱] علاتی چچا گرچہ نیچے کا ہی ہو۔ [۱۲] سگا چچیرا بھائی گرچہ نیچے کا ہی ہو۔ [۱۳] علاتی چچیرا بھائی۔ [۱۴] شوہر۔ [۱۵] آزاد کرنے والا اور اس کے وہ قرابت دار جو بذات خود عصبہ بنتے ہوں۔

عورت وارثین کی تعداد (۱۰) ہے

[۱] بیٹی۔ [۲] پوتی گرچہ اس کا باپ نیچے کا ہی کیوں نہ ہو۔ [۳] ماں۔ [۴] نانی۔ [۵] دادی، اور ہر وہ جدہ (دادی) جو کسی وارث کے ذریعہ قریب ہوتی ہو۔ [۶] سگی بہن۔ [۷] علاتی بہن۔ [۸] اخیافی بہن۔ [۹] بیوی۔ [۱۰] آزاد کرنے والی اور اس کی عصبہ بالنفس۔

خود کو پرکھیں:

- مرد وارثین کی تعداد ہے: □ دس۔ □ پندرہ۔ □ دونوں تعداد صحیح ہے، پہلا اجمالی طور پر اور دوسرا تفصیلی طور پر۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب میں مقررہ حصوں کی تعداد ہے: □ چھ۔ □ سات۔ □ آٹھ۔
- ہر وارث کے آگے نمبر لکھ کر مرد وارثوں کو ترتیب دیں:

بیٹا	
باپ	
شوہر	
علاتی بھائی	
عینی بھائی	

پوتا گرچہ نیچے کا ہی کیوں نہ ہو	
دادا گرچہ اوپر کا ہی کیوں نہ ہو	
اخیافی بھائی	
سگا بھتیجا گرچہ نیچے کا ہی کیوں نہ ہو	
علاتی بھتیجا گرچہ نیچے کا ہی کیوں نہ ہو	

سگا چچا گرچہ اوپر کا ہی ہو	
علاتی چچا گرچہ اوپر کا ہی ہو	
سگا بھتیجا گرچہ نیچے کا ہی ہو	
علاتی بھتیجا گرچہ نیچے کا ہی ہو	
آزاد کرنے والا اور اس کا عصبہ بنفسہ	

- ہر وارث کے آگے نمبر لکھ کر خواتین وارثوں کو مرتب کریں:

بیٹی	
ماں	
علاتی بہن	

بیوی	
اخیافی بہن	
سگی بہن	

پوتی گرچہ اس کا باپ نیچے کا ہی ہو	
نانی	
دادی	
آزاد کرنے والی اور اس کا عصبہ بنفسہ	

- اصول مسائل اللہ کی کتاب میں بیان کردہ مقرر حصوں سے لئے گئے ہیں، جو کہ یہ ہیں: نصف (آدھا)، ربع (چوتھائی)، ثُمن (آٹھواں)، ثُلث (تہائی)، ثلثان (دو تہائی) اور سُدس (چھٹا حصہ) [□ صحیح □ غلط]۔
- متفق علیہ اصولِ مسائل ہیں: □ محدود۔ □ غیر محدود۔
- مجموعی وارثوں کی تعداد ہے (مرد اور عورت): □ پچیس۔ □ اٹھارہ۔

۞ اہل علم کے نزدیک متفق علیہ اصول مسائل ہیں ١٨ اور ٣٦ [☐ صحیح ☐ غلط]۔

۞ درج ذیل میں سے ہر مسئلے کی اصل کی وضاحت کریں:

مسئلہ یہ ہے:	اس کی اصل
١/٢ اور باقی	
١/٣ اور باقی	
١/٣ اور ٢/٣	
١/٢ اور ١/۴	
١/٨ اور ١/٢	
١/٢ اور ١/٣	
١/٢ اور ١/٨ اور ١/٦	

مسئلہ یہ ہے:	اس کی اصل
١/٢ اور ١/٢	
٢/٣ اور باقی	
١/۴ اور باقی	
١/٨ اور باقی	
١/٦ اور باقی	
٢/٣ اور ١/٨	
١/٦ اور ١/٨ اور ٢/٣	

مسئلہ یہ ہے:	اس کی اصل
١/٣ اور ١/۴	
٢/٣ اور ١/۴	
١/٨ اور ١/٦	
١/٣ اور ١/٦	
١/۴ اور ١/٦	
١/٣ اور ١/۴ اور ١/٦	

۞ درج ذیل میں سے وارث کے سامنے (☑) کا نشان اور غیر وارث کے سامنے (☒) نشان لگائیں:

سگا چچا کا پوتا	
اخیافی چچا	
پوتی	

سگی پھوپھی	
پرنانی	
نواسی	

سگے چچا کی بیٹی	
سگا بھتیجا	
علاتی بھتیجی	

۞ فروض مقدرہ کو کسر عددی (fractional number) میں اسی طرح میراث کے اعتبار سے اوپر سے نیچے تک ترتیب دیں جس انداز میں علماء نے انہیں ترتیب دیا ہے:

....

....

۞ اصول مسائل کو ادنیٰ سے اعلیٰ تک میراث کے اعتبار سے کسر عددی میں ترتیب دیں:

....

....

نصف (آدھا) پانے والے

نصف کے مالک پانچ افراد ہیں: شوہر، بیٹی، پوتی، سگی بہن اور علاتی بہن۔

پہلا: شوہر

- شوہر اپنی بیوی کے آدھے مال کا وارث ہوگا اگر بیوی کا کوئی فرع وارث نہ ہو تو۔
- اور فرع وارث یہ ہیں: اولاد (بیٹا اور بیٹی)، بیٹے کی اولاد (پوتا اور پوتی) گرچہ نیچے کے ہی کیوں نہ ہوں۔
- اس کی مثال: عورت نے وفات پائی اور اس نے اپنے پیچھے شوہر اور آزاد کرنے والی عورت کے بیٹے کو چھوڑا۔

تو فرع وارث نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کو آدھا ملے گا۔

اور آزاد کرنے والی عورت کا بیٹا باقی مال لے گا کیونکہ وہ سب سے قریبی مرد ہے۔

اس طرح مسئلہ (۲) سے ہوگا: شوہر کو آدھا (۱) اور آزاد کرنے والی عورت کے بیٹے کو آدھا (۱) ملے گا۔

مثال ۱	۲
شوہر	۱
آزاد کرنے والی کا بیٹا	۱

مثال ۲	۲
شوہر	۱
سگا بھائی	۱

مثال ۳	۲
شوہر	۱
علاتی چچا	۱

مثال ۴	۲
شوہر	۱
علاتی بھتیجا	۱

خود کو پرکھیں:

- نصف (آدھا) پانے والے ہیں: □ چار۔ □ پانچ۔ □ تین۔
- نصف (آدھا) پانے والے لوگ بالترتیب یہ ہیں: [۱] ....، [۲] ....، [۳]........................، [۴]........................، [۵]..............................
- شوہر نصف پائے گا (□ فرع وارث □ اصل وارث) میں سے کسی ایک کے (□ ہونے □ نہ ہونے) کی وجہ سے۔
- فرع وارث یہ ہیں: [۱]............، [۲]............، [۳]..............، [۴]...............
- مسئلہ کو ترتیب دیں: [.....] عاصب۔ [.....] صاحب الفرض۔ [.....] اصل مسئلہ۔

۞ عورت نے وفات پائی اور اس نے شوہر اور آزاد کرنے والی عورت کے بیٹے کو چھوڑا تو: □ فرع وارث نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کو نصف ملے گا۔ □ فرع وارث نہ ہونے کی وجہ سے شوہر کو نصف نہیں ملے گا۔

۞ ایک ایسا مسئلہ جس میں: شوہر اور سگے چچا کا بیٹا ہو، تو مسئلہ ہو گا: □ ۲ سے □ ۴ سے

۞ جب مسئلہ میں شوہر اور قاتل بیٹا ہو تو: شوہر کو نصف ملے گا [□ صحیح □ غلط]۔

۞ جب مسئلہ میں شوہر اور غلام بیٹا ہو تو: فرع وارث ہونے کی وجہ سے شوہر کو نصف نہیں ملے گا [□ صحیح □ غلط]۔

۞ عورت مری اور اس نے شوہر اور باپ کو چھوڑا تو: شوہر کو ملے گا: □ نصف۔ □ باقی۔

۞ مسئلہ میں شوہر اور آزاد کرنے والے مرد کا بیٹا ہے تو: شوہر کو ملے گا: □ نصف۔ □ کچھ بھی نہیں ملے گا۔

۞ مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	۲
شوہر	
دادا	۱

سوال ۲	
شوہر	۱
علاتی بھائی	

سوال ۳	
شوہر	
سگا چچا	

سوال ۴	
شوہر	
سگا بھتیجا	

سوال ۵	
شوہر	
باپ	

سوال ۶	
شوہر	
علاتی بھتیجا	

سوال ۷	
شوہر	
سگا بھتیجا	

سوال ۸	
شوہر	
سگے بھائی کا پوتا	

سوال ۹	
شوہر	
غلام بیٹا	
علاتی چچا	

سوال ۱۰	
شوہر	
قاتل بیٹی	
سگا بھائی	

سوال ۱۱	
شوہر	
کافر بیٹا	
سگا چچا	

سوال ۱۲	
شوہر اور غلام	
سگا بھائی	

دوسرا: بیٹی

۞ بیٹی نصف (آدھا) پائے گی، جب:

[۱] مُعصِّب نہ ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد بیٹا کا ہونا ہے۔

[۲] مُماثل نہ ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد دوسری بیٹی کا ہونا ہے۔

۞ کسی مسئلہ میں اگر: ایک بیٹی اور ایک پوتا ہو۔

تو مُعصب اور مماثل نہ ہونے کی وجہ سے، بیٹی نصف پائے گی۔

اور پوتا باقی پائے گا۔

چنانچہ مسئلہ (۲) سے ہوگا، بیٹی کو نصف (۱) ملے گا اور باقی (۱) پوتے کو ملے گا۔

- دوسرا مسئلہ: ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہو۔

یہاں بیٹی کو نصف نہیں ملے گا کیونکہ مُعصِب موجود ہے، لہذا یہاں ہم ہر مذکر کو دوگنا (۲) اور مؤنث کو ایک گنا (۱) دیں گے وارثین کی تعداد کے اعتبار سے، چنانچہ مسئلہ (۳) سے ہوگا: بیٹے کو (۲) ملے گا اور بیٹی کو (۱) ایک ملے گا۔

مثال ۱	۲
بیٹی	۱
پوتا	۱

مثال ۲	۳
بیٹی	۱
بیٹا	۲

مثال ۳	۲
بیٹی	۱
آزاد کرنے والے کا بیٹا	۱

مثال ۴	۲
بیٹی	۱
سگا بھائی	۱

خود کو پرکھیں:

- نصف پانے والوں میں دوسری ہے: ☐ بیٹی۔ ☐ پوتی۔ ☐ شوہر۔
- بیٹی نصف پائے جب نہ ہو: ☐ مُعصِب۔ ☐ مُماثل۔ ☐ فرع وارث۔ ☐ سبھی۔ ☐ پہلا اور دوسرا۔
- عورت کا انتقال ہوا اور اس نے غلام بیٹی کو چھوڑا تو وہ: ☐ وارث ہوگی۔ ☐ وارث نہیں ہوگی۔
- کسی مسئلہ میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے ہیں تو: ☐ بیٹی کو نصف ملے گا۔ ☐ بیٹی کو نصف نہیں ملے گا، بلکہ وہ للذَّکر مثل حظِّ الأنثیین (مرد کو عورتوں کا دوگنا ملے گا) قاعدہ کے تحت تعصیبًا حصہ پائے گی۔ ☐ اسے کچھ بھی نہیں ملے گا۔
- مسئلہ میں ایک بیٹی اور دو بیٹا ہے تو، مسئلہ ہوگا: ☐ ۳ سے ☐ ۴ سے ☐ ۵ سے ☐ ۷ سے
- مسئلہ میں ایک بیٹی اور چار بیٹے ہیں تو، مسئلہ ہوگا: ☐ ۷ سے ☐ ۵ سے ☐ ۶ سے ☐ ۹ سے
- مسئلہ میں ایک بیٹی اور غلام بیٹا ہے تو: ☐ بیٹی کو نصف ملے گا۔ ☐ اسے کچھ نہیں ملے گا۔
- مسئلہ میں ایک بیٹی اور تین بیٹا ہے تو، بیٹی کو ملے گا: ☐ ۶ میں سے ۱ ☐ ۷ میں سے ۱۔
- مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
ایک بیٹی	
ایک پرپوتا	

سوال ۲	
ایک بیٹی	
ایک بیٹا	

سوال ۳	
ایک بیٹی	
آزاد کرنے والی کا بیٹا	

سوال ۴	
ایک بیٹی	
سگا بھائی کا بیٹا	

سوال ۵	
ایک بیٹی	
سگا بھائی	

سوال ۶	
ایک بیٹی	
علاتی بھائی	

سوال ۷	
ایک بیٹی	
سگا چچا	

سوال ۸	
ایک بیٹی	
باپ	

سوال ۹	
ایک بیٹی	
۳بیٹے	

سوال ۱۰	
ایک بیٹی	
۳پوتے	

سوال ۱۱	
ایک بیٹی	
۳پر پوتے	

سوال ۱۲	
تین بیٹیاں	
بیٹا	

تیسرا: پوتی

❁ پوتی نصف (آدھے) کی وارث بنے گی، جب:

[۱] مُعصب نہ ہو، جو کہ پوتا ہے، جو اسی کے درجہ میں ہو۔

[۲] مُماثل نہ ہو، جو کہ پوتی ہے جو اسی کے درجہ میں ہو۔

[۳] اس سے اوپر کا فرع وارث موجود نہ ہو۔

مثال ۱	۲
پوتی	۱
پرپوتا	۱

مثال ۲	۳
پوتی	۱
پوتا	۲

مثال ۳	۱
پوتی	۰
بیٹا	۱

مثال ۴	۲
پوتی	۱
سگا بھتیجا	۱

خود کو پرکھیں:

❁ مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
پوتی	
سگا بھائی	

سوال ۲	
پوتی	
علاتی بھائی	

سوال ۳	
پوتی	
سگر پوتا	

سوال ۴	
پوتی	
سگا چچا	

سوال ۵	
پوتی	
بیٹا	

سوال ۶	
پوتی	
پوتا	

سوال ۷	
پوتی	
علاتی چچا	

سوال ۸	
پرپوتی	
آزاد کرنے والے کا بیٹا	

سوال ۹	
پوتی	
۳پوتے	

سوال ۱۰	
۳پوتیاں	
پوتا	

سوال ۱۱	
پرپوتی	
پوتا	

سوال ۱۲	
پوتی	
۳بیٹے	

❁ نصف پانے والوں میں تیسرا ہے: ☐ بیٹی۔ ☐ پوتی۔ ☐ سگی بہن۔

- پوتی نصف پائے گی جب: □ اس سے اوپر کا فرع وارث نہ ہو۔ □ مذکر اصل وارث نہ ہو۔ □ مُعصِّب اور مُماثل نہ ہو۔ □ سبھی۔ □ پہلا اور تیسرا۔
- ایسا مسئلہ جس میں پوتی اور بیٹا ہو، تو پوتی کو ملے گا: □ نصف۔ □ کچھ بھی نہیں۔ □ عصبہ ہونے کی وجہ سے مرد کو عورتوں کا دوگنا ملے گا قاعدہ کے تحت عمل ہو گا۔
- ایسا مسئلہ جس میں پوتی اور لکڑپوتا ہو، تو پوتی کو ملے گا: □ نصف۔ □ کچھ بھی نہیں۔ □ عصبہ ہونے کی وجہ سے مرد کو عورتوں کا دوگنا ملے گا قاعدہ کے تحت عمل ہو گا۔
- ایسا مسئلہ جس میں پوتی اور پوتا ہو، تو پوتی کو ملے گا: □ نصف۔ □ کچھ بھی نہیں۔ □ عصبہ ہونے کی وجہ سے مرد کو عورتوں کا دوگنا ملے گا قاعدہ کے تحت عمل ہو گا۔

چوتھا: سگی بہن

- سگی بہن کو نصف ملے گا، جب:

[۱] مُعصب نہ ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد سگا بھائی کا ہونا ہے۔

[۲] مُماثل نہ ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد دوسری سگی بہن کا ہونا ہے۔

[۳] فرع وارث موجود نہ ہو۔

[۴] مرد اصل وارث موجود نہ ہو، جو کہ باپ اور دادا ہے گرچہ اوپر کا ہی کیوں نہ ہو۔

مثال ۱	۲
سگی بہن	۱
علاتی بھائی	۱

مثال ۲	۳
سگی بہن	۱
سگا بھائی	۲

مثال ۳	۱
سگی بہن	۰
باپ	۱

مثال ۴	۲
سگی بہن	۱
شوہر	۱

خود کو پرکھیں:

- سگی بہن نصف پائے گی جب: □ فرع وارث موجود نہ ہو۔ □ مرد اصل وارث موجود نہ ہو۔ □ مُعصِّب اور مُماثل موجود نہ ہو۔ □ سبھی۔ □ پہلا اور تیسرا۔
- کسی مسئلہ میں سگی بہن اور علاتی بھائی ہوں تو، سگی بہن کو ملے گا: □ نصف۔ □ کچھ بھی نہیں۔ □ عصبہ ہونے کی وجہ سے مرد کو عورتوں کا دوگنا ملے گا (للذَّكر مثل حظِّ الأنثيين) قاعدہ کے تحت عمل ہو گا۔
- کسی مسئلہ میں سگی بہن اور سگا بھائی ہو تو، سگی بہن کو ملے گا: □ نصف۔ □ کچھ بھی نہیں۔ □ عصبہ ہونے کی وجہ سے مرد کو عورتوں کا دوگنا ملے گا (للذَّكر مثل حظِّ الأنثيين) قاعدہ کے تحت عمل ہو گا۔

- کسی مسئلہ میں سگی بہن اور علاتی بہن ہو تو، سگی بہن کو ملے گا: □ نصف۔ □ کچھ بھی نہیں۔ □ عصبہ ہونے کی وجہ سے مرد کو عورتوں کا دوگنا ملے گا(للذَّکر مثل حظِّ الأنثیین) قاعدہ کے تحت عمل ہو گا۔
- کسی مسئلہ میں ایک سگی بہن اور ۳ سگے بھائی ہوں تو، سگی بہن کو ملے گا: □ ۷ میں سے ۱ □ ۱۴ میں سے ۲ □ ۶ میں سے ۱۔
- مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
سگی بہن	
علاتی بھائی	

سوال ۲	
سگی بہن	
آزاد کرنے والے کا بیٹا	

سوال ۳	
سگی بہن	
آزاد کرنے والے کا باپ	

سوال ۴	
سگی بہن	
شوہر	

سوال ۵	
سگی بہن	
سگا بھائی	

سوال ۶	
سگی بہن	
پرپوتا	

سوال ۷	
سگی بہن	
باپ	

سوال ۸	
سگی بہن	
سگا بھتیجا	

سوال ۹	
سگی بہن	
پوتا	
باپ	

سوال ۱۰	
سگی بہن	
بیٹی	
بیٹا	

سوال ۱۱	
۴ سگی بہنیں	
۴ سگے بھائی	

سوال ۱۲	
۵ سگی بہنیں	
سگا بھائی	

پانچواں: علاتی بہن

- علاتی بہن نصف پائے گی، جب:

[۱] مُعصب نہ ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد علاتی بھائی کا ہونا ہے۔

[۲] مُماثل نہ ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد دوسری علاتی بہن کا ہونا ہے۔

[۳] فرعِ وارث نہ ہو۔

[۴] مذکر اصل وارث نہ ہو، جو کہ باپ اور دادا کا ہونا ہے گرچہ اوپر کا ہی کیوں نہ ہو۔

[۵] ایک یا ایک سے زائد سگا بھائی یا سگی بہن نہ ہو۔

مثال ۱	۲
علاتی بہن	۱
آزاد کرنے والے کا بیٹا	۱

مثال ۲	۱
علاتی بہن	۰
دادا	۱

مثال ۳	۱
علاتی بہن	۰
پرپوتا	۱

مثال ۴	۲
علاتی بہن	۱
شوہر	۱

خود کو پرکھیں:

۞ مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
علاتی بہن	
آزاد کرنے والی کا باپ	

سوال ۲	
علاتی بہن	
سگا بھتیجا	

سوال ۳	
علاتی بہن	
باپ	

سوال ۴	
علاتی بہن	
سگا بھائی	

سوال ۵	
علاتی بہن	
علاتی بھائی	

سوال ۶	
علاتی بہن	
شوہر	

سوال ۷	
علاتی بہن	
پرپوتا	

سوال ۸	
علاتی بہن	
علاتی چچا	

سوال ۹	
علاتی بہن	
سگی بہن	
سگا بھائی	

سوال ۱۰	
علاتی بہن	
۵ علاتی بھائی	

سوال ۱۱	
علاتی بہن	
شوہر	
سگا بھائی	

سوال ۱۲	
علاتی بہن	
بیٹی	
پوتا	

۞ یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی مسئلہ میں نصف پانے والی عورت کسی دوسری نصف پانے والی عورت کے ساتھ اکٹھی ہو، اور اس کو فرضاً نصف بھی مل جائے: [□ صحیح □ غلط]۔

۞ نصف پانے والے وارثوں کی شرط ہے عدمیت: [□ صحیح □ غلط]۔

۞ علاتی بہن نصف پائے گی جب: □ فرع وارث موجود نہ ہو۔ □ مذکر اصل وارث موجود نہ ہو۔ □ مُعصب اور مُماثل موجود نہ ہو۔ □ ایک یا ایک سے زائد سگے بھائی اور سگی بہن کا نہ ہونا۔ □ سبھی۔ □ پہلا اور تیسرا۔

۞ کسی مسئلہ میں علاتی بہن اور علاتی بھائی ہوں تو، علاتی بہن کو ملے گا: □ نصف۔ □ کچھ بھی نہیں۔ □ عصبہ ہونے کی وجہ سے مرد کو عورت کا دوگنا ملے گا، (للذّکر مثل حظّ الأنثيين) قاعدہ کے تحت عمل ہوگا۔

۞ کسی مسئلہ میں علاتی بہن اور سگا بھائی ہو تو، علاتی بہن کو ملے گا: □ نصف۔ □ کچھ بھی نہیں۔ □ عصبہ ہونے کی وجہ سے مرد کو عورتوں کا دوگنا ملے گا، (للذّکر مثل حظّ الأنثيين) قاعدہ کے تحت عمل ہوگا۔

۞ کسی مسئلہ میں علاتی بہن اور آزاد کرنے والے مرد کا باپ ہو تو، علاتی بہن کو ملے گا: □ نصف۔ □ کچھ بھی نہیں۔ □ عصبہ ہونے کی وجہ سے مرد کو عورتوں کا دوگنا ملے گا، (للذّکر مثل حظّ الأنثيين) قاعدہ کے تحت عمل ہوگا۔

۞ کسی مسئلہ میں ایک علاتی بہن اور پانچ علاتی بھائی ہوں، تو علاتی بہن کو ملے گا: □ ۱۱ میں سے ۱ □ ۲۲ میں سے ۲ □ ۶ میں سے ۱

چوتھائی پانے والے لوگ

- چوتھائی پانے والے لوگ ہیں: شوہر اور بیوی۔
- چوتھائی حصہ والے باب کو"غرفہ زوجیہ" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، اور کسی بھی مسئلہ میں شوہر وبیوی ایک ساتھ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے ہیں۔
- شوہر کو چوتھائی ملے گا اگر اس کی بیوی کا کوئی فرع وارث نہ ہو، چاہے وہ اسی شوہر سے ہو یا دوسرے شوہر سے ہو۔

مثال ۱	۴
شوہر	۱
۳بیٹے	۳

مثال ۲	۴
شوہر	۱
بیٹی	۲
پوتا	۱

مثال ۳	۲
شوہر	۱
غلام بیٹا	۰
سگا چچا	۱

مثال ۴	۴
شوہر	۱
پوتی	۱
پوتا	۲

- ایک یا ایک سے زائد بیوی کو چوتھائی ملے گا: اگر شوہر کا کوئی فرع وارث نہ ہو (چاہے وہ اسی بیوی سے ہو یا کسی اور بیوی سے ہو)۔

مثال ۱	۴
بیوی	۱
قاتل بیٹی	۰
علاتی بھتیجا	۳

مثال ۲	۴
بیوی	۱
سگی بہن	۲
علاتی بھائی	۱

مثال ۳	۴
بیوی	۱
علاتی بہن	۱
علاتی بھائی	۲

مثال ۴	۴
بیوی	۱
سگی بہن	۲
سگا چچا	۱

خود کو پرکھیں:

- شوہر کا بیوی کے مال میں سے چوتھائی کا وارث بننے کے لئے بیوی کے فرع وارث کا موجود ہونا شرط ہے: □ اسی شوہر سے۔ □ اسی شوہر سے یا دوسرے شوہر سے بھی۔
- چوتھائی پانے والے لوگوں کے باب کو"غرفہ زوجیہ" کے نام سے جانا جاتا ہے لیکن دونوں کا ایک ساتھ اکٹھا ہونا ممکن ہے: [□ صحیح □ غلط]۔
- شوہر کو چوتھائی ملے گا جب کوئی فرع وراث: (□ موجود نہ ہو □ موجود ہو)۔
- بیوی کو چوتھائی ملے گا جب کوئی فرع وارث: (□ موجود نہ ہو □ موجود ہو)۔
- کسی مسئلہ میں شوہر اور نواسہ ہو تو، شوہر کو ملے گا: □ نصف۔ □ چوتھائی۔
- کسی مسئلہ میں ۱/۲ اور ۱/۴ تو مسئلہ ہو گا: □ ۴ سے □ ۸ سے □ ۲ سے

- کسی مسئلہ میں قاتل شوہر اور قاتل بیٹا ہو، تو شوہر کو ملے گا: □ نصف۔ □ چوتھا۔ □ کچھ بھی نہیں۔
- ایک سے لے کر (□۳ □۴ □۹) تک بیوی کو چوتھائی ملے گا اگر وہ ایک ہو تو اور جب وہ اس سے زائد ہو تو ہر ایک کو چوتھائی ملے گا: [□ صحیح □ غلط]۔
- مذکر میں سے اصل وارث ہے: □ باپ اور دادا اگرچہ اوپر کا ہی ہو۔ □ بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچے کا ہی ہو۔ □ باپ اور دادا چاہے وہ کسی بھی جہت سے ہو۔
- مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
شوہر	
بیٹا	

سوال ۲	
شوہر	
۳ بیٹے	

سوال ۳	
بیوی	
سگا بھائی	

سوال ۴	
۳ بیویاں	
آزاد کرنے والی کا بیٹا	

سوال ۵	
شوہر	
بیٹی	
پوتی	

سوال ۶	
شوہر	
پوتی	
سگا چچا	

سوال ۷	
۴ بیویاں	
سگی بہن	
علاتی بھائی	

سوال ۸	
دو بیویاں	
علاتی بہن	
سگا چچا	

سوال ۹	
شوہر	
بیٹی	
بیٹا	

سوال ۱۰	
شوہر	
سگا بھتیجا	

سوال ۱۱	
بیوی	
سگی بہن	
سگا بھائی	

سوال ۱۲	
شوہر	
سگی بہن	
علاتی بھائی	

اضافی مسائل:

آٹھواں حصہ پانے والے

❁ ایک یا ایک سے زائد بیوی آٹھواں حصہ اس وقت پائے گی جب شوہر کا اس سے یا دوسری بیوی سے فرع وارث ہو۔

مثال ۱	۸
بیوی	۱
پوتی	۴
پرپوتا	۳

مثال ۲	۸
بیوی	۱
بیٹی	۴
پوتی	۳

مثال ۳	۸
بیوی	۱
بیٹی	۱
۳بیٹے	۶

مثال ۴	۴
بیوی	۱
پرپوتی	۴
لکڑپوتا	۳

خود کو پرکھیں:

❁ مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
۳بیویاں	
بیٹی	
پوتی	

سوال ۲	
۴بیویاں	
پرپوتی	
سگا بھتیجا	

سوال ۳	
بیوی	
پوتی	
۳پوتے	

سوال ۴	
بیوی	
سگا بھتیجا	

سوال ۵	
بیوی	
پوتی	
پرپوتا	

سوال ۶	
بیوی	
غلام بیٹی	
علاتی بھائی	

سوال ۷	
شوہر	
بیٹا	

سوال ۸	
بیوی	
سگی بہن	
سگا چچا	

سوال ۹	
۲بیویاں	
۳بیٹیاں	
۲بیٹے	

سوال ۱۰	
بیوی	
پوتی	
سگا بھتیجا	

سوال ۱۱	
بیوی	
علاتی بہن	
سگا بھتیجا	

سوال ۱۲	
غلام بیوی	
بیٹی	
پوتا	

❁ بیوی اگر اکیلی ہو تو اس کو آٹھواں حصہ ملے گا، اور جب وہ ایک سے زائد ہوں تو سبھی کو چوتھائی حصہ ملے گا [☐ صحیح ☐ غلط]۔

❁ آٹھواں حصہ پانے والے باب کو "غرفۃ الارامل" کے نام سے جانا جاتا ہے [☐ صحیح ☐ غلط]۔

❁ کسی مسئلہ میں ۱/۸ اور باقی ہو، تو مسئلہ: ☐۴ سے ☐۸ سے ☐۲۴ سے ہو گا۔

❁ کسی مسئلہ میں ۱/۲ اور ۱/۸ اور باقی ہو، تو ۱/۸ کا مقدار ہو گا (☐۱ ☐۲ ☐۴)، اور باقی ہو گا (☐۱ ☐۳ ☐۴)۔

- کسی مسئلہ میں بیوی اور پوتی ہو، تو بیوی کو ملے گا: □ چوتھائی حصہ۔ □ آٹھواں حصہ۔
- کسی مسئلہ میں بیوی اور پرپوتی ہو تو بیوی کو ملے گا: □ چوتھائی۔ □ آٹھواں۔
- کسی مسئلہ میں مطلقہ بائنہ بیوی اور پوتا ہو، تو بیوی کو ملے گا: □ چوتھائی۔ □ آٹھواں۔ □ کچھ بھی نہیں۔

دو تہائی پانے والے لوگ

- دو تہائی پانے والے لوگ چار ہیں جو کہ: شوہر کو چھوڑ کر نصف پانے والے باقی سبھی لوگ ہیں۔
- دو تہائی پانے کی شرائط بھی نصف پانے کی شرطوں کی طرح ہیں، الا یہ کہ نصف پانے کے لئے (عدم مماثل) کی شرط دو تہائی پانے والوں کے لئے (وجود مماثل) میں بدل جاتی ہے۔

پہلا: بیٹیاں

- بیٹیاں دو تہائی پائیں گی، جب:

[۱] مُعصِّب نہ ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد بیٹا کا ہونا ہے۔

[۲] مُماثل موجود ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد دوسری بیٹیوں کا ہونا ہے۔

مثال ۱	۳
۳بیٹیاں	۲
پوتا	۱

مثال ۲	۱۲
۶بیٹیاں	٦
۳بیٹے	٦

مثال ۳	۳
۵بیٹیاں	۲
سگابھائی	۱

مثال ۴	٦
۴بیٹیاں	۴
بیٹا	۲

دوسرا: پوتیاں

- پوتیاں دو تہائی پائیں گی، جب:

[۱] مُعصب نہ ہو، جو کہ اسی کے درجہ کے پوتا کا ہونا ہے۔

[۲] مُماثل موجود ہو، جو کہ اسی کے درجہ کی دوسری پوتی کا ہونا ہے۔

[۳] اس سے اوپر کا فرع وارث موجود نہ ہو۔

مثال ۱	۳
۴ پوتیاں	۲
پڑپوتا	۱

مثال ۲	۱۳
۷ پوتیاں	۷
۳ پوتے	۶

مثال ۳	۱
۵ پوتیاں	۰
بیٹا	۱

مثال ۴	۳
۳ پڑپوتیاں	۲
علاتی چچا	۱

تیسرا: سگی بہنیں

❁ سگی بہنیں دو تہائی پائیں گی، جب:

[۱] مُعصب نہ ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد سگا بھائی کا ہونا ہے۔

[۲] مُماثل موجود ہو، جو کہ دوسری ایک یا ایک سے زائد سگی بہنوں کا ہونا ہے۔

[۳] فرعِ وارث کا موجود نہ ہونا۔

[۴] مذکر اصل وارث نہ ہو، جو کہ باپ اور دادا ہیں گرچہ اوپر کے ہی کیوں نہ ہوں۔

مثال ۱	۳
۳ سگی بہنیں	۲
علاتی بھائی	۱

مثال ۲	۱۲
۴ سگی بہنیں	۸
بیوی	۳
علاتی بھائی	۱

مثال ۳	۱
۵ سگی بہنیں	۰
باپ	۱

مثال ۴	۸
۶ سگی بہنیں	۶
سگا بھائی	۲

چوتھا: علاتی بہنیں

❁ علاتی بہنیں دو تہائی پائیں گی، جب:

[۱] مُعصب نہ ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد علاتی بھائی کا ہونا ہے۔

[۲] مُماثل موجود ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد دوسری علاتی بہن کا ہونا ہے۔

[۳] فرعِ وارث موجود نہ ہو۔

[۴] مذکر اصل وارث نہ ہو، جو کہ باپ اور دادا ہیں گرچہ اوپر کے ہی کیوں نہ ہوں۔

[۵] ایک یا ایک سے زائد سگا بھائی اور سگی بہن نہ ہو۔

مثال ۱	۳
۳ علاتی بہنیں	۲
آزاد کرنے والے کا بیٹا	۱

مثال ۲	۱۲
۴ علاتی بہنیں	۴
۴ علاتی بھائی	۸

مثال ۳	۱
۳ علاتی بہنیں	۰
دادا	۱

مثال ۴	۱۲
بیوی	۳
۳ علاتی بہنیں	۸

سگا چچا	۱

خود کو پرکھیں:

❁ درج ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
۳بیٹیاں	
پوتا	

سوال ۲	
۵علاتی بہنیں	
سگا بھائی	

سوال ۳	
۴بیٹیاں	
۵بیٹے	

سوال ۴	
۶پوتیاں	
سگا بھائی	

سوال ۵	
۳بیویاں	
۴علاتی بہنیں	
سگا چچا	

سوال ۶	
شوہر	
۳پوتیاں	
پرپوتی	

سوال ۷	
۳بیویاں	
۸پرپوتیاں	
علاتی بھائی	

سوال ۸	
۲بیویاں	
۲سگی بہنیں	
علاتی بھائی	

سوال ۹	
۴پوتیاں	
بیٹا	

سوال ۱۰	
۵سگی بہنیں	
باپ	

سوال ۱۱	
۳علاتی بہنیں	
دادا	

سوال ۱۲	
۳بیٹیاں	
آزاد کرنے والے کا بیٹا	

❁ دو تہائی پانے والے لوگ بالترتیب یہ ہیں: [۱] ....، [۲] ....، [۳]........................،[۴]........................،[۵]...............................

❁ فہرست میں سے جو مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

۱	دو تہائی پانے والے لوگ وہی ہیں جو نصف پانے والے ہیں:		دو یا دو سے زیادہ۔
۲	دو تہائی پانے کی شرطیں وہی ہیں جو نصف کی شرطیں ہیں:		سوائے شوہر کے۔
۳	تقسیم وراثت کے عالموں کے نزدیک جمع ہے:		کچھ بھی نہیں۔
۴	جب مسئلہ میں ۲/۳ ہو تو مسئلہ ہوگا:		۶ سے۔
۵	جب مسئلہ میں ۲/۳ اور ۱/۲ ہو تو مسئلہ ہوگا:		۱۲ سے۔
۶	جب مسئلہ میں ۲/۳ اور ۱/۸ ہو تو مسئلہ ہوگا:		۲۴ سے۔
۷	جب مسئلہ میں ۲/۳ اور ۱/۸ ہو تو مسئلہ ہوگا:		۳ سے۔
۸	کسی مسئلہ میں ۵ پوتیاں اور ایک پوتا ہو تو ہر ایک کو دیں گے:		۴ سے۔
۹	کسی مسئلہ میں ۲ سگی بہنیں اور ایک سگا بھائی ہو، تو مسئلہ ہوگا:		مرد کو عورت کا دوگنا ملے گا قاعدہ کے تحت

			تعصیباً ملے گا۔
۱۰	کسی مسئلہ میں ۷ سگی بہنیں اور باپ ہو تو سگی بہنوں کو ملے گا:		سوائے اس کے کہ (عدم مماثل) والی شرط (وجود مماثل) میں تبدیل ہو جائے گی۔

ایک تہائی پانے والے:

❁ ثُلث یعنی ایک تہائی پانے والے دو لوگ ہیں:

اول: ماں

❁ ماں کو ثلث ملے گا، جب:

[۱] فرع وارث نہ ہو۔

[۲] بھائیوں یا بہنوں یا دونوں میں سے کوئی ایک اکٹھا نہ ہو۔

[۳] وہ مسئلہ "مسئلہ عمریہ" میں سے نہ ہو، یعنی: مسئلہ میں شوہر اور ماں وباپ نہ ہوں، یا بیوی اور ماں وباپ نہ ہو۔

کیونکہ "مسئلہ عمریہ" میں ماں کو ثلث الباقی ملے گا (شوہر یا بیوی کو اس کا فرض حصہ دینے کے بعد)۔

مثال ۱	۶
شوہر	۳
ماں	۱
باپ	۲

مثال ۲	۴
بیوی	۱
ماں	۱
باپ	۲

مثال ۳	۱۲
بیوی	۳
ماں	۴
سگا بھائی	۵

مثال ۴	۶
شوہر	۳
ماں	۲
علاتی بھائی	۱

دوم: اخیافی بھائی

❁ اخیافی بھائی بہن اس وقت ثلث پائیں گے، جب:

[۱] فرع وارث نہ ہو۔

[۲] مذکر اصل وارث نہ ہو۔

[۳] وہ اکٹھے ہوں – یعنی: دو یا دو سے زیادہ ہوں – چاہے وہ مذکر ہوں یا مؤنث، یا الگ الگ ہوں۔

❁ ثُلث ان کے درمیان برابر تقسیم ہوگا، یعنی مرد وعورت کے بیچ مساوی انداز میں بانٹا جائے گا۔

مثال۱	٦
شوہر	۳
۳ اخیافی بھائی	۲
سگابھائی	۱

مثال۲	۱۲
بیوی	۳
۴ اخیافی بہن	۴
علاتی بھائی	۵

مثال۳	۸
۳ بیویاں	۱
٦ اخیافی بھائی	۰
بیٹا	۷

مثال۴	۳
۳ علاتی بہن	۲
۳ اخیافی بھائی	۱
سگاچچا	۰

خود کو پرکھیں:

❁ ثلث یعنی ایک تہائی پانے والے لوگ ماں اور نانی ہیں: [☐ صحیح ☐ غلط]۔

❁ ثلث پانے والے لوگوں کی تعداد ہے: ☐ دو۔ ☐ تین۔ ☐ چار۔

❁ ایک یا ایک سے زائد اخیافی بہن صرف اسی صورت میں ثلث پائے گی جب اس کے ساتھ ایک یا ایک سے زائد اخیافی بھائی ہوں: [☐ صحیح ☐ غلط]۔

❁ فہرست میں سے جو مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

۱	ماں ثلث پائے گی جب:		مذکر اصل وارث اور فرع وارث نہ ہو۔
۲	اخیافی بھائی بہن ثلث اس وقت پائیں گے جب:		ثلث یعنی ایک تہائی۔
۳	مسئلہ عمریہ وہ ہے جس میں:		مذکر اور مؤنث اس میں دونوں برابر ہیں۔
۴	اخیافی بھائیوں کو دیا جائے گا:		فرع وارث اور دو سے زیادہ بھائی نہ ہوں۔
۵	کسی مسئلہ میں شوہر، ماں اور دادا ہوں تو ماں کو ملے گا:		ثلث الباقی۔
٦	کسی مسئلہ میں شوہر، ماں اور باپ ہوں تو ماں کو ملے گا:		میاں بیوی میں سے کسی ایک کے ساتھ ماں یا باپ ہو۔

❁ مندرجہ ذیل مسائل مکمل کریں:

سوال۱	
ماں	
سگابھائی	

سوال۲	
۳اخیافی بہن	
سگابھائی	

سوال۳	
ماں	
باپ	

سوال۴	
ماں	
دادا	

سوال۵	
شوہر	
ماں	
باپ	

سوال٦	
بیوی	
ماں	
باپ	

سوال۷	
شوہر	
ماں	
دادا	

سوال۸	
بیوی	
ماں	
دادا	

سوال ۹	
شوہر	
۱۳اخیافی بھائی	
سگابھائی	

سوال ۱۰	
بیوی	
ماں	
علاتی بھائی	

سوال ۱۱	
شوہر	
۱۴اخیافی بہنیں	
سگابھائی	

سوال ۱۲	
۳سگی بہنیں	
۱۳اخیافی بہنیں	
آزاد کرنے والے کاباپ	

سوال ۱۳	
علاتی بہن	
۲اخیافی بہنیں	
سگاچچا	

سوال ۱۴	
۳بیٹیاں	
۱۳اخیافی بہنیں	
سگابھتیجا	

سوال ۱۵	
بیوی	
ماں	
سگاچچا	

سوال ۱۶	
شوہر	
ماں	
سگابھتیجا	

سُدس یعنی چھٹا حصہ پانے والے

- سُدس یعنی چھٹا حصہ پانے والے سات لوگ ہیں: باپ، ماں، دادا، نانی، ایک یا ایک سے زائد پوتی، ایک یا ایک سے زائد علاتی بہن اور اخیافی بھائی بہن۔

پہلا: باپ

- باپ کو چھٹا حصہ اس وقت ملے گا جب میت کا کوئی مذکر فرع وارث نہ ہو۔
- اور اسے چھٹا حصہ اور باقی اس وقت ملے گا جب میت کا صرف مؤنث فرع وارث ہی ہو۔

مثال ۱	۶
باپ	۱
۵بیٹے	۵

مثال ۲	۲
بیٹی	۱
باپ	۱

مثال ۳	۳
۳پوتیاں	۲
باپ	۱

مثال ۴	۳
باپ	۲
ماں	۱

دوسرا: ماں

- ماں کو چھٹا حصہ ملے گا، جب:

[۱]میت کا فرع وارث ہو۔

[۲]یا ایک سے زائد بھائی یا بہن ہوں، یا دونوں میں سے ہوں۔

۞ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ بھائی ہو یا بہن ہو یا دونوں الگ الگ ہوں، وہ بھائی بہن سگے ہوں یا علاتی ہوں یا اخیافی ہوں، اور اس سے بھی کوئی اثر نہیں پڑتا کہ وہ وارث ہوں یا کسی شخص (باپ یا دادا) سے مجحوب ہوتے ہوں۔

مثال ۱	٦
ماں	۱
۲اخیافی بہنیں	۲
سگا بھائی	۳

مثال ۲	۱۲
بیوی	۳
ماں	۲
۳علاتی بھائی	۷

مثال ۳	٦
شوہر	۳
ماں	۱
۵اخیافی بہنیں	۲

مثال ۴	٦
۵اخیافی بہنیں	۰
ماں	۱
باپ	۵

تیسرا: دادا

۞ دادا کو سُدس (چھٹا) حصہ اسی وقت ملے گا جب باپ نہ ہو۔

۞ وہ باپ کی طرح ہے سوائے مسئلہ عمریہ کے، وہ سبھی بھائی اور بہن کو مجحوب کرے گا، چاہے وہ: سگے ہوں، علاتی ہوں یا اخیافی ہوں۔

مثال ۱	۴
شوہر	۱
بیٹی	۲
دادا	۱

مثال ۲	۱۲
بیوی	۳
ماں	۴
دادا	۵

مثال ۳	۱
۴ سگی بہنیں	۰
علاتی بھائی	۰
دادا	۱

مثال ۴	۲۴
۳بیویاں	۳
۳بیٹیاں	۱٦
دادا	۵

چوتھا: جدہ (دادی، نانی)

۞ ماں کے رہتے ہوئے جدہ کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

۞ وارث بننے والی جدہ یہ ہیں: نانی، دادی، پردادی گرچہ وہ اوپر کی ہی کیوں نہ ہو جب وہ خالص عورتوں کی طرف سے آرہی ہوں۔

۞ ہر وہ جدہ (دادی، نانی) جو کسی وارث کے ذریعہ قریب آتی ہوں تو وہ وارثہ ہیں، گرچہ وہ دادا کے اوپر باپ سے قریب آتی ہوں۔

۞ لیکن جو بغیر وارث کے قریب آتی ہو، اور یہ وہ ہے جس کے درمیان اور میت کے درمیان ایسا مذکر ہو جس سے پہلے مؤنث ہو جیسے ماں کے باپ کی ماں (پرنانی) کیونکہ یہ ذوی الارحام میں سے ہے۔

۞ جدہ (دادی، نانی) کو سُدس (چھٹا حصہ) ملے گا چاہے وہ ایک ہوں یا ایک سے زیادہ۔

- اگر جدہ کی تعداد ایک سے زیادہ ہو اور قربت کے اعتبار سے سبھی برابر ہوں، تو سُدس ان کے درمیان برابر برابر تقسیم کیا جائے گا، اگر ان میں سے کچھ دوسرے کے مقابلے میں زیادہ قریب ہوں تو دور والی ساقط ہو جائیں گی خواہ وہ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے۔
- اگر ان میں سے کوئی ایک ایک جہت سے قریب آرہی ہو اور دوسری دو جہت سے قریب آرہی ہو تو ایک جہت سے قریب آنے والی کو ثلث السدس (چھٹا حصہ کا ایک تہائی) اور دو جہت والی کو ثلثی السدس (چھٹا حصہ کا دو تہائی) ملے گا۔

مثال ۱	۳
ماں	۱
نانی	۰
سگا بھائی	۲

مثال ۲	۶
نانی	۱
پر دادی	۰
سگا بھائی	۵

مثال ۳	۶
نانی اور دادی	۱
بیٹی	۳
علاتی چچا	۲

مثال ۴	۶
نانی	۱
ماں کے ماں کی ماں (پرنانی)	۰
بیٹا	۵

خود کو پرکھیں:

- داہنی فہرست میں سے جو بائیں فہرست کے لئے مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

۱	باپ کو محض سدس اس صورت میں ملے گا جب:		فرع وارث مؤنث ہو۔
۲	باپ کو سدس اور باقی ملے گا جب:		ثلث کی شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے۔
۳	ماں کو سُدس (چھٹا حصہ) ملے گا جب:		باپ موجود نہ ہو۔
۴	دادا اس وقت وارث ہو گا جب:		فرع وارث مذکر ہو۔
۵	جدہ (نانی) اس وقت وارث ہو گی جب:		ماں اور باپ۔
۶	کسی مسئلہ میں باپ، ماں، دادا اور نانی ہوں تو ان میں سے وارث ہو گا صرف:		ماں نہ ہو۔
۷	کسی مسئلہ میں بیوی، ماں اور نانی ہوں تو، اصل مسئلہ ہو گا:		۶ سے۔
۸	کسی مسئلہ میں جدہ (دادی) اور سگے چچا ہوں تو، اصل مسئلہ ہو گا:		۴ سے۔
۹	کسی مسئلہ میں بیوی، ماں اور باپ ہوں تو، اصل مسئلہ ہو گا:		۱۲ سے۔

- مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
بیوی	
ماں	
۵ اخیافی بھائی	

سوال ۲	
۳ بیویاں	
۸ بیٹیاں	
ماں	

سوال ۳	
ماں	
نانی	
۴ سگی بہنیں	

سوال ۴	
لکڑپوتی	
ماں	
نانی	

آزاد کرنے والے کا بیٹا	

پرپوتا	

اخیافی بھائی	

دادا	

سوال ۵	
۴پوتیاں	
دادی	
آزاد کرنے والا مرد	

سوال ٦	
بیٹی	
ماں	
باپ	

سوال ۷	
۴بیویاں	
نانی	
باپ	

سوال ۸	
باپ	
بیٹا	
۳بیٹیاں	

سوال ۹	
پوتی	
دادی	
باپ	

سوال ۱۰	
۴بیٹیاں	
ماں	
باپ	

سوال ۱۱	
۳بیٹیاں	
باپ	
پوتا	

سوال ۱۲	
شوہر	
ماں	
باپ	

سوال ۱۳	
ماں	
باپ	
۱۳اخیافی بہنیں	

سوال ۱۴	
ماں	
علاتی بہن	
سگا چچا	

سوال ۱۵	
باپ	
دادا	

سوال ۱٦	
بیوی	
ماں	
دادا	

❁ سُدس (چھٹا حصہ) پانے والے وارثین کی تعداد ہے: □ تین۔ □ سات۔ □ چھ۔ □ پانچ۔

پانچواں: ایک یا ایک سے زائد پوتیاں

❁ ایک یا ایک سے زائد پوتی سُدس اس وقت پائے گی، جب:

[۱] ایک بیٹی موجود ہو جو نصف کی حقدار ہو۔

[۲] اس کا کوئی مُعصِّب نہ، جو کہ اسی کے درجہ کا ایک یا ایک سے زائد پوتا کا ہونا ہے۔

مثال ۱	٦
بیٹی	۳
پوتی	۱
پرپوتا	۲

مثال ۲	۳
۳بیٹیاں	۲
پوتی	۰
علاتی چچا	۱

مثال ۳	۲
بیٹی	۱
پوتی	ع
پوتا	۱

مثال ۴	۲
بیٹی	۱
پرپوتی	۰
پوتا	۱

چھٹا: ایک یا ایک سے زائد علاتی بہن

❁ ایک یا ایک سے زائد علاتی بہن چھٹا حصہ تب پائے گی جب:

[۱] ایک سگی بہن موجود ہو جو نصف حصہ کی حقدار ہو۔

[۲] اس کا مُعصب موجود نہ ہو، جو کہ ایک یا ایک سے زائد علاتی بھائی کا ہونا ہے۔

مثال ۱	٦
سگی بہن	۳
علاتی بہن	۱
سگا چچا	۲

مثال ۲	۳
۳ سگی بہنیں	۲
علاتی بہن	۰
علاتی چچا	۱

مثال ۳	۲
سگی بہن	۱
علاتی بہن	ع
علاتی بھائی	۱

مثال ۴	۳
۳ سگی بہنیں	۲
علاتی بہن	۰
علاتی بھتیجا	۱

ساتواں: اخیافی بھائی بہن

❁ اخیافی بھائی یا اخیافی بہن چھٹا حصہ اس وقت پائیں گے جب:

[۱] فرع وارث نہ ہو۔

[۲] مذکر اصل وارث نہ ہو۔

[۳] وہ تنہا ہوں۔

مثال ۱	٦
اخیافی بھائی	۱
ماں	۱
سگا بھائی	۴

مثال ۲	٦
شوہر	۳
اخیافی بہن	۱
علاتی بھائی	۲

مثال ۳	۱۲
بیوی	۳
اخیافی بھائی	۲
سگا بھائی	۷

مثال ۴	۱
اخیافی بھائی	۰
سگا بھائی	۰
پر پوتا	۱

خود کو پرکھیں:

❁ مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
بیٹی	
پر پوتی	
باپ	

سوال ۲	
بیٹی	
۴ پوتیاں	
پر پوتا	

سوال ۳	
سگی بہن	
۴ علاتی بہنیں	
۲ اخیافی بہنیں	

سوال ۴	
نانی	
دادی	
باپ	

سوال ۵	
بیٹی	

سوال ٦	
۳ بیٹیاں	

سوال ۷	
سگی بہن	

سوال ۸	
۳ سگی بہنیں	

پر پوتی	
پوتا	
دادی	

پوتی	
دادی	
باپ	

اخیافی بہن	
علاتی بہن	
علاتی بھائی	

علاتی بہن	
اخیافی بہن	
علاتی بھتیجا	

سوال ۹	
شوہر	
ماں	
اخیافی بہن	
علاتی بھائی	

سوال ۱۰	
بیٹی	
۳پوتیاں	
باپ	
ماں	

سوال ۱۱	
۴بیٹیاں	
پوتی	
پر پوتا	
باپ	

سوال ۱۲	
سگی بہن	
علاتی بہن	
اخیافی بہن	
اخیافی بھائی	

سوال ۱۳	
سگی بہن	
علاتی بہن	
نانی	
پردادی	
سگا چچا	

سوال ۱۴	
بیوی	
سگی بہن	
علاتی بہن	
آزاد کرنے والا مرد	

سوال ۱۵	
۴بیویاں	
پوتی	
پر پوتی	
دادی	
علاتی بھائی	

سوال ۱۶	
نانی	
دادا کی ماں	
نانا کی ماں	
نانی کی ماں	
باپ	

❁ داہنے فہرست میں سے جو بائیں فہرست کے لئے مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

۱	ماں کی اولاد (ولد الام) میں شامل ہے:		فرع وارث اور مذکر اصل وارث موجود نہ ہو۔
۲	ایک یا ایک سے زائد پوتی سُدس (چھٹا حصہ) پائے گی جب:		مذکر اور مؤنث دونوں۔
۳	ایک یا ایک سے زائد علاتی بہن سُدس پائے گی جب:		ایک بیٹی ہو جو نصف کی حقدار ہو اور اس کا کوئی معصب نہ ہو۔
۴	اخیافی بھائی بہن (ولد الام) سُدس پائیں گے جب:		سگی بہن ہو جو نصف کی حقدار ہو اور اس کا کوئی معصب نہ ہو۔
۵	ہر قریب والی جدہ (دادی، نانی) مجوب کر دے گی:		سُدس (چھٹا حصہ) ان کے مابین تقسیم کیا جائے گا۔
۶	جدہ وارث ہو گی اس شرط کے ساتھ کہ:		اس سے زیادہ حقدار ہے میراث نہ پانے کی وجہ سے۔
۷	جب کئی جدات (دادیاں، نانیاں) اکٹھی ہوں تو:		ہر دور والی جدہ کو۔
۸	ہر وہ جدہ جو بغیر وارث کے میت کے قریب ہوتی ہوں وہ:		ماں نہ ہو۔
۹	ساقط ہو جانے والی جدہ ہے:		نانا کی ماں۔
۱۰	ساقط ہو جانے والی جدہ کی مثال:		وارث نہیں بنے گی۔

اصحاب فروض کی مشق:

وارث		فرض (حصہ)	میراث پانے کی شرطیں
شوہر	١	نصف (آدھا)	اگر اس کی بیوی کا کوئی فرع وارث نہ ہو، اور اس سے مراد اولاد (بیٹا اور بیٹی) اور بیٹوں کی اولاد (پوتا، پوتی، گرچہ نیچے کے ہی کیوں نہ ہوں) ہیں۔
	٢	رُبع (چوتھائی)	اگر اس کی بیوی کا کوئی فرع وارث ہو، خواہ وہ اسی شوہر سے ہو یا دوسرے شوہر سے۔
ایک یا ایک سے زائد بیوی	١	رُبع (چوتھائی)	اگر شوہر کا کوئی فرع وارث نہ ہو۔
	٢	ثُمن (آٹھواں)	اگر شوہر کا کوئی فرع وارث ہو چاہے وہ اسی بیوی سے ہو یا دوسری بیوی سے۔
باپ	١	سُدس (چھٹا)	جب میت کا فرع وارث مذکر ہو۔
	٢	١/٦ اور باقی	جب میت کا فرع وارث مؤنث ہو۔
	٣	تعصیباً	جب میت کا کوئی فرع وارث نہ ہو۔
ماں	١	ثُلث (ایک تہائی)	[١] جب فرع وارث نہ ہو۔ [٢] دو یا دو سے زائد بھائی یا بہن یا دونوں میں سے کسی کا نہ ہونا۔ [٣] وہ مسئلہ "مسئلہ عمریہ" میں سے نہ ہو۔
	٢	سُدس (چھٹا)	اگر میت کا کوئی فرع وارث ہو، یا دو یا دو سے زائد بھائی یا بہن یا دونوں میں سے کسی کا ہونا، اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ بھائی ہوں یا بہن ہوں یا دونوں الگ الگ، چاہے وہ سگے بھائی بہن ہوں یا علاتی یا اخیافی، نیز اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ باپ یا دادا -جو خالص مذکر کے ذریعہ قریب آتے ہوں گرچہ اوپر کے ہی ہوں- کی وجہ سے وارث بنتے ہوں یا مجوب ہوتے ہوں۔
	٣	ثلث الباقی	جب مسئلہ عمریہ ہو، یعنی مسئلہ میں: [١] شوہر، ماں اور باپ ہوں۔ [٢] یا بیوی، ماں اور باپ ہوں۔
دادا	١	سُدس (چھٹا)	جب باپ نہ ہو، اور وہ باپ کی طرح ہے سوائے "مسئلہ عمریہ" کے، اور وہ تمام بھائیوں اور بہنوں کو مجوب کرے گا چاہے وہ سگے ہوں یا علاتی ہوں یا اخیافی ہوں۔
	٢	١/٦ اور باقی	جب باپ نہ ہو، اور جب میت کا فرع وارث صرف مؤنث ہو۔
جدہ (دادی، نانی)		سُدس (چھٹا) چاہے وہ اکیلی ہوں یا ایک سے زائد	ماں کے موجود ہوتے ہوئے جدات (دادی، نانی) کسی بھی صورت میں وارث نہیں بن سکتیں۔ وارث بننے والی جدہ یہ ہیں: ماں کی ماں (نانی)، باپ کی ماں (دادی)، باپ کے باپ کی ماں (پردادی)، گرچہ وہ اوپر کی ہی ہوں۔ ہر وہ جدہ جو کسی وارث کے ذریعہ قریب آتی ہوں تو وہ وارث بنیں گی، گرچہ وہ دادا کے اوپر والے باپ کے ذریعہ ہی قریب آتی ہوں۔ جو بغیر کسی وارث کے قریب آتی ہوں -اور یہ وہ ہیں جن کے درمیان اور میت کے درمیان ایسا مذکر ہو

			جس کے پہلے مؤنث ہو، جیسے ماں کے باپ کی ماں (نانا کی ماں، پرنانی)-تو وہ ذوی الارحام میں سے ہے۔ جدہ کی میراث سُدس (چھٹا حصہ) ہے چاہے وہ ایک ہوں یا ایک سے زائد ہوں۔ جب جدات متعدد ہوں اور قرابت کے اعتبار سے سبھی برابر ہوں، تو سُدس ان سبھوں کے مابین برابر برابر تقسیم کیا جائے گا۔ ان میں سے کچھ اگر دوسروں کے مقابلے زیادہ قریب ہوں تو دور والی ساقط ہو جائیں گی، چاہے وہ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک ایک جہت سے قریب آرہی ہو اور دوسری دو جہت سے قریب آرہی ہو تو ایک جہت سے قریب آنے والی کو ثلث السدس (چھٹا حصہ کا ایک تہائی) اور دو جہت والی کو ثلثی السدس (چھٹا حصہ کا دو تہائی) ملے گا۔
ایک بیٹی یا ایک سے زائد بیٹیاں	۱	۱/۲ ایک بیٹی کے لئے	[۱] جب اس کا کوئی مُعصِب نہ ہو (یعنی ایک یا ایک سے زائد بیٹا)۔ [۲] اس کا مُماثل نہ ہو (یعنی دوسری ایک یا ایک سے زائد بیٹی)۔
	۲	۲/۳ دو یا دو سے زائد بیٹی کے لئے	[۱] جب اس کا کوئی مُعصِب نہ ہو (یعنی ایک یا ایک سے زائد بیٹا نہ ہو)۔ [۲] اس کا مُماثل ہو (یعنی دوسری ایک یا ایک سے زائد بیٹی موجود ہو)۔
	۳	عصبہ بالغیر	ایک یا ایک سے زائد بیٹی کے لئے مُعصب کا موجود ہونا (یعنی ایک یا ایک سے زائد بیٹا کا ہونا)۔
ایک یا ایک سے زائد پوتیاں	۱	۱/۲ منفرد کیلئے	[۱] مُعصِب کا نہ ہونا (یعنی پوتا کا نہ ہونا جو اسی کے درجہ میں ہو)۔ [۲] مُماثل کا نہ ہونا (یعنی کسی دوسری پوتی کا نہ ہونا جو اسی کے درجہ میں ہو)۔ [۳] اس سے اوپر کے فرع وارث کا نہ ہونا۔
	۲	۲/۳ جب کئی ہوں	[۱] مُعصِب کا نہ ہونا (یعنی پوتا کا نہ ہونا جو اسی کے درجہ میں ہو)۔ [۲] مُماثل کا ہونا (یعنی کسی دوسری پوتی کا نہ ہونا جو اسی کے درجہ میں ہو)۔ [۳] اس سے اوپر کے فرع وارث کا نہ ہونا۔
	۳	۱/۶ گرچہ کئی ہوں	[۱] اس کے ساتھ ایک ایسی بیٹی کا موجود ہونا جس کا حصہ نصف ہو۔ [۲] پوتی کے مُعصب کا نہ ہونا جو کہ اسی کے درجہ کے ایک یا ایک سے زائد پوتا کا ہونا ہے۔
	۴	عصبہ بالغیر	[۱] پوتی کے لئے ایک یا ایک سے زائد مُعصب کا ہونا، جو کہ اسی کے درجہ کا ایک یا ایک سے زائد پوتا کا ہونا ہے۔
ایک یا ایک سے زائد سگی بہن	۱	۱/۲، اکیلی کے لئے	[۱] مُعصِب کا نہ ہونا (یعنی ایک یا ایک سے زائد سگا بھائی کا نہ ہونا)۔ [۲] مُماثل کا نہ ہونا (یعنی ایک یا ایک سے زائد سگی بہن کا نہ ہونا)۔ [۳] فرع وارث کا نہ ہونا۔ [۴] مذکر اصل وارث (باپ اور دادا) کا نہ ہونا۔
	۲	۲/۳ دو یا دو سے زائد کے لئے	[۱] مُعصِب کا نہ ہونا (یعنی ایک یا ایک سے زائد سگے بھائی کا نہ ہونا)۔ [۲] مُماثل کا موجود ہونا (یعنی ایک یا ایک سے زائد سگی بہن کا ہونا)۔ [۳] فرع وارث کا نہ ہونا۔ [۴] مذکر اصل وارث (باپ اور دادا) کا نہ ہونا۔
	۳	عصبہ مع الغیر	ایک یا ایک سے زائد سگی بہن ایک یا ایک سے زائد بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ (مع الغیر) بنتی ہیں۔
	۴	عصبہ بالغیر	ایک یا ایک سے زائد سگی بہن کے لئے مُعصب کا ہونا، جو کہ ایک یا ایک سے زائد سگے بھائی کا ہونا ہے۔

ایک یا ایک سے زائد علاتی بہن	۱	۱/۲تنہا کے لئے	[۱]مُعصِّب کا نہ ہونا(یعنی ایک یا ایک سے زائد بھائی کا نہ ہونا)۔[۲] مُماثل کا نہ ہونا(یعنی ایک یا ایک سے زائد علاتی بھائی کا نہ ہونا)۔[۳]فرع وارث کا نہ ہونا۔[۴]مذکر اصل وارث (باپ اور دادا)کا نہ ہونا۔[۵] ایک یا ایک سے زائد سگے بھائی یا سگی بہن کا نہ ہونا۔
	۲	۲/۳دو یا دو سے زیادہ کے لئے	[۱]مُعصِّب کا نہ ہونا(یعنی ایک یا ایک سے زائد علاتی بھائی کا نہ ہونا)۔[۲]مُماثل کا موجود ہونا(یعنی ایک یا ایک سے زائد علاتی بھائی کا ہونا)۔[۳]فرع وارث کا نہ ہونا۔[۴]مذکر اصل وارث (باپ اور دادا)کا نہ ہونا۔[۵]ایک یا ایک سے زائد سگے بھائی یا سگی بہن کا نہ ہونا۔
	۳	۱/۶	[۱]سگی بہن کا ہونا جو نصف کا وارث بنتی ہو۔[۲]معصِّب کا نہ ہونا۔
	۴	عصبہ مع الغیر	ایک یا ایک سے زائد علاتی بہن ایک یا ایک سے زائد بیٹی یا ایک یا ایک سے زائد پوتی کے ساتھ عصبہ (مع الغیر) بنتی ہیں۔
	۵	عصبہ بالغیر	ایک یا ایک سے زائد علاتی بہن کے لئے عصبہ کا موجود ہونا، جو کہ ایک یا ایک سے زائد علاتی بھائی کا ہونا ہے۔
ماں کی اولاد (اخیافی بھائی یا اخیافی بہن)	۱	۱/۶ایک کے لئے	[۱]فرع وارث کا نہ ہونا۔[۲]مذکر اصل وارث کا نہ ہونا۔[۳]وہ اکیلے ہو۔
	۲	۱/۳جب ایک سے زائد ہوں	[۱]فرع وارث کا نہ ہونا۔[۲]مذکر اصل وارث کا نہ ہونا۔[۳]وہ اکٹھے دو یا دو سے زائد ہوں (چاہے وہ دونوں مذکر ہوں یا مؤنث ہوں یا الگ الگ ہوں)۔ اور ثلث ان کے مابین برابر برابر بانٹا جائے گا: اس میں مذکر مؤنث دونوں برابر ہوں گے۔

عصبہ، اسکے اقسام اور اس کی ترتیب:

عصبہ: عاصب کی جمع ہے اور یہ اس کو کہتے ہیں جو بغیر مقررہ حصہ کے وارث بنتا ہے، اور اگر:

یہ تنہا وارث بن رہا ہو تو ساری جائیداد لے لیگا۔	اسکے ساتھ اصحاب فرائض ہوں تو انکے لینے کے بعد جو بچے گا وہ اسے ملے گا۔	اصحاب فرائض سارا مال لے لیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔

عصبہ کی تین قسمیں ہیں:

عصبہ بنفسہ (جو بذات خود عصبہ بنتے ہیں)۔	عصبہ بغیرہ ض (جو دوسروں کے ذریعہ عصبہ بنتے ہیں)۔	عصبہ مع غیرہ (جو دوسروں کے ساتھ عصبہ بنتے ہیں)۔

پہلی قسم: عصبہ بنفسہ:

❁ اور ان کی تعداد چودہ (۱۴) ہے:

– اصول، فروع اور حواشی میں سے اخیافی بھائی کو چھوڑ کر سبھی مذکر وارث۔

– ہر وہ شخص جو ولاء کے ذریعہ وارث بنتا ہے، خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث، جیسے: آزاد کرنے والا مرد اور آزاد کرنے والی عورت۔

مثال ۱	۱
سگا بھتیجا	۱
سگا چچا	۰
آزاد کرنے والا مرد	۰

مثال ۲	٦
بیٹا	۵
پوتا	۰
دادا	۱

مثال ۳	۱
علاتی بھائی	۱
سگا بھتیجا	۰
علاتی چچا	۰

مثال ۴	۱
سگا بھتیجا	۰
علاتی چچا	۱
آزاد کرنے والا مرد	۰

دوسری قسم: عصبہ بغیرہ

❁ اور ان کی تعداد چار ہے: بیٹیاں، پوتیاں، سگی بہنیں اور علاتی بہنیں۔

❁ یہ عورتیں ان مردوں کے ساتھ عصبہ بغیرہ بنتی ہیں جو درجہ اور صفت میں انہی کے مماثل اور مانند ہو۔

❁ یا بطور خاص پوتیاں ان مردوں کے ساتھ مل کر بھی عصبہ بالغیر بنتی ہیں جو ان سے نیچے درجہ کے ہوں، اگر ان سے اوپر والیوں نے دو تہائی (ثلثان) مکمل طور پر لے لیا ہو تو۔

❁ یہ چاروں اپنے عصبہ کے ساتھ اس طرح وارث بنتی ہیں کہ ان میں سے مردوں کو عورتوں کے دو حصہ کے برابر مال ملتا ہے، یعنی ان کے درمیان (للذكر مثل حظ الأنثيين) والا قاعدہ نافذ ہوتا ہے۔

مثال ۱	۴
شوہر	۱
پوتا	۲
پوتی	۱

مثال ۲	۳
سگا بھائی	۲
سگی بہن	۱
علاتی بہن	۰

مثال ۳	۳
۳بیٹیاں	۲
پوتی	ع
پرپوتا	۱

مثال ۴	۶
دادا	۵
لکڑنانی	۱

تیسری قسم: عصبہ مع غیرہ

❁ یہ دو ہیں: سگی بہنیں اور علاتی بہنیں۔

❁ یہ وارثین میں سے مؤنث فروع کے ساتھ مل کر عصبہ بنتی ہیں، چنانچہ سگی بہنوں کو سگے بھائیوں کے مقام میں کر دیتی ہیں، اور علاتی بہنوں کو علاتی بھائیوں کے مقام میں۔

مثال ۱	۶
بیٹی	۳
پوتی	۱
علاتی بہن	۲

مثال ۲	۸
۳بیویاں	۱
بیٹی	۴
۳ سگی بہنیں	۳

مثال ۳	۱۲
شوہر	۳
۵ پوتیاں	۸
۴علاتی بہنیں	۱

مثال ۴	۳
علاتی بھائی	۰
۳بیٹیاں	۲
سگی بہن	۱

عصوبت کے جہات اور اس کی ترتیب:

❁ عصوبت کے جہات پانچ ہیں، جو مندرجہ ذیل شعر میں بالترتیب مذکور ہیں:

بُنُـــــوَّةٌ أُبُـــــوَّةٌ أُخُـــــوَّهْ   عُمُومَـــــةٌ وَذُو الْـــــوَلَا التَّتِمَّـــــهْ

بیٹا، باپ، بھائی، چچا اور پھر آزاد کرنے والا

خود کو پرکھیں:

- سُدس (چھٹا حصہ) پانے والوں کی تعداد ہے: □ تین۔ □ سات۔ □ چھ۔ □ پانچ۔
- اگر سبھی ورثاء عصبہ ہی ہوں، اور ان میں کوئی بھی صاحب فرض نہ ہو، تو اصل مسئلہ ان کے عدد رؤوس کے اعتبار سے ہوگا: [□ صحیح □ غلط]۔
- ایسی کتنی حالتیں ہیں جن میں عورت عصبہ بالنفس بن سکتی ہیں؟ □ ایک۔ □ دو۔ □ یہ ناممکن ہے۔
- سگا چچیرا بھائی سگی چچیری بہن کو عصبہ بنائے گا: [□ صحیح □ غلط]۔
- داہنی فہرست میں سے جو بائیں فہرست کے مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

١	عصبہ کے اقسام ہیں:		١٤۔
٢	عصبہ بالنفس یہ لوگ ہیں:		ایک بہن یا کئی بہنیں -خواہ وہ سگی بہن ہوں یا علاتی- ایک یا ایک سے زائد بیٹی یا پوتی کے ساتھ۔
٣	عصبہ بالنَّفس کی تعداد ہے:		تین اقسام۔
٤	عصبہ بالغیر ہیں:		تمام وارثین سوائے شوہر اور اخیافی بھائی کے، اور عورتوں میں سے صرف آزاد کرنے والی عورت۔
٥	عصبہ مع الغیر:		چار اقسام۔

- مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ١		سوال ٢		سوال ٣		سوال ٤	
پرپوتا		علاتی بھائی		ماں		شوہر	
آزاد کرنے والا مرد		اخیافی بھائی		علاتی بہن		بیٹی	
پوتا		سگا بھائی		علاتی بھائی		سگی بہن	
دادا		سگا چچا		علاتی بھائی		علاتی بھائی	

سوال ٥		سوال ٦		سوال ٧		سوال ٨	
شوہر		بیٹا		٥ سگے بھائی		پوتی	
بیٹا		بیٹی		اخیافی بھائی		سگی بہن	
بیٹی		بیٹی		علاتی بھائی		علاتی بھائی	

سوال ٩		سوال ١٠		سوال ١١		سوال ١٢	
بیوی		شوہر		٣ بیویاں		شوہر	

بیٹی	
بیٹا	
بیٹا	
بیٹا	

سگا بھائی	
علاتی بھائی	
دادا	
لکڑ پوتا	

نانی	
اخیافی بہن	
سگی بہن	
دو سگے بھائی	

بیٹی	
پوتی	
سگی بہن	
علاتی بھائی	

سوال ۱۳	
بیوی	
بیٹی	
علاتی بہن	
سگا چچا	

سوال ۱۴	
پوتی	
پوتا	
پرپوتی	
پوتا	

سوال ۱۵	
بیٹی	
پوتی	
سگی بہن	
علاتی بھائی	

سوال ۱۶	
۴ سگے بھائی	
۳علاتی بھائی	
سگا بھتیجا	
سگی بھتیجی	

سوال ۱۷	
۳بیویاں	
۴پوتیاں	
سگی بہن	
علاتی بھائی	
علاتی بہن	

سوال ۱۸	
سگی بہن	
علاتی بہن	
اخیافی بہن	
نانا	
آزاد کرنے والے آدمی کا بیٹا	

سوال ۱۹	
سگی بہن	
علاتی بہن	
اخیافی بھائی	
اخیافی بہن	
سگا چچا	

سوال ۲۰	
اخیافی بھتیجا	
سگا چچیرا بھائی	
علاتی بھتیجا	
سگا بھتیجا	
آزاد کرنے والے کا بیٹا	

سوال ۲۱	
سگی بہن	
سگا بھائی	

سوال ۲۲	
پوتا	
پوتی	

سوال ۲۳	
علاتی بھتیجا	
علاتی بھتیجی	

سوال ۲۴	
پوتی	
پوتا	

سوال ۲۵	
۷ بیٹے	
بیٹی	

سوال ۲۶	
۶ پوتیاں	
۵ پوتے	

سوال ۲۷	
۴ سگی بہنیں	
۳علاتی بھائی	

سوال ۲۸	
۳ سگے بھتیجے	
۴ سگے بھانجے	

اضافی مسائل:

حجب:

❁ حَجْب:

– لغت میں: روکنے اور منع کرنے کے معنی میں آتا ہے۔

– اور اصطلاح میں: وارث کو میراث کے سبھی حصہ یا بعض سے حصہ سے روک دینے کو کہتے ہیں۔

حجب کی دو قسمیں ہیں:

[۱] حجب بالوصف: وارث سابقہ موانع میراث میں سے کسی ایک صفت سے متصف ہو، جیسے: غلامی، قتل اور اختلاف دین۔

[۲] حجب بالشخص: کچھ وارثین کسی دوسرے شخص کی وجہ سے محجوب ہوتے ہوں، اور اس کی دو قسمیں ہیں:

[ا] حجب حرمان۔

[ب] حجب نقصان۔

مثال ۱	
سگا بھائی	۰
علاتی بھائی	۰
باپ	۱

مثال ۲	٦
۱۳خیافی بھائی	۰
ماں	۱
دادا	۵

مثال ۳	۲
بیٹی	۱
علاتی بہن	۱
اخیافی بہن	۰

مثال ۴	۴
شوہر	۱
پرپوتی	۲
سگی بہن	۱

خود کو پرکھیں:

❁ جو حجب کے مسائل نہیں جانتا ہے وہ فرائض کے مسائل میں: (☐فتویٰ دے ☐فتویٰ نہ دے)۔

❁ دادا ساقط کر دیتا ہے: ☐اخیافی بھائیوں کو۔ ☐اخیافی بہنوں کو۔ ☐ سگے بھائیوں کو۔ ☐ سگی بہنوں کو۔ ☐علاتی بھائیوں کو۔ ☐علاتی بہنوں کو۔ ☐ سبھی کو۔ ☐صرف پہلے اور دوسرے کو۔

❁ داہنے فہرست میں سے جو بائیں فہرست کے لیے مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

۱	حجب کی قسمیں ہیں:		نقصان ہوتے ہیں۔
۲	حجب بالشخص کی قسمیں ہیں:		حرمان ہوتے ہیں۔
۳	کچھ وارث ایسے ہیں جو حجب:		شخص اور وصف۔
۴	شوہر، بیوی اور ماں حجب:		حرمان اور نقصان۔

❁ مندرجہ مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
شوہر	
اخیافی بہن	
علاتی بھائی	
سگا بھائی	

سوال ۲	
پوتی	
ماں	
دادا	
بیٹا	

سوال ۳	
سگی بہن	
علاتی بہن	
اخیافی بہن	
دادا	

سوال ۴	
بیٹی	
بیٹا	
پوتا	
پوتی	

سوال ۵	
شوہر	
اخیافی بہن	
نانی	
باپ	

سوال ۶	
۵بیٹیاں	
پوتی	
سگا بھتیجا	
سگی بھتیجی	

سوال ۷	
شوہر	
بیٹی	
پرپوتا	
علاتی بہن	

سوال ۸	
۳سگی بہنیں	
۳علاتی بہنیں	
۳اخیافی بہنیں	
علاتی چچا	

سوال ۹	
بیوی	
اخیافی بہن	
اخیافی بھائی	
سگا بھانجا	
سگا چچا	
علاتی بھتیجا	

سوال ۱۰	
بیوی	
ماں کے ماں کی ماں	
باپ کے ماں کی ماں	
باپ کے باپ کی ماں	
پرپوتا	

سوال ۱۱	
۳بیویاں	
پرپوتی	
نانی	
اخیافی بہن	
علاتی بہن	
علاتی چچا	

سوال ۱۲	
بیوی	
پوتی	
پوتی کا بیٹا	
اخیافی بہن	
باپ	
سگا بھتیجا	

سوال ۱۳	
شوہر	
ماں	
باپ	
۳اخیافی بھائی	

سوال ۱۴	
شوہر	
ماں	
دادا	
۳اخیافی بھائی	

سوال ۱۵	
بیوی	
ماں	
باپ	
اخیافی بہن	

سوال ۱۶	
بیوی	
ماں	
باپ	
۳اخیافی بہنیں	

سوال ۱۷	
اخیافی بہن	
اخیافی بھائی	
علاتی بھائی	
سگا چچیرا بھائی	

سوال ۱۸	
پوتی	
پرپوتی	
لکڑپوتا	
سگی بہن	

سوال ۱۹	
۳بیٹیاں	
پوتی	
پرپوتی	
علاتی بہن	

سوال ۲۰	
۴ سگی بہنیں	
علاتی بہن	
علاتی بھتیجا	
نانی	

سوال ۲۱	

سوال ۲۲	

سوال ۲۳	

سوال ۲۴	

۴ پوتیاں	
علاتی بہن	
اخیافی بہن	
سگی بہن	
ماں	

بیوی	
ماں	
اخیافی بہن	
سگی بہن	
باپ	

سگی بہن	
علاتی بھائی	
اخیافی بہن	
اخیافی بھائی	
دادا	

پوتی	
پوتا	
اخیافی بھائی	
سگا بھائی	

اضافی مسائل:

عول:

- **عول کہتے ہیں:** اصل مسئلہ سے فروض (حصہ) کا بڑھ جانا۔
- وہ اصول جو عول کرتے ہیں، یہ ہیں: ۶، ۱۲ اور ۲۴۔
- **چھ:** بتدریج: سات، آٹھ، نو اور دس کی طرف عول کرتا ہے۔

عول کی مقدار	۷
اصل مسئلہ	۶
شوہر	۳
علاتی بہن	۳
اخیافی بھائی	۱

عول کی مقدار	۸
اصل مسئلہ	۶
دو علاتی بہن	۴
اخیافی بہن	۱
شوہر	۳

عول کی مقدار	۹
اصل مسئلہ	۶
شوہر	۳
۴ سگی بہنیں	۴
اخیافی بہن	۱
اخیافی بہن	۱

عول کی مقدار	۱۰
اصل مسئلہ	۶
۴علاتی بھائی	۴
اخیافی بہن	۲
ماں	۱
شوہر	۳

- **بارہ:** ہمیشہ طاق کی طرف عول کرتا ہے جیسے: تیرہ، پندرہ اور سترہ، اور یہ جفت کی طرف کبھی عول نہیں کرتا۔
- **چوبیس:** صرف ستائیس کی طرف عول کرتا ہے۔

عول کی مقدار	۱۳
اصل مسئلہ	۱۲
بیوی	۳
۸علاتی بھائی	۸
نانی	۲

عول کی مقدار	۱۵
اصل مسئلہ	۱۲
بیوی	۳
۴سگی بہنیں	۸
دواخیافی بہنیں	۴

عول کی مقدار	۱۷
اصل مسئلہ	۱۲
بیوی	۳
۴علاتی بہنیں	۸
۱۳اخیافی بھائی	۴
ماں	۲

عول کی مقدار	۲۷
اصل مسئلہ	۲۴
بیوی	۳
۴پوتیاں	۱۶
ماں	۴
باپ	۴

خود کو پرکھیں:

- مسئلہ میں جب "عول" یا "رد" ہو، تو اصل مسئلہ کو مجموع سہام (حصوں) کی طرف پھیر دیا جائے گا، شوہر اور بیوی کو چھوڑ کر کیونکہ ان دونوں پر نہیں لوٹایا جائے گا: [☐ صحیح ☐ غلط]۔

- کیا مسئلہ سات کے تمام اصول عول کرتے ہیں؟ □ ہاں۔ □ نہیں۔
- عول اصطلاح میں کہتے ہیں: □ اصل مسئلہ سے سہام (حصوں) کے بڑھ جانے کو۔ □ سہام میں زیادتی اور نصیب میں نقص کو۔ □ تمام۔
- فہرست میں سے جو مناسب ہو اس کو اختیار کریں:

۱	وہ اصول جو عول نہیں کرتے ہیں، یہ ہیں:		۶، ۱۲، ۲۴۔
۲	وہ اصول جو عول کرتے ہیں، یہ ہیں:		جس کا سدس صحیح (چھٹا حصہ صحیح) نہ ہو۔
۳	ان اصول کا ضابطہ جن میں عول داخل نہیں ہوتا ہے:		جس کا سدس صحیح (چھٹا حصہ صحیح) ہو۔
۴	ان اصول کا ضابطہ جن میں عول داخل ہوتا ہے:		۲، ۳، ۴، ۸۔
۵	۶ عول کرتا ہے:		صرف ایک بار۔
۶	۱۲ عول کرتا ہے:		لگاتار چار بار۔
۷	۲۴ عول کرتا ہے:		طاق میں تین بار۔

- مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
شوہر	
سگی بہن	
ماں	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
شوہر	
سگی بہن	
اخیافی بہن	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
شوہر	
۳ سگی بہنیں	
علاتی بہن	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
شوہر	
علاتی بہن	
نانی	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
شوہر	
اخیافی بھائی	
۵ علاتی بھائی	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
شوہر	
۳ اخیافی بھائی	
۴ علاتی بہنیں	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
بیوی	
۴ سگی بہنیں	
۴ اخیافی بہنیں	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
شوہر	
علاتی بہن	
ماں	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
۳ بیویاں	
۳ بیٹیاں	
نانی	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
بیوی	
۴ علاتی بہنیں	
۴ اخیافی بھائی	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
بیوی	
۸ پوتیاں	
ماں	

عول کی مقدار	
اصل مسئلہ	/
دو بیویاں	
۳ سگی بہنیں	
ماں	

دادا		ماں		باپ		اخیافی بھائی	

ردّ:

فروض (حصے) جب مسئلہ سے کم ہو جائیں اور کوئی عاصب نہیں ہو تو:

ہر فرض والے شخص پر اس کے فرض کے بقدر لوٹایا جائے گا۔

سوائے شوہر و بیوی کے، کیوں کہ ان دونوں پر نہیں لوٹایا جائے گا۔

پہلی حالت: اہل رد کے ساتھ ی شوہر یا بیوی میں سے کوئی بھی نہیں ہو۔

فروض جب مسئلہ سے کم ہو جائے اور کوئی عاصب نہیں ہو تو:

[۱] اگر مردود علیہ (جس پر لوٹایا جائے گا) تنہا ہو تو وہ سارا مال فرضاً ورداً لے گا۔

[۲] اگر وہ ایک سے زائد ہوں اور سبھی ایک ہی جنس سے ہوں، تو: اصل مسئلہ ان کے عدد رؤوس سے ہو گا۔

[۳] اگر وہ ایک سے زائد ہوں اور دو جنس یا دو جنس سے زائد سے ہوں، تو: اصل مسئلہ چھ سے ہو گا اور رد اس عدد تک لوٹے گا جہاں تک فروض ختم ہوتے ہیں۔

ردّ کی مقدار	۳
اصل مسئلہ	~~۳~~
۳بیٹیاں	۳

ردّ کی مقدار	۴
اصل مسئلہ	~~۶~~
ماں	۱
پوتی	۳

ردّ کی مقدار	۲
اصل مسئلہ	~~۶~~
اخیافی بھائی	۱
نانی	۱

ردّ کی مقدار	۵
اصل مسئلہ	~~۶~~
اخیافی بہن	۱
۴ سگی بہنیں	۴

دوسری حالت: اہل رد کے ساتھ ی شوہر یا بیوی میں سے کوئی ہو۔

مسئلہ زوجیہ کے ساتھ ہم اس کے فرض کے مخرج (یعنی متعین حصہ کے اصل مسئلہ) سے معاملہ کریں گے، اور اگر تصحیح کی ضرورت ہو گی تو تصحیح کریں گے، پھر:

[۱] اگر صاحب رد اکیلا ہو تو: زوجین میں سے حصہ دار کے حصہ لے لینے کے بعد وہ باقی مال کو فرضاً اور رداً لے گا۔

[۲] اور اگر صاحب رد ایک ہی جنس سے دو یا دو سے زیادہ ہوں: تو زوجین میں سے حصہ دار کے حصہ لینے کے بعد باقی مال ان پر بطریق فریق تقسیم کیا جائے گا:

- [ا] اگر برابر تقسیم ہو جائے تو مسئلہ رد کی تصحیح اس سے کی جائے گی جس سے مسئلہ زوجیت کی تصحیح کی جاتی ہے۔
- [ب] بصورت دیگر مسئلہ رد کو مسئلہ زوجیت میں یا اس کے وِفق میں ضرب دیا جائے گا پھر جو آئے اس سے تصحیح کی جائے گی۔

[۳] اور اگر صاحب ردّ دو یا دو سے زیادہ مختلف جنسوں سے ہوں: تو مسئلہ رد کی تصحیح اصل چھ سے کی جائے گی، پھر بقیہ مال کو زوجین میں سے حصہ دار کے حصہ لے لینے کے بعد ان پر تقسیم کیا جائے گا:

- [ا] اور اگر صحیح انداز میں تقسیم ہو جائے تو دونوں مسئلوں کی تصحیح ایک ہی اصل سے کی جائے گی۔
- [ب] ورنہ مسئلہ زوجیہ کو مسئلہ رد میں ضرب دیا جائے گا، یا اس کے وِفق سے ضرب دیا جائے گا، پھر جو آئے گا اس سے تصحیح کی جائے گی۔

تقسیم کرنے کی کیفیت:

جب آپ تقسیم کرنا چاہیں تو:

[۱] مسئلہ زوجیہ میں سے جس کا کوئی حصہ ہو، وہ اسے مندرجہ ذیل طریقے سے لے گا:

- [ا] تباین کی صورت میں مسئلہ رد میں ضرب دے کر۔
- [ب] یا توافق کی صورت میں اس کے وِفق میں ضرب)
- [ج] یا انقسام (تقسیم ہو جانے) کی صورت میں کسی ایک میں

[۲] اور مسئلہ ردّ میں سے جس کا کوئی حصہ ہو تو وہ اسے مندرجہ ذیل طریقے سے لے گا:

- [ا] تباین کی صورت میں زوجین میں سے حصہ دار کے حصہ لے لینے کے بعد بقیہ مال میں ضرب دے
- [ب] یا توافق کی صورت میں اس کے وِفق سے ضرب
- [ج] یا خارج سے -مسئلہ رد میں زوجین میں سے حصہ دار کے حصہ لے لینے کے بعد بقیہ مال کو تقسیم کرنے کے ذریعہ- انقسام کی صورت میں۔

	دے کر)۔	ضرب دے کر۔	کر۔	دے کر۔	

مثال ۱	۸
بیوی	۱
۷ بیٹیاں	۷

مثال ۲	۴
شوہر	۱
پوتی	۳

مثال ۳	۲
شوہر	۱
ماں	۱

مثال ۴	۴
بیوی	۱
سگی بہن	۳

توافق کی مثال	۱	۱	جامعہ
اصل مسئلہ	۴	~~۴~~ ۳	۴
بیوی	۱	-	۱
ماں	۳	۲	۲
اخیافی بھائی		۱	۱

تباین کی مثال	۴	۳	جامعہ
	۴	~~۴~~ ۴	۱۶
شوہر	۱	-	۴
نانی	۳	۱	۳
پوتی		۳	۹

❁ آپ سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ ایک ورقہ لے کر اس پر پہلے سے موجود جوابوں کو دیکھے بغیر سابق مشقوں کو حل کریں، پھر اللہ کی مدد مانگتے ہوئے امتحان کے مسائل کو حل کریں۔

خود کو پرکھیں:

❁ رد اصطلاح میں کہتے ہیں کہ سہام اصلِ مسئلہ سے اقل ہو:[☐ صحیح ☐ غلط]۔

❁ رد کی شرطیں (یا رد کب حاصل ہوگا): ☐ اصحاب فرائض کو ان کا حصہ دینے کے بعد کچھ مال باقی رہ جائے۔☐ رد میاں بیوی کے علاوہ پر ہو۔☐ وہاں کوئی عاصب نہ ہو۔☐ تمام۔

❁ رد میں انکسار کی تصحیح اس طرح مکمل ہوگی:☐ رد کو تمام حصوں پر لوٹانے کے بعد☐ رد کو تمام حصوں پر لوٹانے سے پہلے۔

❁ فہرست میں سے جو مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

۱	جب رد کے مسئلہ میں صرف ایک صنف ہو تو مسئلہ ہوگا:		سہام کو جمع کیا جائے گا اور اصل مسئلہ کو مجموع سہام کی طرف پھیر دیا جائے گا۔
۲	جب رد کے مسئلہ میں ایک سے زائد صنف ہو تو مسئلہ یوں ہوگا کہ:		رد کو مجموع سہام کی طرف لوٹانے سے۔
۳	رد میں انکسار کی تصحیح ہوگی:		ان کے عدد رؤوس سے۔
۴	ایسا مسئلہ جس میں صرف ۴ بیٹیاں ہوں تو اس مسئلہ میں رد ہوگا:		۷ سے فرضا اور رداً۔
۵	ایسا مسئلہ جس میں ۳ سگی بہنیں ہوں تو اس مسئلہ میں رد ہوگا:		۶ سے فرضا اور رداً۔

٦	ایسا مسئلہ جس میں ۵ اخیافی بھائی ہوں تو اس مسئلہ میں رد ہو گا:		۴ سے فرضا اور رداً۔
٧	ایسا مسئلہ جس میں ۷ بہنیں ہوں تو اس مسئلہ میں رد ہو گا:		۳ سے فرضا اور رداً۔

۞ درج ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	
پوتی	
ماں	

سوال ۲	
علاتی بہن	
اخیافی بہن	

سوال ۳	
اخیافی بھائی	
ماں	

سوال ۴	
اخیافی بہن	
نانی	

سوال ۵	
شوہر	
بیٹی	

سوال ۶	
۳ بیویاں	
۷ پوتیاں	

سوال ۷	
دو بیویاں	
۱۳ اخیافی بھائی	

سوال ۸	
شوہر	
ماں	

سوال ۹	
سگی بہن	
علاتی بہن	
اخیافی بھائی	

سوال ۱۰	
شوہر	
ماں	
علاتی بہن	

سوال ۱۱	
شوہر	
ماں	
اخیافی بھائی	

سوال ۱۲	
شوہر	
سگی بہن	
اخیافی بھائی	

۞ مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱۳				جامعہ
اصل مسئلہ				
بیوی				
ماں				
اخیافی بہن				

سوال ۱۴				جامعہ
شوہر				
ماں				
بیٹی				

سوال ۱۵				جامعہ
اصل مسئلہ				
بیوی				
دادی				
اخیافی بھائی				

سوال ۱۶				جامعہ
بیوی				
ماں				
بیٹی				

سوال ۱۷			جامعہ

سوال ۱۸			جامعہ

اصل مسئلہ				
شوہر				
ماں				
پوتی				

شوہر				
نانی				
اخیافی بہن				

اضافی مسائل:

			جامعہ
اصل مسئلہ			

			جامعہ

			جامعہ
اصل مسئلہ			

			جامعہ

انکسار اور تصحیح

انکسار کی دو قسمیں ہیں:

[۱] کسی ایک فریق پر انکسار ہو۔

[۲] دو یا دو سے زیادہ فریق پر انکسار ہو۔

پہلی قسم: ایک فریق پر انکسار

ایسی صورت میں اس کے اور اس کے سہام کو دیکھیں گے، یا تو ان کے درمیان موافقہ ہو گا یا مباینہ:

[۱] اگر دونوں کے درمیان موافقہ ہو تو: رؤوس کو اس کے وفق کی طرف لوٹایا جائے گا، پھر اس کو اصل مسئلہ میں یا اس کے رد میں یا اگر مسئلہ عول والا ہو تو اس کے عول میں ضرب دیں گے، اور جو جواب آئے گا اس سے تصحیح کریں گے۔

تقسیم کے وقت ہر وارث کے سہم کو اسی مسئلہ سے ضرب دیا جائے گا جس سے پہلے ضرب دیا گیا تھا، اور اس طرح اس کا حصہ نکل آئے گا۔

[۲] اگر دونوں کے درمیان مباینہ ہو تو: تمام رؤوس کو اصل مسئلہ سے ضرب دیا جائے گا یا مسئلہ اگر عول والا ہو تو اس کے عول سے ضرب دیا جائے گا پھر جو جواب آئے گا اس سے تصحیح کی جائے گی۔

اور تقسیم کے وقت ہر وارث کے سہم کو اسی مسئلہ سے ضرب دیا جائے گا جس سے پہلے ضرب دیا گیا تھا اور اس طرح اس کا حصہ نکل آئے گا۔

	مثال ۱	۳	
	اصل مسئلہ	۳	۹
۳	۳بیٹیاں	۲	۶
	سگا چچا	۱	۳

	مثال ۲	۲	
	اصل مسئلہ	۳	۶
۲	۴پوتیاں	۲	۴
	علاتی بھائی	۱	۲

	مثال ۳	۳	
	اصل مسئلہ	۶	۱۸
۳	۳دادیاں	۱	۳
	بیٹا	۵	۱۵

	مثال ۴	۳	
	اصل مسئلہ	۶	۱۸
۳	۶علاتی بھائی	۴	۱۲
	ماں	۱	۳
	سگا چچا	۱	۳

	مثال ۵	۳	
	اصل مسئلہ	۲۴	۷۲
	۳بیویاں	۳	۹
۳	۱۲بیٹیاں	۱۶	۴۸
	سگا بھائی	۵	۱۵

	مثال ۶	۲	
	اصل مسئلہ	۸	۱۶
	بیوی	۱	۲
۱۴	۵بیٹے	۷	۱۰
ع	۴بیٹیاں	ع	۴

خود کو پرکھیں:

- جب سہام (حصہ) رؤوس (وارثین) پر منقسم ہو جائے تو: □ تصحیح کی ضرورت پڑتی ہے۔ □ تصحیح کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔
- مسائل کی تصحیح: □ ضروری ہے۔ □ کبھی اس کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔
- مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

	سوال ۱		
	اصل مسئلہ		
	۳بیٹیاں		
	سگا چچا		

	سوال ۲		
	اصل مسئلہ		
	۴پوتیاں		
	علاتی بھائی		

	سوال ۳		
	اصل مسئلہ		
	۳دادیاں		
	بیٹا		

	سوال ۴		
	اصل مسئلہ		
	۶علاتی بھائی		
	ماں		
	سگا چچا		

	سوال ۵		
	اصل مسئلہ		
	۳بیویاں		
	۱۲پوتیاں		
	پرپوتا		

	سوال ۶		
	اصل مسئلہ		
	بیوی		
	۵بیٹے		
	۴بیٹیاں		

	سوال ۷		
	اصل مسئلہ		
	شوہر		
	۵بیٹے		

	سوال ۸		
	اصل مسئلہ		
	شوہر		
	۶پوتے		

	سوال ۹		
	اصل مسئلہ		
	بیوی		
	۱۴پوتے		

	سوال ۱۰		
	اصل مسئلہ		
	بیوی		
	۶بیٹیاں		
	علاتی چچا		

	سوال ۱۱		
	اصل مسئلہ		
	بیوی		
	۱۰بیٹیاں		
	سگا چچا		

	سوال ۱۲		
	اصل مسئلہ		
	۳بیویاں		
	۸ سگی بہنیں		
	۶علاتی بھائی		

	سوال ۱۳		
	اصل مسئلہ		
	۴بیویاں		
	۱۶لڑکی		
	آزاد کرنے والے کا بیٹا		

	سوال ۱۴		
	اصل مسئلہ		
	۳بیویاں		
	۸بیٹیاں		
	۱۰علاتی چچا		

	سوال ۱۵		
	اصل مسئلہ		
	بیوی		
	۸بیٹیاں		
	بیٹا		

	سوال ۱۶		
	اصل مسئلہ		
	بیوی		
	۳بیٹیاں		
	بیٹا		

	سوال ۱۷		
	اصل مسئلہ		
	بیوی		
	۸بیٹیاں		
	۳بیٹے		

	سوال ۱۸		
	اصل مسئلہ		
	شوہر		
	۳بیٹیاں		
	بیٹا		

	سوال ۱۹		
	اصل مسئلہ		
	شوہر		
	۴بیٹیاں		
	بیٹا		

	سوال ۲۰		
	اصل مسئلہ		
	۶علاتی بہن		
	سگا بھتیجا		

	سوال ۲۱		
	اصل مسئلہ		
	سگی بہن		
	۱۴اخیافی بہنیں		
	ماں		

	سوال ۲۲		

	سوال ۲۳		

	سوال ۲۴		

	اصل مسئلہ		
	علاتی بہن		
	۱۳اخیافی بھائی		
	ماں		

	اصل مسئلہ		
	سگی بہن		
	۱۶اخیافی بھائی		
	ماں		

	اصل مسئلہ		
	۶علاتی بہن		
	۲اخیافی بھائی		
	ماں		

دوسری قسم: دو یا دو سے زیادہ فریق پر انکسار

جب دو یا دو سے زیادہ فریق پر انکسار ہو تو اس کو دو نظریے سے دیکھا جائے گا:

پہلا نظریہ: فریق اور اس کے سہام کے درمیان:

[۱] اگر دونوں کے درمیان مباینہ ہو تو سبھی رؤوس کو ہم ثابت رکھیں گے۔

[۲] اور اگر دونوں کے درمیان موافقہ ہو تو اس کے وفق کو ثابت رکھیں گے۔

دوسرا نظریہ: جو رؤوس ہم نے ثابت رکھے ہیں ان کے مابین یا تو: مماثلہ ہوگا، یا مداخلہ ہوگا، یا موافقہ ہوگا یا پھر مباینہ ہوگا، اور ان صورتوں کو "نِسب اربعہ (چار نسبت)" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

[۱] مماثلت کہتے ہیں: دو عددوں کے برابر ہونے کو، جیسے: تین (۳) اور تین (۳)۔

[۲] مداخلت کہتے ہیں کہ: دو عددوں میں سے ایک عدد دوسرے عدد سے بنا کسر کے تقسیم ہو جائے، جیسے چھ (۶) تین (۳) سے پوری طرح تقسیم ہو جاتا ہے۔

آپ چاہیں تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ: دونوں عددوں میں سے چھوٹا عدد بڑے عدد کا بغیر تکرار کے جز ہو، لہذا تین چھ کا نصف ہے، اور یہ نصف بغیر تکرار کے چھ کا جز ہے، چار (۴) اور چھ (۶) کے برخلاف

[۳] موافقت کہتے ہیں کہ: دو عدد کسی جز میں متفق ہوں، اور ایک عدد دوسرے عدد سے بغیر کسر کے تقسیم نہ ہوتا ہو، جیسے چار (۴) اور چھ (۶)، یہ دونوں ایک جز میں متفق ہیں جو کہ دو (۲) ہے، لیکن چار (۴) دو (۲) سے بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہوتا ہے۔

آپ چاہیں تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ: دو عدد کسی تیسرے عدد، ایک کو چھوڑ کر، سے تقسیم ہو جاتے ہوں، لیکن دونوں ایک دوسرے سے تقسیم نہیں ہوتے ہوں، جیسے چار (۴) اور چھ (۶) دو (۲) سے تو تقسیم ہو جاتے ہیں، لیکن چھ چار

[۴] مباینت کہتے ہیں کہ: دو عدد کسی بھی جز میں متفق نہ ہوں، جیسے تین (۳) اور چار (۴)، کیونکہ تین کا ایک تہائی تو ہے لیکن ایک چوتھائی نہیں ہے، اور چار کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔

اگر آپ چاہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ: دو عدد ایک دوسرے سے بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہوتے ہوں، اور یہ دو عدد کسی تیسرے عدد سے بھی بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہوتے ہوں، چنانچہ تین

	کیونکہ چار چھ کا حصہ تو ہے مگر مکرر ہو کر ہے کیونکہ چار چھ کا دو تہائی ہے۔	سے بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہوتا ہے۔	(۳) دو (۲) سے اور چار (۴) تین (۳) سے بغیر کسر کے تقسیم نہیں ہوتے ہیں۔

لہٰذا اگر:

[ا] رؤوس کے درمیان مماثلت ہو: تو دونوں میں سے کسی ایک پر ہی اکتفا کریں گے۔	[۲] ان کے درمیان مداخلت ہو: تو دونوں میں صرف بڑے والے عدد پر اکتفا کیا جائے گا۔	[۳] ان کے درمیان موافقت ہو: تو ایک کے وِفق کو دوسرے سے ضرب دیں گے، اور حاصل کو باقی رکھیں گے۔	[۴] ان کے درمیان مباینت ہو: تو دونوں میں سے ایک کو دوسرے سے ضرب دیں گے، اور حاصل کو باقی رکھیں گے۔

- دو متماثل کا مُثبَت، دو متداخل کا سب سے بڑا حصہ، اور دو متوافق و دو متباین کے حاصل ضرب کو: سہم کا جز کہا جاتا ہے۔
- سہم کے جز کو اصل مسئلہ سے ضرب دیں گے یا اگر عول والا مسئلہ ہو تو عول سے ضرب دیں گے، اور جو آئے گا اس سے تصحیح کریں گے۔
- اور تقسیم کے وقت مسئلہ کے ہر وارث کے سہم کو جزء سہم سے ضرب دیں گے۔

	مثال ۱	۲	
	اصل مسئلہ	۲۴	۴۸
۲	دو بیوی	۳	۶
۲	۳۲ بیٹیاں	۱۶	۳۲
۲	۱۰ علاتی بھائی	۵	۱۰

	مثال ۲	۴	
	اصل مسئلہ	۶	۲۴
	بیوی	۳	۱۲
۲	۴ اخیافی بھائی	۲	۸
۴	۴ سگے چچا	۱	۴

	مثال ۳	۶	
	اصل مسئلہ	۶	۳۶
۳	۳ سگی بہنیں	۴	۲۴
	ماں	۱	۶
۲	۲ علاتی بھائی	۱	۶

	مثال ۴	۶۰	
	اصل مسئلہ	۲۴	۱۴۴۰
۴	۴ بیویاں	۳	۱۸۰
۳	۱۲ بیٹی	۱۶	۹۶۰
۵	۲۵ علاتی بھائی	۵	۳۰۰

	مثال ۵	۲۴	
	اصل مسئلہ	۱۲	۲۸۸
۲	دو بیوی	۳	۷۲
۶	۲۴ اخیافی بہن	۴	۹۶
۸	۸ سگے چچا	۵	۱۲۰

	مثال ۶	۲۰	
	اصل مسئلہ	۱۲	۲۴۰
۴	۴ بیویاں	۳	۶۰
۵	۱۰ اخیافی بھائی	۴	۸۰
۲	دو علاتی بھائی	۵	۱۰۰

خود کو پرکھیں:

- فہرست میں سے جو مناسب ہو اس کو اختیار کریں:

۱	نِسب اربعہ (چاروں نسبت) میں سب سے مشکل ہے:		موافقت۔
۲	نِسب اربعہ (چاروں نسبت) میں سب سے آسان ہے:		مماثلت۔
۳	۶اور ۹:		۱۴۔
۴	۲اور ۷:		۱۵۰۔
۵	۲۵اور ۳۰:		۱۶۰۔
۶	۱۰اور ۲۰اور ۴۰اور ۸۰اور ۱۶۰:		۱۸۔

❁ درج ذیل مسائل کو مکمل کریں:

	سوال ۱		
	اصل مسئلہ		
	۳بیویاں		
	۱۴بیٹے		

	سوال ۲		
	اصل مسئلہ		
	۴بیویاں		
	۱۴بیٹے		

	سوال ۳		
	اصل مسئلہ		
	۱۳خیافی بھائی		
	۹ سگے بھائی		

	سوال ۴		
	اصل مسئلہ		
	۱۳خیافی بھائی		
	۷علاتی بہنیں		

	سوال ۵		
	اصل مسئلہ		
	۱۴خیافی بھائی		
	۱۲علاتی بھائی		

	سوال ۶		
	اصل مسئلہ		
	۱۴خیافی بہنیں		
	۸ سگے چچیرے بھائی		

	سوال ۷		
	اصل مسئلہ		
	۴بیویاں		
	بیٹی		
	۳۰ سگے چچا		

	سوال ۸		
	اصل مسئلہ		
	دوبیویاں		
	۱۸خیافی بھائی		
	۱۰علاتی چچا		

	سوال ۹		
	اصل مسئلہ		
	دوبیویاں		
	۱۶خیافی بھائی		
	۸علاتی بھائی		

	سوال ۱۰		
	اصل مسئلہ		
	دوبیویاں		
	۱۵خیافی بھائی		
	۳نانیاں		
	۱۲ سگے بھائی		

	سوال ۱۱		
	اصل مسئلہ		
	۳بیویاں		
	بیٹا		
	بیٹی		
	بیٹی		

	سوال ۱۲		
	اصل مسئلہ		
	بیوی		
	بیٹا		
	بیٹا		
	بیٹی		

	سوال ۱۳		
	اصل مسئلہ		
	۴بیویاں		
	۲۴خیافی بھائی		

	سوال ۱۴		
	اصل مسئلہ		
	۶بیٹیاں		
	دونانیاں		

	سوال ۱۵		
	اصل مسئلہ		
	۱۵بیٹیاں		
	دونانیاں		

	٣علاتی چچا		

	٥علاتی بھائی		

	٢٥علاتی چچا		

	سوال ١٦		
	اصل مسئلہ		
	١٢علاتی بہنیں		
	دونانیاں		
	٨علاتی چچا		

	سوال ١٧		
	اصل مسئلہ		
	٩علاتی بہنیں		
	٣نانیاں		
	٦علاتی چچا		

	سوال ١٨		
	اصل مسئلہ		
	١٤سگی بہنیں		
	دونانیاں		
	٢١سگے چچا		

	سوال ١٩		
	اصل مسئلہ		
	بیوی		
	بیوی		
	بیٹی		
	بیٹی		
	بیٹا		
	بیٹا		

	سوال ٢٠		
	اصل مسئلہ		
	ماں		
	بیوی		
	بیوی		
	بیٹا		
	بیٹا		
	بیٹا		

	سوال ٢١		
	اصل مسئلہ		
	شوہر		
	علاتی بہن		
	علاتی بہن		
	علاتی بہن		
	اخیافی بھائی		
	اخیافی بہن		

- نِسب اربعہ (چار نسبت) یہ ہے: ا- مُماثلت، ب- مُداخلت، ج- مُوافقت، د- مُباینت [□ صحیح □ خطا]۔
- مُماثلت کہتے ہیں کہ: □ دوعدد مقدار میں برابر ہوں، جیسے: (٢،٢) یا (٣،٣)۔ □ بڑا عدد چھوٹے عدد کے مضاعفہ اور گُنا میں ہو، جیسے: (٢،٤) یا (٣،٦)۔
- مُداخلت کہتے ہیں کہ: □ دوعدد مقدار میں برابر ہوں □ بڑا عدد چھوٹے عدد کے مضاعفہ اور گُنا میں ہو۔
- مُوافقت کہتے ہیں کہ: دوعدد بغیر کسی کسر کے ایک کے علاوہ کسی دوسرے نمبر سے تقسیم کرنے کو (□ قبول کرتا ہے □ قبول نہیں کرتا ہے)۔
- مُباینت کہتے ہیں کہ: دوعدد بغیر کسی کسر کے ایک کے علاوہ کسی دوسرے نمبر سے تقسیم کرنے کو (□ قبول کرتا ہے □ قبول نہیں کرتا ہے)۔
- اگر دوعدد ایک دوسرے سے تقسیم ہوتے ہیں تو اسے: □ مُماثلت کہتے ہیں۔ □ مُداخلت کہتے ہیں۔
- وِفق سے مراد ہے: □ نصف۔ □ وہ عدد جس پر دوعدد متفق ہوں۔
- اگر دوعدد ایک دوسرے سے تقسیم نہیں ہوتے، تو وہ: □ مُماثلت ہے۔ □ مُداخلت ہے۔ □ مُوافقت ہے۔ □ مُباینت ہے۔
- مُباینت میں ہم ایک کو دوسرے سے ضرب دیتے ہیں، جیسے (٣،٢) دونوں کے درمیان مُباینت ہے، لہٰذا حل ٦ آئے گا [□ صحیح □ غلط]۔
- نِسب اربعہ (چاروں نسبت) میں سب سے مشکل ہے: □ مُماثلت۔ □ مُوافقت۔ □ مُباینت۔

مُناسخات:

مناسخات مناسخہ کی جمع ہے، جو علماء فرائض کی اصطلاح میں اس وقت استعمال کیا جاتا ہے: جب ایک یا ایک سے زائد وارث وراثت کی تقسیم سے قبل وفات پا جائے۔

اس کا طریقہ:

[ا] ہم پہلے میت کے مسئلہ کی تصحیح کریں گے، اور ہر ایک وارث کے سہم (حصہ) کو معلوم کریں گے۔

[۲] پھر ہم اس کے مسئلہ کی تصحیح کریں گے جو اس کے بعد وفات پایا ہو، اور اس کے سہام کو پہلے مسئلہ پر اس کے مسئلہ سے تقسیم کریں گے، اور وہ یا تو تقسیم ہو جائے گا، یا تباین ہو گا یا پھر توافق:

[ا] اگر یہ تقسیم ہو جائے: تو اس کی تصحیح اسی سے کی جائے گی جس سے پہلے کی تصحیح کی گئی تھی، اور پہلا والا ہی "جامعہ" قرار پائے گا۔

[ب] اگر اس کے سہام اور مسئلہ میں مُباینت ہو تو: مسئلہ کو باقی رکھیں گے۔

[ج] اور اگر موافقت ہو تو: اس کے وِفق کو باقی رکھیں گے۔

پھر ثابت مسائل کے درمیان نِسب اربعہ (چاروں تناسب) دیکھیں گے، اور سب سے چھوٹا عدد حاصل کریں گے جس سے وہ تقسیم ہو، جیسا کہ سابق میں سہام اور رؤوس کے درمیان کیا جا چکا ہے، پھر حاصل کو پہلے میت کے مسئلہ سے ضرب دیں گے، جو نتیجہ آئے گا وہی "جامعہ" ہو گا اور اسی سے تصحیح کی جائے گی۔ اور تقسیم کے وقت:

[ا] جس کے پاس پہلے والے میں سے کوئی چیز ہو: تو جس سے ضرب دیا گیا تھا اسی سے ضرب دیں گے، اگر وہ وارث زندہ ہو تو اپنا حصہ لے گا، اور اگر مر چکا ہو تو اس کو اس کے مسئلہ سے تقسیم دیں گے، جو حاصل آئے گا وہ اس کے سہم کا جز قرار پائے گا جس سے ہر ایک وارث کے نصیب (حصہ) کو تقسیم دیا جائے گا۔

[۲] پھر اس کے بعد سہام کے "جامعہ" کو اکٹھا کریں گے، اگر وہ جس سے تصحیح کی جاتی ہے اس کے مطابق ہو تو عمل صحیح ہے، اور اگر زیادہ یا کم ہو تو عمل غیر صحیح ہے، اس عمل کو پھر سے دوہرائیں گے تاکہ عمل صحیح ہو جائے۔

مثال ۱	۳		۲	جامعہ
اصل	۳		۳	۹
بیٹا	۲	ت		-
بیٹی	۱			۳

مثال ۲	۱		۱	۴		۱	جامعہ
اصل	۴		۳	۴		۸	۱۲
شوہر	۱			۱			۴
بیٹا	۳	ت		-			-

بیٹا	۲	۴
بیٹی	۱	۲

بیٹا	۲	۲	ت		-
بیٹی	۱	۱	سگی بہن	۳	۷
			بیوی	۱	۱
			بیٹی	۴	۴

❁ **مثال ۱:** مرنے والا مرا اور اس نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑا، پھر (وراثت کی تقسیم سے قبل) بیٹا وفات پا گیا اور اس نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑا۔

❁ **مثال ۲:** مرنے والی مری اور اس نے شوہر اور ایک بیٹا چھوڑا، پھر (وراثت کی تقسیم سے قبل) بیٹا وفات پا گیا اور اس نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑا، پھر دوسرے مسئلہ میں بیٹا وفات پا گیا اور اس نے ایک بیوی اور ایک سگی بہن چھوڑی جو کہ دوسرے مسئلہ میں بیٹی بھی ہے۔

خود کو پرکھیں:

❁ مُناسخات: ☐ نَسخ سے ماخوذ ہے جس کا مطلب نقل اور ازالہ ہوتا ہے۔ ☐ مرنے والا مر جائے پھر ترکہ کی تقسیم سے قبل ہی اس کے وارثین میں سے ایک یا ایک سے زائد شخص وفات پا جائے۔

❁ فہرست میں سے جو مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

۱	اگر مُوافقت ہو تو:		اصل مسئلہ کو کامل باقی رکھیں گے۔
۲	اگر مُباینت ہو تو:		اصل مسئلہ کے وِفق کو باقی رکھیں گے۔

❁ درج ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱				جامعہ
اصل				
بیٹا		ت		
بیٹی				
		بیٹا		
		بیٹی		
		بیٹی		

سوال ۲							جامعہ
اصل							
ابنٌ							
ابنٌ		ت					
		بیٹا					
		بیٹا			ت		
					بیٹا		
					بیٹی		

سوال ۳				الجامعة
اصل				
بیٹا		ت		
بیٹا				

سوال ۴							جامعہ
اصل							
بیوی		ماں					
بیٹی		ت					

بیٹی				
بیٹی				
		بیٹا		
		بیٹی		

پوتا							
		بیٹا			ت		
					بیٹا		
					بیٹا		

مسئلہ ۱: مرنے والی مری اور اس نے ایک بیٹا اور ایک بیٹا چھوڑا، پھر (وراثت کی تقسیم سے قبل) بیٹا کی وفات ہو گئی اور اس نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو چھوڑا۔

مسئلہ ۲: مرنے والا مرا اور اس نے دو بیٹے کو پیچھے چھوڑا، پھر (وراثت کی تقسیم سے قبل) دونوں میں سے ایک بیٹے کی وفات ہو گئی، اور اس نے دو بیٹے کو چھوڑا، پھر اس میں سے ایک بیٹے کی وفات ہو گئی اور اس نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو چھوڑا۔

مسئلہ ۳: مرنے والا مرا اور اس نے دو بیٹا اور دو بیٹی کو چھوڑا، پھر بیٹا کی وفات ہو گئی اور اس نے ایک بیٹا اور بیٹی کو چھوڑا۔

مسئلہ ۴: ایک شخص مرا اور اس نے اپنے پیچھے ایک بیوی، ایک بیٹی اور ایک پوتے کو چھوڑا، پھر بیٹی کا انتقال ہو گیا اور اس نے اپنے پیچھے ماں کو چھوڑا جو کہ سابقہ مسئلہ میں بیوی بھی ہے، اور ایک بیٹے کو چھوڑا، پھر وہ بیٹا اپنے پیچھے دو بیٹوں کو چھوڑ کر انتقال کر گیا۔

ذوی الارحام (رشتہ داروں) کی وراثت

- ذوی الارحام سے مراد ہے: ہر وہ رشتہ دار جو فرضاً یا تعصیباً حصہ نہ پاتے ہوں۔
- ذوی الارحام کی وراثت کا حکم: وہ اس شرط پر وارث بنتے ہیں کہ کوئی عاصب یا یا اصحاب الفرائض (حصہ دار) نہ ہو۔
- ذوی الارحام میں سے ہر ایک اس درجہ میں شمار ہو گا جس کے ذریعہ وہ میت تک پہنچتا ہے، یعنی ”تنزیل“ کا طریقہ اپنایا جائے گا، جس کا مطلب یہ ہے کہ ذوی الارحام کو واسطے کے قائم مقام بنا کر ان کا حصہ دیا جائے گا، یعنی واسطہ کا جو متعین حصہ ہے وہ دیں گے، جیسے نواسی میں بنت کا واسطہ ہے، اور بنت کا حصہ نصف ہے تو نواسی کو نصف دیں گے، اسی طریقہ کو ”تنزیل“ کہا جاتا ہے۔
مناسب یہ ہے کہ انہیں وہ حکم دیا جائے جس کے ذریعہ وہ میت تک پہنچتے ہیں، لہٰذا اگر وہ ان کے ذریعہ میت تک پہنچتے ہیں جن میں مذکر کو مؤنث پر فوقیت دیا جاتا ہے تو وہاں بھی مذکر کو مؤنث پر فوقیت دی جائے گی، اور اگر وہ ان کے ذریعہ میت تک پہنچتے ہیں جن میں مذکر کو مؤنث پر فوقیت نہیں دیا جاتا تو وہاں بھی مذکر کو مؤنث پر فوقیت نہیں دی جائے گی۔

مثال ۱		تنزیل	۴ / ۲	
پوتی		بیٹی	۳	
پوتی کا بیٹا		پوتی	۱	

مثال ۲		تنزیل	۲	
سگی بھتیجی		سگا بھائی	۵	
علاتی بھتیجی		علاتی بھائی	۰	

اخیافی بھتیجی		اخیافی بھائی	۱	

مثال ۳		تنزیل	۴	
			٦	
علاتی بھانجی		علاتی بہن	۳	
اخیافی بھانجا		اخیافی بہن	۱	
سگی بھانجی کی بیٹی		سگی بھانجی	۰	

مثال ۴	۴	تنزیل	۳	
	۴		۴	١٦
بیوی	۱		–	۴
نواسی	۳	بیٹی	۳	۹
پوتی کی بیٹی	ب	پوتی	۱	۳

مثال ۵	۴	تنزیل	۱	
	۲		۴	۸
شوہر	۱		۰	۴
سگی بھانجی	۱	سگی بہن	۳	۳
علاتی نواسی	ب	علاتی بہن	۱	۱

مثال ٦		تنزیل		
	۱		۲	
شوہر	۱		۱	
نواسی		بیٹی	۱	

خود کو پرکھیں:

- فرائض کے باب میں ذوی الارحام سے مراد ہے:☐ ہر وہ قرابت دار جو اصحاب الفرائض یا عصبہ میں سے نہ ہو۔☐ ہر وہ قرابت دار جو اصحاب الفرائض اور عصبہ میں سے ہو۔
- ذوی الارحام کے وارث بننے کی شرطیں یہ ہیں:☐ شوہر وبیوی کے علاوہ اصحاب الفرائض اور عصبہ کا موجود نہ ہونا۔ ☐ شوہر وبیوی کے علاوہ اصحاب الفرائض اور عصبہ کا موجود ہونا۔
- داہنے فہرست میں سے جو بائیں فہرست کے مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

۱	مردوں میں سے اصحاب نسب کی تعداد:		شوہر اور آزاد کرنے والا۔
۲	عورتوں میں سے اصحاب نسب کی تعداد:		تنزیل۔
۳	مردانہ اصحاب نسب میں سے یہ لوگ نکل جاتے ہیں:		حنابلہ کا۔
۴	زنانہ اصحاب نسب میں سے یہ لوگ نکل جاتے ہیں:		۸۔
۵	ذوی الارحام کی وراثت کے قائلین کے نزدیک ذوی الارحام وارث بنائیں گے -حنابلہ کے ایک مذہب کے مطابق:		۱۳۔
٦	ذوی الارحام کی وراثت کے قائلین کے نزدیک ذوی الارحام وارث بنائیں گے -حنفیہ کے ایک مذہب کے مطابق:		بیوی اور آزاد کرنے والی۔
۷	ذوی الارحام کو سب سے قریبی اس رشتہ دار کے قائم مقام ماننا فرضاً یا تعصیباً جس کے ذریعہ وہ میت تک پہنچتا ہے، یہ مذہب ہے:		قرابت داری اور عصبہ۔
۸	بیٹیوں کی اولادیں، پوتیوں کی اولادیں اور بھائیوں کی اولادیں = اس کے قائم مقام مانی		اس کے باپ۔

	جائیں گی:
۹	سگے بھائیوں کی اولادیں یا علاتی اور اخیافی بھائیوں کی اولادیں اور چچا کی بیٹیاں = اس کے قائم مقام مانی جائیں گی:
۱۰	خالہ مطلق طور پر (خواہ سگی ہو یا علاتی یا اخیافی) اور ماموں مطلق طور پر (خواہ سگے ہوں یا علاتی یا اخیافی) اور ماں کی طرف سے بننے والے فاسد اجداد = اس کے قائم مانے جائیں گے:
۱۱	پھوپھیاں مطلقا اور اخیافی چچا = اس کے قائم مقام مانے جائیں گے:

	ماں
	باپ۔
	اس کی ماں کے۔

۱	کسی مسئلہ میں تین (۳) اخیافی بھائی ہوں، تو مسئلہ ہو گا:
۲	علاتی بھتیجی اور سگی بھتیجی کی بیٹی وارث بنے گی جو میت کے قریب ہوتی ہے............بھائی کے ذریعہ:
۳	کسی مسئلہ میں پوتا اور پوتی ہو تو مسئلہ ہو گا:
۴	کسی مسئلہ میں اخیافی بھائی کا بیٹا اور بیٹی ہو تو مسئلہ ہو گا:
۵	کسی مسئلہ میں نواسی اور پوتی کی بیٹی ہو تو مسئلہ ہو گا:
۶	اخیافی بھائی کی بیٹی اور سگی بھتیجی وارث ہو گی، جب وہ............بھائی کے ذریعہ میت کے قریب ہوتی ہو۔

	۳ سے، مذکر کو مؤنث کا دوگنا ملے گا کے مطابق۔
	۲ سے، جو ان کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے گا، اس میں مذکر و مؤنث یکساں ہیں۔
	علاتی۔
	سگے۔
	۳ سے جو ان کے مابین رؤوس (وارثین) کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے گا۔
	۴: نصف (۳) اور سُدس (۱)۔

۱	کسی مسئلہ میں بیوی اور نواسی ہو تو بیوی وارث ہو گی:
۲	کسی مسئلہ میں شوہر اور پوتا ہو تو شوہر وارث ہو گا:
۳	کسی مسئلہ میں بیوی اور پرپوتا کی بیٹی ہو تو بیوی وارث ہو گی:
۴	کسی مسئلہ میں بیوی اور نواسہ ہو تو نواسہ بقیہ............کا وارث ہو گا:
۵	کسی مسئلہ میں شوہر اور نواسی ہو تو، مسئلہ ہو گا:
۶	کسی مسئلہ میں بیوی اور پوتی ہو تو مسئلہ ہو گا:
۷	کسی مسئلہ میں بیوی اور نواسی ہو تو مسئلہ ہو گا:
۸	کسی مسئلہ میں شوہر اور پوتی کا بیٹا ہو تو، پوتی کا بیٹا بقیہ............کا وارث ہو گا:

	۳۔
	۲۔
	۸۔
	۴۔
	۱۔
	ثُمن (آٹھواں حصہ) کا۔
	نصف (آدھا حصہ) کا۔
	رُبع (چوتھائی حصہ) کا۔

❁ مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱		تنزیل		

سوال ۲		تنزیل		

نواسہ				
پوتی کی بیٹی				

سگی بھتیجی				
علاتی بھائی کی بیٹی				
اخیافی بھائی کا بیٹا				

سوال ۳		تنزیل		
علاتی بہن کا بیٹا				
اخیافی بہن کی بیٹی				
سگی بھتیجی کا بیٹا				

سوال ۴		تنزیل		
بیوی				
پوتی کی بیٹی				
پر پوتی کا بیٹا				

سوال ۵		تنزیل		
شوہر				
سگی بھانجی				
اخیافی بھائی کی بیٹی				

سوال ٦		تنزیل		
بیوی				
نواسی				

❁ درجہ ذیل میں سے ہر ایک کی "تنزیل" لکھیں:

قرابت کی قسم	تنزیل
سگی بھتیجی	
سگے بھتیجے کی بیٹی	
سگے چچیرے بھائی کی بیٹی	
پوتی کا بیٹا	
نانی کا باپ (پرنانا)	
سگی بھانجی کی بیٹی	

قرابت کی قسم	تنزیل
علاتی بھائی کی بیٹی	
علاتی بھائی کے بیٹے کی بیٹی	
علاتی بہن کی بیٹی	
اخیافی بہن کی بیٹی	
علاتی چچا کی بیٹی	
نواسہ	

قرابت کی قسم	تنزیل
ماموں	
دادی کا باپ	
نواسی کی بیٹی	
اخیافی چچا	
اخیافی بھائی کا بیٹا	
سگی چچیری بہن	

ترکہ کی تقسیم:

❁ ترکہ کہتے ہیں: اس چیز کو جو میت مال، یا حق یا اختصاص کی شکل میں چھوڑتا ہے۔

❁ جائیداد کی تقسیم سے مراد یہ ہے کہ ہر وارث کو شریعت اسلامیہ کے مطابق اس کا حق دیا جائے۔

❁ اس سے آپ اس باب کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں کیونکہ کسی چیز کی اہمیت اس کے ثمرہ اور مقصود کے ذریعہ واضح ہوتی ہے۔

علماء فرائض رحمہم اللہ نے جائیداد کی تقسیم کے بہت سے طریقوں کا ذکر کیا ہے، جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

[ا] جس کی تقسیم ممکن ہو: جیسے نقود اور وزن کی جانے والی چیزیں وغیرہ، ہم ترکہ کو "جامعہ" کے طریقہ پر تقسیم کریں گے، اور ناتج کو ہر وارث کے حصہ میں ضرب دیں گے۔

[۲] جس کی تقسیم نا ممکن ہو: جیسے جائداد غیر منقولہ اور گاڑیاں، تو اگر:

[ا] اس کا اندازہ رقم میں ہو جائے اور ورثاء بغیر کسی نا انصافی کے تقسیم پر صلح کر لیں، تو ٹھیک ہے۔

[ب] ورنہ ہم فیصد یا قراریط کے اعتبار سے اس کی تقسیم کریں گے۔

- **فیصد کے ذریعہ تقسیم کا طریقہ:** ہم وارث کے حصہ کو سو سے ضرب دیں گے، اور ناتج کو جامعہ کے اوپر تقسیم کر دیا جائے گا۔
- **قراری (Carat) کے ذریعہ تقسیم کا طریقہ:** ہم مسئلہ کو ۲۴ قیراط سے مان لیتے ہیں اور اسے ورثاء میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

مثال ا	جامعہ	٪
اصل مسئلہ	۴	٪۱۰۰
شوہر	ا	٪۲۵
بیٹا	۲	٪۵۰
بیٹی	ا	٪۲۵

مثال ۲	جامعہ	قیراط
اصل مسئلہ	۲۴	۲۴
۳بیویاں	۳	۳
۸پوتیاں	۱۶	۱۶
سگی بہن	۵	۵

مثال ۳	جامعہ	مبلغ
اصل مسئلہ	۶	۱۳۳۲
سگی بہن	۳	۶۶۶
علاتی بہن	ا	۲۲۲
علاتی بھائی کا بیٹا	۲	۴۴۴

مثال ۴	جامعہ	٪
اصل مسئلہ	۸	٪۱۰۰
بیوی	ا	٪۱۲,۵
بیٹا	۲	٪۲۵
بیٹا	۲	٪۲۵
بیٹا	۲	٪۲۵
بیٹی	ا	٪۱۲،۵

مثال ۵	جامعہ	قیراط
اصل مسئلہ	۶	۲۴
بیٹی	۳	۱۲
پوتی	ا	۴
ماں	ا	۴
علاتی بہن	ا	۴

مثال ۶	جامعہ	مبلغ
اصل مسئلہ	۸	۲۵۶۸۸
بیٹا	۲	۶۴۲۲
بیٹا	۲	۶۴۲۲
بیٹا	۲	۶۴۲۲
بیٹی	ا	۳۲۱۱
بیٹی	ا	۳۲۱۱

خود کو پرکھیں:

- ترکہ کہتے ہیں: ☐ متروک کو۔ ☐ ہر اس چیز کو جسے میت اپنے پیچھے چھوڑ جائے، خواہ وہ مال ہو یا قرض یا حق۔
- ترکہ کی تقسیم، یہ علم فرائض کا ثمرہ ہے: [☐ صحیح ☐ غلط]۔
- برابر اجزا میں جس کی تقسیم ممکن ہو اس کو بانٹا جائے گا: ☐ عدد کے ذریعہ۔ ☐ وزن کے ذریعہ۔ ☐ ناپنے کے ذریعہ۔ ☐ ماپنے کے ذریعہ۔

- ہر گنی جانے والی، یا وزن کی جانے والی، یا ناپی جانے والی یا ماپی جانے والی چیز کو برابر اجزا میں تقسیم کرنا ممکن ہے:[□ صحیح □ غلط]۔
- اس چیز کی تقسیم کا طریقہ جس کو برابر اجزا میں بانٹنا ناممکن ہو:□ فیصد نکال کر۔□ قراریط کے ذریعہ۔□ جمع۔
- فیصد کا مطلب یہ ہے کہ ہر وارث کے حصہ کو مسئلہ سے نسبت دے کر دیکھیں گے:[□ صحیح □ غلط]۔
- ایک قیراط آٹھویں حصہ کے (□ ایک تہائی □ ایک چوتھائی) کے برابر ہوتا ہے۔
- ۲۴ مخرج کو قیراط کہا جاتا ہے:[□ صحیح □ غلط]۔
- فیصد کو تقسیم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وارث کے حصہ کو ۱۰۰ سے ضرب دیا جائے، اور نتیجہ کو ورثا کے اصل مسئلہ پر تقسیم کر دیا جائے:[□ صحیح □ غلط]۔
- داہنے فہرست میں سے جو بائیں فہرست کے مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

۱	طالب علم کو اللہ سے ڈرنا چاہئے کیونکہ جائیدادوں کی تقسیم کے بارے میں حکم ہے کہ اگر یہ جاری کر دیا جائے:		تمام وارثین کی طرف سے، پھر ہم دیکھیں گے کہ کون وارث بن رہا ہے اور کون نہیں۔
۲	ایک بار حل ہونے کے بعد مسئلہ کو پیش کیا جانا چاہئے:		معدود (گنی جانے والی)–موزون (وزن کی جانے والی)–مکیل (ناپی جانے والی)–مذروع (ماپی جانے والی)۔
۳	جائیداد کی تقسیم کے وقت فتویٰ مانگنے والے کی رائے پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ:		گھر–حیوانات–عقارات (جائیداد غیر منقولہ)۔
۴	ان ممالک میں جہاں حکمران مخصوص جہت کی طرف رجوع کرنے کو لازم قرار دیتے ہیں، ہم تقسیم نہیں کریں گے۔		۱–جو ممکن ہے۔ ۲–جس کو برابر اجزا میں تقسیم کرنا ممکن ہے۔
۵	ان ممالک میں جہاں تقسیم کے لیے کوئی مخصوص جہت نہیں ہے وہاں میت کے رشتہ داروں سے پوچھا جائے گا:		عدد–وزن–ناپ–ماپ۔
۶	ترکہ کے اقسام ہیں:		اس سلسلے میں رجوع کرنا مشکل ہے۔
۷	جس کو برابر اجزا میں تقسیم کرنا ممکن ہو، اس کو تقسیم کیا جائے گا:		متخصصین کے پاس لے جانا تاکہ وہ اس کا مراجعہ کریں۔
۸	جس کو برابر اجزا میں تقسیم کرنا ممکن ہے، جیسے:		قرابت کا اعتبار صرف میت کے لئے ہی کیا جائے گا، کیونکہ قرابت کبھی کبھی وہم و گمان سے بھی اوپر چیز کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔
۹	کسی چیز کو برابر اجزا میں تقسیم کرنا ممکن ہے اگر وہ:		بلکہ ہم متعلقہ حکام سے رجوع کرتے ہیں۔

- مندرجہ ذیل مسائل کو مکمل کریں:

سوال ۱	جامعہ	٪
اصل مسئلہ		٪۱۰۰
شوہر		
پوتی		
علاتی چچا		

سوال ۲	جامعہ	قیراط
اصل مسئلہ		
۳بیویاں		
۴بیٹیاں		
علاتی بھائی		

سوال ۳	جامعہ	مبلغ
اصل مسئلہ		
سگی بہن		
علاتی بہن		
اخیافی بھائی		

سوال ۴	جامعہ	٪
اصل مسئلہ		٪۱۰۰
بیوی		
پوتی		
پوتی		
پوتی		
پوتا		
پوتا		

سوال ۵	جامعہ	قیراط
اصل مسئلہ		
بیوی		
پوتی		
پرپوتا		
پرپوتی		

سوال ٦	جامعہ	مبلغ
اصل مسئلہ	۸	
ماں		
باپ		
بیٹا		
بیٹی		
بیٹی		
بیٹی		

سوال ۷	جامعہ	٪
اصل مسئلہ		٪۱۰۰
علاتی بہن		
اخیافی بھائی		
اخیافی بہن		

سوال ۸	جامعہ	قیراط
اصل مسئلہ		
۳بیویاں		
۴سگی بہنیں		
علاتی بھائی کا بیٹا		

سوال ۹	جامعہ	مبلغ
اصل مسئلہ		
شوہر		
سگی بہن		
علاتی بہن		
اخیافی بہن		
ماں		

میراث کی خصوصی حالتیں:

حمل کی میراث

تقسیم کا وقت: میت اگر ایسے وارثین کو چھوڑ کر مرے جن میں کوئی حاملہ ہو تو:

[۱] وارثین اگر بچہ کی ولادت تک تقسیم کو مؤخر کرنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ ان کا حق ہے۔

[۲] اور تمام یا بعض وارثین اگر بچے کی ولادت سے قبل ہی تقسیم کا مطالبہ کریں تو یہ حق بھی ان کو حاصل ہے، البتہ ایسی صورت میں حمل کی میراث اور جو ان کے ساتھ ہو ان کی میراث میں احوط پر عمل کرنا واجب ہے۔

حمل کا تخمینہ:

[۱] حمل کی وجہ کر دو سے زیادہ کی میراث کو روک کر نہیں رکھا جائے گا، کیونکہ دو سے زائد بچے کی ولادت والی صورت حال شاذونادر ہی پیش آتی ہے، اور جو چیز نادر ہو اس کا اعتبار نہیں ہوتا۔

[۲] اور دو سے کم کی میراث بھی نہیں روکی جائے گی، کیونکہ دو بچے کی ولادت عام طور سے ہوتی رہتی ہے، لہٰذا احتیاط پر عمل کرنا واجب ہے۔

رجوع: اگر اسی طرح سے ولادت ہوئی ہو جس سے اس کی میراث ثابت ہو، تو:

[۱] جو روک کر رکھا گیا تھا اگر وہ اس کی میراث کے بقدر ہو تو اسے لے لیگا۔

[۲] اگر اس سے کم ہو تو بقیہ اس سے لے گا جس کے ہاتھ میں مال ہے۔

[۳] اور اگر اس کے حق سے زائد ہو تو بقیہ مال مستحق وارثین کو دے دیا جائیگا۔

حمل یعنی بچہ کے وارث بننے کی شرطیں:

[۱] مُورِّث کی موت کے وقت حمل کا موجود ہونا ثابت ہو، اور یہ دو چیزوں کے ذریعہ ثابت ہو گا:

[ا] مورث کی موت کے مطلقاً چھ مہینے میں زندہ بچے کی ولادت ہو۔

[ب] مورث کی موت کے چھ مہینے کے بعد زندہ بچے کی ولادت ہو، بشرطیکہ اس کی وفات کے اس عورت سے وطی نہ کی گئی ہو، اور مدت حمل کبھی کبھی ۴ سال سے زائد بھی ہوا کرتی ہے۔

[۲] حمل یعنی بچہ بوقت ولادت زندہ حالت میں، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: **"جب نومولود بچہ آواز نکالے تو وہ وارث قرار پاتا ہے"**۔ اس حدیث کو بعض اصحاب سنن نے روایت کیا ہے۔

اور بچے کا زندہ ہونا ثابت ہو گا: اس کے رونے سے، چھینکنے سے، دودھ پینے وغیرہ سے، جہاں تک ہلکی حرکت، اضطراب اور سانس لینے کی بات ہے جو دائمی زندگی کا ثبوت نہیں ہوتا ہے تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر اس کے باحیات ہونے میں شک شبہہ ہو تو وہ وارث نہیں ہو گا کیونکہ اصل یہ ہے کہ وہ معدوم ہے۔

۞ **فائدہ:** مورث کی موت کے بعد ہر اس عورت کا استبراء رحم واجب ہے جس سے وطی کی گئی ہو اور جس کا حمل وارث بننے کی یا محجوب وغیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

لہذا اگر مرنے والا اپنے پیچھے ایسی ماں کو چھوڑ کر مرے جس نے اس کے والد کی وفات کے بعد کسی اور مرد سے شادی کی ہو اور میت کے دو سگے بھائی بھی ہوں: تو شوہر کے اوپر اس ماں کا استبراء رحم واجب ہے، کیونکہ اس کی ماں کا حمل اس کا وارث بنے گا (اگر وہ اس کے سگے باپ سے ہو تو)۔

اسی طرح مرنے والا اگر اپنے پیچھے ایسی ماں کو چھوڑ کر مرے جس نے اس کے والد کی وفات کے بعد کسی اور مرد سے شادی کی ہو، اور اس میت کا ایک سگا بھائی اور ایک دادا ہو: تو اس شوہر کے اوپر ایسی ماں کا استبراء رحم واجب ہے کیونکہ حمل اس کی ماں کو مجحوب کرے گا۔

مفقود کی میراث:

- **مفقود سے مراد وہ شخص ہے:** جس کی کوئی خبر نہ ہو کہ کہاں ہے اور پھر زندہ ہے بھی یا نہیں۔
- انتظار کی مدت کے تخمینہ کو حاکم کی صوابدید پر چھوڑا گیا ہے، اور یہ مدت اشخاص، حالات، اماکن اور حکومتوں کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے، لہذا اسی اعتبار سے اس کے انتظار کی وہ مدت متعین کی جائے گی جس میں گمان غالب یہ ہو کہ اگر وہ زندہ ہے تو اس کی حالات زندگی کا پتہ لگ جائے گا، پھر اس مدت کے بعد اس کی موت کا فیصلہ سنا دیا جائے گا، واللہ اعلم۔
- **مفقود کی حالت کو ہم دو نظریہ سے دیکھیں گے:** ایک تو بذات خود اس کی میراث کا مسئلہ اور دوسرا جو لوگ اس کی میراث کے وارثین ہیں ان کے اعتبار سے۔

پہلا نظریہ: اس کی میرث کے سلسلے میں، مُورث اگر اس کی موت کا فیصلہ کئے جانے سے قبل وفات پا چکا ہو تو مفقود اس کی میراث کا حقدار ہوگا، لہذا اس کا مکمل حصہ بچا کر رکھا جائے گا، اور بقیہ وارثین کو یقین کے اعتبار سے ان کا حصہ دیا جائے گا:

[۱] جو مجحوب ہو رہا ہو گا اسے کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔	[۲] مفقود جس کو حجب نقصان پہنچا رہا ہو گا اسے اس کا کم حصہ دیا جائیگا۔	[۳] اور جس کو وہ حجب نقصان نہیں پہنچا رہا ہو گا اسے اس کا مکمل حصہ دیا جائے گا۔

- مثال: مرنے والا اپنے پیچھے ایک بیوی، ایک جدہ، ایک چچا اور ایک مفقود بیٹا کو چھوڑ مرا۔

تو بیوی کو ثُمن (آٹھواں حصہ) دیا جائے گا، کیونکہ یہ اس کا یقینی حصہ ہے۔

اور جدہ کو سُدس (چھٹا حصہ) دیا جائے گا، کیونکہ مفقود اس کو نقصان نہیں پہونچا رہا ہے۔

اور چچا کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا کیونکہ مفقود اس کو حجب کر رہا ہے، لہذا باقی مال کو بچا کر رکھا جائے گا۔

پھر وہ چار حالتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہ ہوگا:

[۱] یہ معلوم ہو جائے کہ مورث	[۲] یہ معلوم ہو جائے کہ مورث	[۳] یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی وفات ہو چکی ہے لیکن یہ پتہ نہ چلے کہ مورث سے پہلے مرا ہے یا بعد میں، تو	[۴] اس کی زندگی یا موت کی کوئی خبر نہ

کی موت سے قبل ہی اس کی موت ہو چکی تھی تو موقوف مال پہلے والے مستحق وارثین کو لوٹا دیا جائے گا۔	کی موت کے بعد اس کی وفات ہوئی ہے، تو موقوف مال، مفقود کا ترکہ مانا جائے گا اور اسی حساب سے اس کے وارثین کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔	”الاقناع“ میں ہے کہ موقوف مال پہلے والے وارثین کا حق ہے جیسا کہ پہلی حالت میں بیان کیا گیا ہے، اور ”المنتہی“ میں بالجزم یہ بات کہی گئی ہے کہ موقوف مال مفقود کا ترکہ ہے اور اسے مفقود کے وارثین کے مابین تقسیم کیا جائے گا، اور یہی مذہب (حنبلی) بھی ہے، اور یہی درست ہے، کیونکہ اصل یہ ہے کہ وہ زندہ ہے، اور انتظار کی مدت گزرنے کے بعد ہی اس کی موت کا فیصلہ کیا جائے گا۔	ہو، یہاں تک کہ مدت گزر جائے، اس کا حکم تیسرے والے کی طرح اختلاف کے اعتبار سے بھی اور مذہب ومختار کے اعتبار سے بھی۔

دوسرا نظریہ: اس کی میراث کی تقسیم کے سلسلے میں، جب تک انتظار کی مدت باقی ہو تب تک اس کی میراث تقسیم نہیں کی جائے گی، کیونکہ اصل یہ ہے کہ وہ زندہ ہے، البتہ انتظار کی مدت ختم ہوتے ہی اس کی موت کا فیصلہ سنایا جائے گا، اور اس کے ترکہ کو اس کے وارثین کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا، پھر:

[١] اگر اس کی حالت کا کچھ پتہ نہ چل سکے تو مذکورہ حکم باقی رہے گا۔	[٢] اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ اس کے بعد یا اس سے قبل وفات پا چکا تھا تو اس کا مال اس کے وارثین کا ہے۔	[٣] اور اگر یہ واضح ہو کہ وہ زندہ ہے تو اپنے مال کا وہی حقدار ہے۔

انتظار کی مدت ختم ہو جانے کے بعد اگر واضح ہو کہ وہ زندہ ہے تو اس کے ورثا اس کے مال کے حقدار باقی نہیں رہیں گے: اور اس کا حق اسے لوٹا دیا جائے گا:

[١] اگر وہ چیز بچی ہوئی ہو تو بعینہ وہی چیز لوٹائی جائے گی۔	[٢] اور اگر وہ چیز تلف ہو چکی ہو تو اسی کے مانند چیز لوٹائی جائے گی۔	[٣] یا جس کی قیمت متعین کی جا سکتی ہو اس کی قیمت لگائی جائے گی۔

کیونکہ یہ واضح ہو گیا کہ وہ لوگ اس میراث کے حقدار نہیں ہیں۔

خنثیٰ مشکل کی میراث:

خنثیٰ مشکل سے مراد ہے وہ انسان: جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی، اور وہ اس طرح کہ:

[۱] اس کے اندر مذکر اور مؤنث دونوں کی علامت ہو اور کسی ایک کی تمیز ممکن نہ ہو۔	[۲] یا پھر اس کے اندر لڑکا یا لڑکی دونوں میں سے کسی کی بھی کوئی علامت نہ ہو۔

❁ فقہاء اور علماء فرائض نے میراث کے باب میں اس سلسلے میں مکمل انداز میں احکام ومسائل کو بیان کر رکھا ہے، اور –الحمد للہ– نادر طور پر اس کے وقوع کے پیش نظر ہم نے اس کے احکام کو ذکر نہیں کیا ہے۔

غرقیٰ اور هدمیٰ (یعنی ڈوب کر اور دب کر) مر جانے والوں کی میراث:

❁ علماء فرائض رحمہم اللہ اس باب کے ذریعہ: ہر اس جماعت کو مراد لیتے ہیں جن کی موت کسی عام حادثہ میں ہو جائے، جیسے دیوار میں دب کر یا ڈوب کر مرنا وغیرہ۔

ایسا ہو جانے پر پانچ حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ہو سکتی ہے:

[۱] بعینہ بعد میں مرنے والے کا پتہ چل جائے: تو وہ پہلے مرنے والے کا وارث بنے گا، لیکن اس کے برعکس نہیں۔	[۲] یہ معلوم ہو جائے کہ سبھی کی موت ایک ساتھ ہی ہوئی ہے، تو ان میں سے کوئی کسی کا وارث نہیں بنے گا، کیونکہ وارث بننے کے لئے یہ شرط ہے کہ مورث کی موت کے بعد وارث حقیقی طور پر یا حکمی طور پر زندہ ہو، اور یہاں ایسا نہیں ہے۔	[۳] یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ ان کی موت کس طرح ہوئی، یکے بعد دیگرے یا پھر ایک ساتھ؟	[۴] یہ پتہ چل جائے کہ ان کی موت ترتیب وار ہوئی ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ سب سے اخیر میں کن کا انتقال ہوا۔	[۵] سب سے آخر میں مرنے والے کا پتہ تو چل جائے لیکن بھلا دیا جائے۔

❁ آخری تین حالتوں میں کوئی کسی کا وارث نہیں بنے گا۔

خود کو پرکھیں:

۞ حمل اصطلاح میں کہتے ہیں جو حمل کیا جائے یعنی اٹھایا جائے: □ عورت کے بطن میں ایسی اولاد کی شکل میں ہو جو بعض حالتوں میں یا تمام حالتوں میں وارث بنتا ہے۔ □ پیٹھ میں۔ □ سبھی۔

۞ حمل کے وارث بننے کی شرط یہ ہے کہ: □ مورث کی موت کے وقت وہ رحم کے اندر موجود ہو گرچہ نطفہ کی شکل میں ہی کیوں نہ ہو۔ □ وہ باقی رہنے والی زندگی کے ساتھ رحم مادر سے باہر آئے۔ □ سبھی۔

۞ حمل کی سب سے لمبی مدت ہے: □ دو سال۔ □ واقع کے اعتبار سے۔

۞ فہرست میں سے جو مناسب ہو اس کا انتخاب کریں:

١	حمل جب مردہ پیدا ہوا ہو تو وہ:		وارث بنے گا۔
٢	حمل زندہ حالت میں پیدا ہوا ہو، اور مستقل طور پر اس کی زندگی باقی ہو، اور وہ رحم مادر سے زندہ حالت میں ہی باہر آیا ہو:		وارث نہیں بنے گا۔
٣	مفقود کے انتظار کی مدت ازمان، اشخاص، اماکن اور احوال کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے:		غلط۔
٤	مولود اگر مردہ پیدا ہوا ہو تو وہ وارث ہو گا:		صحیح۔
٥	مفقود کے ساتھ اگر دوسرے وارثین ہوں جو اس کے مال کا وارث بنتے ہوں، تو اس کو.........مان کر مسئلہ کی تقسیم کی جائے گی:		کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔
٦	جو ایک تخمینہ میں وارث بنتے ہوں دوسرے میں نہیں تو اسے:		اس کی میراث اسے دی جائے گی۔
٧	جو کسی حالت میں زیادہ کا وارث بن رہا ہو تو اسے:		صرف زندہ ہی۔
٨	جس کی ہر حالت میں ایک ہی میراث ہو تو وہ:		اقل دیا جائے گا۔
٩	خنثیٰ یا تو:		جس کی حالت کے واضح ہونے کی امید نہ ہو۔
١٠	خنثیٰ مشکل کہتے ہیں:		وہ جس کی حالت کے واضح ہونے کی امید ہو۔
١١	خنثیٰ غیر مشکل سے مراد ہے:		ا-مشکل ہو گا۔ ب-یا غیر مُشکل۔
١٢	خنثیٰ مشکل کے وارث بننے کی کیفیت:		ورثا اور خنثیٰ کے ساتھ (اضر) کا معاملہ کیا جائے گا۔
١٣	خنثیٰ غیر مشکل کے وارث بننے کی کیفیت:		اسے آدھا حصہ لڑکا مان کر اور آدھا حصہ لڑکی مان کر دیا جائے گا۔
١٤	خنثیٰ کے وارث بننے کی کیفیت اس صورت میں جب یہ گمان ہو کہ اس کی حالت واضح ہو جائے گی:		اس کی جو حالت واضح ہو گی اسی اعتبار سے اس کو میراث دیا جائے گا۔

۞ حمل کا مُورِّث -یعنی: جس کی وجہ سے حمل وارث بنتا ہے- اور وہ ہے: □ میّت۔ □ حمل کا والد۔

۞ حمل کی اقل مدت وہ ہے جو مورث کی موت کے چھ مہینے کے اندر ہو: [□ صحیح □ غلط]۔

- استھلال کہتے ہیں:☐ آواز بلند کرنے کو۔☐ آواز پست کرنے کو۔
- اگر ورثا مطالبہ کرتے ہوئے کہیں کہ:ہم میراث کی تقسیم چاہتے ہیں اور مولود ابھی ماں کے بطن میں ہی ہو تو:☐ ان کی بات مان کر میراث کی تقسیم کر دی جائے گی۔☐ ان کی بات نہیں مانی جائے گی لہذا میراث کی تقسیم نہیں ہو گی۔
- وارثین کے ساتھ ''اضر''کا معاملہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کچھ وارثین اگر: ☐ ایک حالت میں وارث بن رہے ہوں اور دوسری حالت میں نہیں بن رہے ہوں تو: انہیں کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔☐ ایک حالت میں زیادہ اور ایک حالت میں کم کے وارث بن رہے ہوں تو کم دیا جائے گا۔☐ اگر دونوں حالتوں میں ایک جیسا ہی حصہ پا رہے ہوں تو اس کا مکمل حصہ اسے دیا جائے گا۔☐ سبھی۔
- حمل، مفقود، خنثیٰ مشکل، غرقیٰ اور ھدمیٰ میں میراث کی تقسیم ہو گی:☐ تخمینہ لگا کر۔☐ احتیاط پر عمل کرتے ہوئے۔
- مفقود اصطلاح میں کہتے ہیں:☐ یہ فقد سے ماخوذ ہے یعنی اس کا معدوم ہونا۔☐ یہ انقطاع سے ماخوذ ہے یعنی اس کا کوئی پتہ نہ ہو کہ کہاں ہے، پھر زندہ ہے بھی یا نہیں۔
- مفقود کے انتظار کی مدت:☐ حاکم کے تخمینہ اور اس کے اجتہاد پر موقوف ہے۔☐ اس میں تخمینہ لگانا ضروری ہے۔
- مفقود کے مال کی انتظار کی مدت: ☐ اسے روک کر رکھا جائے گا یہاں تک کہ اس کی حالت واضح ہو جائے، اور اس میں کوئی تصرف نہیں کیا جائے گا۔ ☐ انتظار کی مدت کے دوران اندازہ لگایا جائے گا کہ اس کی وفات ہو چکی ہے، اور اس کا مال صرف زندہ لوگوں میں ہی تقسیم کیا جائے گا۔

تمَّ الكتاب بحمد الله،

وصلَّى الله وسلَّم على نبيِّنا محمَّدٍ،

وعلى آله، وصحبه، ومن تبعهم بإحسانٍ

إلى يوم الدِّين.

منظومة:

«بُغْيَةِ الْبَاحِثِ عَنْ جُمَلِ الْمَوَارِثِ»

المشهورة بـ: «الرَّحَبِيَّة»

لمؤلِّفها:

محمَّد بن عليِّ ابن المُتَقِّنة الرَّحْبِيِّ الشَّافعيِّ $

[توفِّي سنة ٥٧٧ هـ]

﷽

وَبِهِ أَسْتَعِينُ

هَذِهِ قَصِيدَةٌ فِي الْفَرَائضِ عَلَى مَذْهَبِ الْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ الله مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيِّ الْمُطَّلِبِيِّ -ﭬ وَأَرْضَاهُ فِي الْجَنَّةِ آمِينَ- نَظَمْتُهَا فِيمَا لَابُدَّ مِنْهُ مِنْ عِلْمِ الْمَوَارِيثِ؛ رَغْبَةً فِي تَسْهِيلِهِ وَتَيْسِيرِهِ لِمُلْتَمِسِهِ، رَاجِيًا مِنَ الله الْكَرِيمِ الْمَعُونَةَ، وَحُسْنَ الْمَثُوبَةِ، وَنَفْعَ الطَّالِبِ، وَهُوَ گ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهِ بِهِ وَرَجَائِهِ.

أَوَّلُ مَا نَسْتَفْتِحُ الْمَقَالَا ... بِذِكْرِ حَمْدِ رَبِّنَا تَعَالَى
فَالْحَمْدُ للهِ عَلَى مَا أَنْعَمَا ... حَمْدًا بِهِ يَجْلُو عَنِ الْقَلْبِ الْعَمَى
ثُمَّ الصَّلَاةُ بَعْدُ وَالسَّلَامُ ... عَلَى نَبِيٍّ دِينُهُ الْإِسْلَامُ
مُحَمَّدٍ خَاتِمِ رُسْلِ رَبِّهِ ... وَآلِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَصَحْبِهِ
وَنَسْأَلُ اللهَ لَنَا الْإِعَانَةْ ... فِيمَا تَوَخَّيْنَا مِنَ الْإِبَانَةْ
عَنْ مَذْهَبِ الْإِمَامِ زَيْدِ الْفَرَضِي ... إِذْ كَانَ ذَاكَ مِنْ أَهَمِّ الْغَرَضِ
عِلْمًا بِأَنَّ الْعِلْمَ خَيْرُ مَا سُعِي ... فِيهِ وَأَوْلَى مَا لَهُ الْعَبْدُ دُعِي
وَأَنَّ هَذَا الْعِلْمَ مَخْصُوصٌ بِمَا ... قَدْ شَاعَ فِيهِ عِنْدَ كُلِّ الْعُلَمَا
بِأَنَّهُ أَوَّلُ عِلْمٍ يُفْقَدُ ... فِي الْأَرْضِ حَتَّى لَا يَكَادُ يُوجَدُ
وَأَنَّ زَيْدًا خُصَّ لَا مَحَالَةْ ... بِمَا حَبَاهُ خَاتَمُ الرِّسَالَةْ
مِنْ قَوْلِهِ فِي فَضْلِهِ مُنَبِّهَا ... أَفْرَضُكُمْ زَيْدٌ وَنَاهِيكَ بِهَا
فَكَانَ أَوْلَى بِاتِّبَاعِ التَّابِعِي ... لَا سِيَّمَا وَقَدْ نَحَاهُ الشَّافِعِي
فَهَاكَ فِيهِ الْقَوْلَ عَنْ إِيجَازِ ... مُبَرَّأً عَنْ وَصْمَةِ الْأَلْغَازِ

أَسْبَابُ المِيرَاثِ

أَسْبَابُ مِيرَاثِ الْوَرَى ثَلَاثَةْ ... كُلٌّ يُفِيدُ رَبَّهُ الْوِرَاثَةْ
وَهْيَ نِكَاحٌ وَوَلَاءٌ وَنَسَبْ ... مَا بَعْدَهُنَّ لِلْمَوَارِيثِ سَبَبْ

مَوَانعُ الإرْثِ

وَيَمْنَعُ الشَّخْصَ مِنَ الْمِيرَاثِ ... وَاحِدَةٌ مِنْ عِلَلٍ ثَلَاثِ

رِقٌّ وَقَتْلٌ وَاخْتِلَافُ دِينِ ... فَافْهَمْ فَلَيْسَ الشَّكُّ كَالْيَقِينِ

الوَارِثُونَ مِنَ الرِّجَالِ

وَالْوَارِثُونَ [مِنَ] الرِّجَالِ عَشَرَهْ ... أَسْمَاؤُهُمْ مَعْرُوفَةٌ مُشْتَهِرَهْ

الِابْنُ وابْنُ الِابْنِ مَهْمَا نَزَلَا ... والْأَبُ والْجَدُّ لَهُ وَإِنْ عَلَا

والْأَخُ مِنْ أَيِّ الْجِهَاتِ كَانَا ... قَدْ أَنْزَلَ اللهُ بِهِ الْقُرْآنَا

وَابْنُ الْأَخِ الْمُدْلِي إِلَيْهِ بِالْأَبِ ... فَاسْمَعْ مَقَالًا لَيْسَ بِالْمُكَذَّبِ

وَالْعَمُّ وَابْنُ الْعَمِّ مِنْ أَبِيهِ ... فَاشْكُرْ لِذِي الْإِيجَازِ وَالتَّنْبِيهِ

وَالزَّوْجُ وَالْمُعْتِقُ ذُو الْوَلَاءِ ... فَجُمْلَةُ الْمَذْكُورِ هَؤُلَاءِ

الْوَارِثَاتُ مِنَ النِّساءِ

وَالْوَارِثَاتُ [مِنَ] النِّسَاءِ سَبْعُ ... لَمْ يُعْطِ أُنْثَى غَيْرَهُنَّ الشَّرْعُ

بِنْتٌ وَبِنْتُ ابْنٍ وَأُمٌّ مُشْفِقَهْ ... وَزَوْجَةٌ وَجَدَّةٌ وَمُعْتِقَهْ

وَالْأُخْتُ مِنْ أَيِّ الْجِهَاتِ كَانَتْ ... فَهَذِهِ عِدَّتُهُنَّ بَانَتْ

أَنْوَاعُ الْفُرُوضِ الْمُقَدَّرَةِ فِي كِتَابِ الله تعَالى

وَاعْلَمْ بِأَنَّ الْإِرْثَ نَوْعَانِ هُمَا ... فَرْضٌ وَتَعْصِيبٌ عَلَى مَا قُسِمَا

فَالْفَرْضُ فِي نَصِّ الْكِتَابِ سِتَّهْ ... لَا فَرْضَ فِي الْإِرْثِ سِوَاهَا الْبَتَّهْ

نِصْفٌ وَرُبْعٌ ثُمَّ نِصْفُ الرُّبْعِ ... وَالثُّلْثُ وَالسُّدْسُ بِنَصِّ الشَّرْعِ

وَالثُّلُثَانِ وَهُمَا التَّمَامُ ... فَاحْفَظْ فَكُلُّ حَافِظٍ إِمَامُ

أَصْحَابُ النِّصْفِ

فَالنِّصْفُ فَرْضُ خَمْسَةٍ أَفْرَادِ ... الزَّوْجُ وَالْأُنْثَى مِنَ الْأَوْلَادِ

وَبِنْتُ الِابْنِ عِنْدَ فَقْدِ الْبِنْتِ ... وَالْأُخْتُ فِي مَذْهَبِ كُلِّ مُفْتِي

وَبَعْدَهَا الْأُخْتُ الَّتِي مِنَ الْأَبِ ... عِنْدَ انْفِرَادِهِنَّ عَنْ مُعَصِّبِ

أَصْحَابُ الرُّبُعِ

وَالرُّبْعُ فَرْضُ الزَّوْجِ إِنْ كَانَ مَعَهْ ... مِنْ وَلَدِ الزَّوْجَةِ مَنْ قَدْ مَنَعَهْ
وَهْوَ لِكُلِّ زَوْجَةٍ أَوْ أَكْثَرَا ... مَعْ عَدَمِ الْأَوْلَادِ فِيمَا قُدِّرَا
وَذِكْرُ أَوْلَادِ الْبَنِينَ يُعْتَمَدْ ... حَيْثُ اعْتَمَدْنَا الْقَوْلَ فِي ذِكْرِ الْوَلَدْ

أَصْحَابُ الثُّمُنِ

وَالثُّمْنُ لِلزَّوْجَةِ والزَّوْجَاتِ ... مَعَ الْبَنِينَ أَوْ مَعَ الْبَنَاتِ
أَوْ مَعَ أَوْلَادِ الْبَنِينَ فَاعْلَمِ ... وَلَا تَظُنَّ الْجَمْعَ شَرْطًا فَافْهَمِ

أَصْحَابُ الثُّلُثَيْنِ

وَالثُّلُثَانِ لِلْبَنَاتِ جَمْعَا ... مَا زَادَ عَنْ وَاحِدَةٍ فَسَمْعَا
وَهْوَ كَذَاكَ لِبَنَاتِ الِابْنِ ... فَافْهَمْ مَقَالِي فَهْمَ صَافِي الذِّهْنِ
وَهْوَ لِلُاخْتَيْنِ فَمَا يَزِيدُ ... قَضَى بِهِ الْأَحْرَارُ وَالْعَبِيدُ
هَذَا إِذَا كُنَّ لِأُمٍّ وَأَبِ ... أَوْ لِأَبٍ فَاعْمَلْ بِهَذَا تُصِبِ

أَصْحَابُ الثُّلُثِ

وَالثُّلْثُ فَرْضُ الْأُمِّ حَيْثُ لَا وَلَدْ ... وَلَا مِنَ الْإِخْوَةِ جَمْعٌ ذُو عَدَدْ
كَاثْنَيْنِ أَوْ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثِ ... حُكْمُ الذُّكُورِ فِيهِ كَالْإِنَاثِ
وَلَا ابْنُ ابْنٍ مَعَهَا أَوْ بِنْتُهُ ... فَفَرْضُهَا الثُّلْثُ كَمَا بَيَّنْتُهُ
وَإِنْ يَكُنْ زَوْجٌ وَأُمٌّ وَأَبُ ... فَثُلُثُ الْبَاقِي لَهَا مُرَتَّبُ
وَهَكَذَا مَعْ زَوْجَةٍ فَصَاعِدَا ... فَلَا تَكُنْ عَنِ الْعُلُومِ قَاعِدَا
وَهْوَ لِاثْنَيْنِ أَوِ اثْنَتَيْنِ ... مِنْ وَلَدِ الْأُمِّ بِغَيْرِ مَيْنِ
وَهَكَذَا إِنْ كَثُرُوا أَوْ زَادُوا ... فَمَا لَهُمْ فِيمَا سِوَاهُ زَادُ
وَيَسْتَوِي الْإِنَاثُ وَالذُّكُورُ ... فِيهِ كَمَا قَدْ أَوْضَحَ الْمَسْطُورُ

أَصْحَابُ السُّدُسِ

وَالسُّدْسُ فَرْضُ سَبْعَةٍ مِنَ الْعَدَدْ ... أَبٍ وَأُمٍّ ثُمَّ بِنْتُ ابْنٍ وَجَدْ
وَالْأُخْتِ بِنْتِ الْأَبِ ثُمَّ الْجَدَّهْ ... وَوَلَدُ الْأُمِّ تَمَامُ الْعِدَّهْ
فَالْأَبُ يَسْتَحِقُّهُ مَعَ الْوَلَدْ ... وَهَكَذَا الْأُمُّ بِتَنْزِيلِ الصَّمَدْ
وَهَكَذَا مَعْ وَلَدِ الِابْنِ الَّذِي ... مَا زَالَ يَقْفُو إِثْرَهُ وَيَحْتَذِي
وَهْوَ لَهَا أَيْضًا مَعَ الْإِثْنَيْنِ ... مِنْ إِخْوَةِ الْمَيْتِ فَقِسْ هَذَيْنِ
وَالْجَدُّ مِثْلُ الْأَبِ عِنْدَ فَقْدِهِ ... فِي حَوْزِ مَا يُصِيبُهُ وَمَدِّهِ
إِلَّا إِذَا كَانَ هُنَاكَ إِخْوَهْ ... لِكَوْنِهِمْ فِي الْقُرْبِ وَهْوَ أُسْوَهْ
أَوْ أَبَوَانِ مَعْهُمَا زَوْجٌ وَرِثْ ... فَالْأُمُّ لِلثُّلْثِ مَعَ الْجَدِّ تَرِثْ
وَهَكَذَا لَيْسَ شَبِيهًا بِالْأَبِ ... فِي زَوْجَةِ الْمَيْتِ وَأُمٍّ وَأَبِ
وَحُكْمُهُ وَحُكْمُهُمْ سَيَاتِي ... مُكَمَّلَ الْبَيَانِ فِي الْحَالَاتِ
وَبِنْتُ الِابْنِ تَأْخُذُ السُّدْسَ إِذَا ... كَانَتْ مَعَ الْبِنْتِ مِثَالًا يُحْتَذَى
وَهَكَذَا الْأُخْتُ مَعَ الْأُخْتِ الَّتِي ... بِالْأَبَوَيْنِ يَا أُخَيَّ أَدْلَتِ
وَالسُّدْسُ فَرْضُ جَدَّةٍ فِي النَّسَبِ ... وَاحِدَةً كَانَتْ لِأُمٍّ أَوْ أَبِ
وَوَلَدُ الْأُمِّ يَنَالُ السُّدْسَا ... وَالشَّرْطُ فِي إِفْرَادِهِ لَا يُنْسَى

[مِيرَاثُ الْجَدَّاتِ]

وَإِنْ تَسَاوَى نَسَبُ الْجَدَّاتِ ... وَكُنَّ كُلُّهُنَّ وَارِثَاتِ
فَالسُّدْسُ بَيْنَهُنَّ بِالسَّوِيَّهْ ... فِي الْقِسْمَةِ الْعَادِلَةِ الشَّرْعِيَّهْ
وَإِنْ تَكُنْ قُرْبَى لِأُمٍّ حَجَبَتْ ... أُمَّ أَبٍ بُعْدَى وَسُدْسًا سَلَبَتْ
وَإِنْ تَكُنْ بِالْعَكْسِ فَالْقَوْلَانِ ... فِي كُتْبِ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْصُوصَانِ
لَا تَسْقُطُ الْبُعْدَى عَلَى الصَّحِيحِ ... وَاتَّفَقَ الْجُلُّ عَلَى التَّصْحِيحِ
وَكُلُّ مَنْ أَدْلَتْ بِغَيْرِ وَارِثِ ... فَمَا لَهَا حَظٌّ مِنَ الْمَوَارِثِ
وَتَسْقُطُ الْبُعْدَى بِذَاتِ الْقُرْبِ ... فِي الْمَذْهَبِ الْأَوْلَى فَقُلْ لِي حَسْبِي

وَقَدْ تَنَاهَتْ قِسْمَةُ الْفُرُوضِ ... مِنْ غَيْرِ إِشْكَالٍ وَلَا غُمُوضِ

التَّعْصِيبُ

وَحُقَّ أَنْ نَشْرَعَ فِي التَّعْصِيبِ ... بِكُلِّ قَوْلٍ مُوجَزٍ مُصِيبِ
فَكُلُّ مَنْ أَحْرَزَ كُلَّ الْمَالِ ... مِنَ الْقَرَابَاتِ أَوِ الْمَوَالِي
أَوْ كَانَ مَا يَفْضُلُ بَعْدَ الْفَرْضِ لَهْ ... فَهْوَ أَخُو الْعُصُوبَةِ الْمُفَضَّلَهْ
كَالْأَبِ وَالْجَدِّ وَجَدِّ الْجَدِّ ... وَالِابْنِ عِنْدَ قُرْبِهِ وَالْبُعْدِ
وَالْأَخِ وَابْنِ الْأَخِ وَالْأَعْمَامِ ... وَالسَّيِّدِ الْمُعْتِقِ ذِي الْإِنْعَامِ
وَهَكَذَا بَنُوهُمُ جَمِيعَا ... فَكُنْ لِمَا أَذْكُرُهُ سَمِيعَا
وَمَا لِذِي الْبُعْدَى مَعَ الْقَرِيبِ ... فِي الْإِرْثِ مِنْ حَظٍّ وَلَا نَصِيبِ
وَالْأَخُ وَالْعَمُّ لِأُمٍّ وأَبِ ... أَوْلَى مِنَ الْمُدْلِي بِشَطْرِ النَّسَبِ
وَالِابْنُ وَالْأَخُ مَعَ الْإِنَاثِ ... يُعَصِّبَانِهِنَّ فِي الْمِيرَاثِ
وَالْأَخَوَاتُ إِنْ تَكُنْ بَنَاتُ ... فَهُنَّ مَعْهُنَّ مُعَصَّبَاتُ
وَلَيْسَ فِي النِّسَاءِ طُرًّا عَصَبَهْ ... إِلاَّ الَّتِي مَنَّتْ بِعِتْقِ الرَّقَبَهْ

الْحَجْبُ

وَالْجَدُّ مَحْجُوبٌ عَنِ الْمِيرَاثِ ... بِالْأَبِ فِي أَحْوَالِهِ الثَّلَاثِ
وَتَسْقُطُ الْجَدَّاتُ مِنْ كُلِّ جِهَهْ ... بِالْأُمِّ فَافْهَمْهُ وَقِسْ مَا أَشْبَهَهْ
وَهَكَذَا ابْنُ الِابْنِ بِالِابْنِ فَلَا ... تَبْغِ عَنِ الْحُكْمِ الصَّحِيحِ مَعْدِلَا
وَتَسْقُطُ الْإِخْوَةُ بِالْبَنِينَا ... وَبِالْأَبِ الْأَدْنَى كَمَا رُوِينَا
أَوْ بِبَنِي الْبَنِينَ كَيْفَ كَانُوا ... سِيَّانَ فِيهِ الْجَمْعُ وَالْوُحْدَانُ
وَيَفْضُلُ ابْنُ الْأُمِّ بِالْإِسْقَاطِ ... بِالْجَدِّ فَافْهَمْهُ عَلَى احْتِيَاطِ
وَبِالْبَنَاتِ وَبَنَاتِ الْإِبْنِ ... جَمْعًا وَوِحْدَانًا فَقُلْ لِي زِدْنِي
ثُمَّ بَنَاتُ الْإِبْنِ يَسْقُطْنَ مَتَى ... حَازَ الْبَنَاتُ الثُّلُثَيْنِ يَا فَتَى
إِلاَّ إِذَا عَصَّبَهُنَّ الذَّكَرُ ... مِنْ وَلَدِ الِابْنِ عَلَى مَا ذَكَرُوا

وَمِثْلُهُنَّ الْأَخَوَاتُ اللَّاتِي ... يُدْلِينَ بِالْقُرْبِ مِنَ الْجِهَاتِ
إِذَا أَخَذْنَ فَرْضَهُنَّ وَافِيَا ... أَسْقَطْنَ أَوْلَادَ الْأَبِ الْبَوَاكِيَا
وَإِنْ يَكُنْ أَخٌ لَهُنَّ حَاضِرَا ... عَصَّبَهُنَّ بَاطِنًا وَظَاهِرَا
وَلَيْسَ إِبْنُ الْأَخِ بِالْمُعَصِّبِ ... مَنْ مِثْلُهُ أَوْ فَوْقَهُ فِي النَّسَبِ

الْمُشَرَّكَةُ

وَإِنْ تَجِدْ زَوْجًا وَأُمًّا وَرِثَا ... وَإِخْوَةً لِلْأُمِّ حَازُوا الثُّلُثَا
وَإِخْوَةً أَيْضًا لِأُمٍّ وَأَبِ ... واسْتَغْرَقَ الْمَالُ بِفَرْضِ النُّصُبِ
فَاجْعَلْهُمُ كُلَّهُمُ لِأُمِّ ... وَاجْعَلْ أَبَاهُمْ حَجَرًا فِي الْيَمِّ
وَاقْسِمْ عَلَى الْإِخْوَةِ ثُلْثَ التَّرِكَهْ ... فَهَذِهِ «الْمَسْأَلَةُ الْمُشَرَّكَهْ»

الْجَدُّ وَالإِخْوَةُ

وَنَبْتَدِي الْآنَ بِمَا أَرَدْنَا ... فِي الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ إِذْ وَعَدْنَا
فَأَلْقِ نَحْوَ مَا أَقُولُ السَّمْعَا ... وَاجْمَعْ حَوَاشِي الْكَلِمَاتِ جَمْعَا
وَاعْلَمْ بِأَنَّ الْجَدَّ ذُو أَحْوَالِ ... أُنْبِيكَ عَنْهُنَّ عَلَى التَّوَالِي
يُقَاسِمُ الْإِخْوَةَ فِيهِنَّ إِذَا ... لَمْ يَعُدِ الْقَسْمُ عَلَيْهِ بِالْأَذَى
فَتَارَةً يَأْخُذُ ثُلْثًا كَامِلَا ... إِنْ كَانَ بِالْقِسْمَةِ عَنْهُ نَازِلَا
إِنْ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ ذُو سِهَامِ ... فَاقْنَعْ بِإِيضَاحِي عَنِ اسْتِفْهَامِ
وَتَارَةً يَأْخُذُ ثُلْثَ الْبَاقِي ... بَعْدَ ذَوِي الْفُرُوضِ وَالْأَرْزَاقِ
هَذَا إِذَا مَا كَانَتِ الْمُقَاسَمَهْ ... تَنْقُصُهُ عَنْ ذَاكَ بِالْمُزَاحَمَهْ
وَتَارَةً يَأْخُذُ سُدْسَ الْمَالِ ... وَلَيْسَ عَنْهُ نَازِلًا بِحَالِ
وَهْوَ مَعَ الْإِنَاثِ عِنْدَ الْقَسْمِ ... مِثْلُ أَخٍ فِي سَهْمِهِ وَالْحُكْمِ
إِلَّا مَعَ الْأُمِّ فَلَا يَحْجُبُهَا ... بَلْ ثُلُثُ الْمَالِ لَهَا يَصْحَبُهَا
واحْسُبْ بَنِي الْأَبِ لَدَى الْأَعْدَادِ ... وَارْفُضْ بَنِي الْأُمِّ مَعَ الْأَجْدَادِ
وَاحْكُمْ عَلَى الْإِخْوَةِ بَعْدَ الْعَدِّ ... حُكْمُكَ فِيهِمْ عِنْدَ فَقْدِ الْجَدِّ

وَاسْقِطْ بَنِي الْإِخْوَةِ بِالْأَجْدَادِ   حُكْمًا بِعَدْلٍ ظَاهِرِ الْإِرْشَادِ

الأَكْدَرِيَّةُ

والْأُخْتُ لَا فَرْضَ مَعَ الجَدِّ لَهَا   فِيمَا عَدَا مَسْأَلَةٍ كَمَّلَهَا
زَوْجٌ وَأُمٌّ وَهُمَا تَمَامُهَا   فَاعْلَمْ فَخَيْرُ أُمَّةٍ عَلَّامُهَا
تُعْرَفُ يَا صَاحِ بِـ«الْأَكْدَرِيَّهْ»   وَهْيَ بِأَنْ تَعْرِفَهَا حَرِيَّهْ
فَيُفْرَضُ النِّصْفُ لَهَا والسُّدْسُ لَهْ   حَتَّى تَعُولَ بِالْفُرُوضِ الْمُجْمَلَهْ
ثُمَّ يَعُودَانِ إِلَى الْمُقَاسَمَهْ   كَمَا مَضَى فَاحْفَظْهُ وَاشْكُرْ نَاظِمَهْ

الْحِسَابُ وَالْعَوْلُ

وَإِنْ تُرِدْ مَعْرِفَةَ الْحِسَابِ   لِتَهْتَدِي فِيهِ إِلَى الصَّوَابِ
وَتَعْرِفَ الْقِسْمَةَ وَالتَّفْصِيلَا   وَتَعْلَمَ التَّصْحِيحَ وَالتَّأْصِيلَا
فَاسْتَخْرِجِ الْأُصُولَ فِي الْمَسَائِلِ   وَلَا تَكُنْ عَنْ حِفْظِهَا بِذَاهِلِ
فَإِنَّهُنَّ سَبْعَةٌ أُصُولُ   ثَلَاثَةٌ مِنْهُنَّ قَدْ تَعُولُ
وَبَعْدَهَا أَرْبَعَةٌ تَمَامُ   لَا عَوْلَ يَعْرُوهَا وَلَا انْثِلَامُ
فَالسُّدْسُ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ يُرَى   وَالثُّلْثُ وَالرُّبْعُ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَا
والثُّمْنُ إِنْ ضُمَّ إِلَيْهِ السُّدْسُ   فَأَصْلُهُ الصَّادِقُ فِيهِ الْحَدْسُ
أَرْبَعَةٌ يَتْبَعُهَا عِشْرُونَا   يَعْرِفُهَا الْحُسَّابُ أَجْمَعُونَا
فَهَذِهِ الثَّلَاثَةُ الْأُصُولُ   إِنْ كَثُرَتْ فُرُوضُهَا تَعُولُ
فَتَبْلُغُ السِّتَّةُ عِقْدَ الْعَشَرَهْ   فِي صُورَةٍ مَعْرُوفَةٍ مُشْتَهِرَهْ
وَتَلْحَقُ الَّتِي تَلِيهَا فِي الْأَثَرْ   فِي الْعَوْلِ أَفْرَادًا إِلَى سَبْعَ عَشَرْ
وَالْعَدَدُ الثَّالِثُ قَدْ يَعُولُ   بِثُمْنِهِ فَاعْمَلْ بِمَا أَقُولُ
وَالنِّصْفُ وَالْبَاقِي أَوِ النِّصْفَانِ   أَصْلُهُمَا فِي حُكْمِهِمْ إِثْنَانِ
وَالثُّلْثُ مِنْ ثَلَاثَةٍ يَكُونُ   وَالرُّبْعُ مِنْ أَرْبَعَةٍ مَسْنُونُ
وَالثُّمْنُ إِنْ كَانَ فَمِنْ ثَمَانِيَهْ   فَهَذِهِ هِيَ الْأُصُولُ الثَّانِيَهْ

لَا يَــدْخُلُ الْعَــوْلُ عَلَيْهَــا فَــاعْلَمِ ... ثُــمَّ اسْــلُكِ التَّصْــحِيحَ فِيهَــا وَاقْسِــمِ

[تَصْحِيحُ الْمَسَائِلِ]

وَإِنْ تَكُــنْ مِــنْ أَصْــلِهَا تَصِــحُّ ... فَــتَرْكُ تَطْوِيــلِ الْحِسَــابِ رِبْــحُ

فَــأَعْطِ كُــلًّا سَــهْمَهُ مِــنْ أَصْــلِهَا ... مُكَمَّــلًا أَوْ عَــائِلًا مِــنْ عَوْلِهَــا

وَإِنْ تَــرَ السِّــهَامَ لَيْسَــتْ تَنْقَسِــمْ ... عَــلَى ذَوِي الْمِــيرَاثِ فَــاتْبَعْ مَــا رُسِــمْ

وَاطْلُــبْ طَرِيــقَ الِاخْتِصَــارِ فِي الْعَمَــلْ ... بِــالْوَفْقِ وَالضَّــرْبِ يُجَانِبْــكَ الزَّلَــلْ

وَارْدُدْ إِلَى الْوَفْــقِ الَّــذِي يُوَافِــقُ ... وَاضْرِبْــهُ فِي الْأَصْــلِ فَأَنْــتَ الْحَــاذِقُ

إِنْ كَــانَ جِنْسًــا وَاحِــدًا أَوْ أَكْثَــرَا ... فَــاتْبَعْ سَــبِيلَ الْحَــقِّ وَاطْــرَحِ الْمِــرَا

وَإِنْ تَــرَ الْكَسْــرَ عَــلَى أَجْنَــاسِ ... فَإِنَّهَــا فِي الْحُكْــمِ عِنْــدَ النَّــاسِ

تُحْصَــرُ فِي أَرْبَعَــةٍ أَقْسَــامِ ... يَعْرِفُهَــا الْمَــاهِرُ فِي الْأَحْكَــامِ

مُمَاثِــلٌ مِــنْ بَعْــدِهِ مُنَاسِــبُ ... وَبَعْــدَهُ الْمُوَافِــقُ الْمُصَــاحِبُ

وَالرَّابِــعُ الْمُبَــايِنُ الْمُخَــالِفُ ... يُنْبِيــكَ عَــنْ تَفْصِــيلِهِنَّ الْعَــارِفُ

فَخُــذْ مِــنَ الْمُمَاثِلَــيْنِ وَاحِــدَا ... وَخُــذْ مِــنَ الْمُنَاسِــبَيْنِ الزَّائِــدَا

وَاضْرِبْ جَمِيــعَ الْوَفْــقِ فِي الْمُوَافِــقِ ... وَاسْــلُكْ بِــذَاكَ أَنْهَــجَ الطَّرَائِــقِ

وَخُــذْ جَمِيــعَ الْعَــدَدِ الْمُبَــايِنِ ... وَاضْرِبْــهُ فِي الثَّــانِي وَلَا تُــدَاهِنِ

فَــذَاكَ جُــزْءُ السَّــهْمِ فَاحْفَظَنْــهُ ... وَاحْــذَرْ هُــدِيتَ أَنْ تَضِــلَّ عَنْــهُ

وَاضْرِبْــهُ فِي الْأَصْــلِ الَّــذِي تَأَصَّــلَا ... وَأَحْــصِ مَــا انْضَــمَّ وَمَــا تَحَصَّــلَا

وَاقْسِــمْهُ فَالْقَسْــمُ إِذًا صَــحِيحُ ... يَعْرِفُــهُ الْأَعْجَــمُ وَالْفَصِــيحُ

فَهَــذِهِ مِــنَ الْحِسَــابِ جُمَــلُ ... يَــأْتِي عَــلَى مِثَــالِهِنَّ الْعَمَــلُ

مِــنْ غَــيْرِ تَطْوِيــلٍ وَلَا اعْتِسَــافِ ... فَــاقْنَعْ بِــمَا بُــيِّنَ فَهْــوَ كَــافِ

الْمُنَاسَخَاتُ

وَإِنْ يَمُــتْ آخَــرُ قَبْــلَ الْقِسْــمَهْ ... فَصَــحِّحِ الْحِسَــابَ وَاعْــرِفْ سَــهْمَهْ

وَاجْعَــلْ لَــهُ مَسْــأَلَةً أُخْــرَى كَــمَا ... قَــدْ بُــيِّنَ التَّفْصِــيلُ فِــيمَا قُــدِّمَا

وَإِنْ تَكُنْ لَيْسَتْ عَلَيْهَا تَنْقَسِمْ ... فَارْجِعْ إِلَى الْوَفْقِ بِهَذَا قَدْ حُكِمْ
وَانْظُرْ فَإِنْ وَافَقَتِ السِّهَامَا ... فَخُذْ هُدِيتَ وَفْقَهَا تَمَامَا
وَاضْرِبْهُ أَوْ جَمِيعَهَا فِي السَّابِقَهْ ... إِنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَهُمَا مُوَافَقَهْ
وَكُلُّ سَهْمٍ فِي جَمِيعِ الثَّانِيَهْ ... يُضْرَبُ أَوْ فِي وَفْقِهَا عَلَانِيَهْ
وَأَسْهُمُ الْأُخْرَى فَفِي السِّهَامِ ... تُضْرَبُ أَوْ فِي وَفْقِهَا تَمَامِ
فَهَذِهِ طَرِيقَةُ الْمُنَاسَخَهْ ... فَارْقَ بِهَا رُتْبَةَ فَضْلٍ شَامِخَهْ

الْخُنْثَى الْمُشْكِلُ وَالْمَفْقُودُ وَالْحَمْلُ

وَإِنْ يَكُنْ فِي مُسْتَحِقِّ الْمَالِ ... خُنْثَى صَحِيحٌ بَيِّنُ الْإِشْكَالِ
فَاقْسِمْ عَلَى الْأَقَلِّ وَالْيَقِينِ ... تَحْظَ بِحَقِّ الْقِسْمَةِ الْمُبِينِ
وَاحْكُمْ عَلَى الْمَفْقُودِ حُكْمَ الْخُنْثَى ... إِنْ ذَكَرًا يَكُونُ أَوْ هُوَ أُنْثَى
وَهَكَذَا حُكْمُ ذَوَاتِ الْحَمْلِ ... فَابْنِ عَلَى الْيَقِينِ وَالْأَقَلِّ

الْهَدْمَى وَالْغَرْقَى وَنَحْوُهُمْ

وَإِنْ يَمُتْ قَوْمٌ بِهَدْمٍ أَوْ غَرَقْ ... أَوْ حَادِثٍ عَمَّ الْجَمِيعَ كَالْحَرَقْ
وَلَمْ يَكُنْ يُعْلَمُ حَالُ السَّابِقِ ... فَلَا تُوَرِّثْ زَاهِقًا مِنْ زَاهِقِ
وَعُدَّهُمْ كَأَنَّهُمْ أَجَانِبُ ... فَهَكَذَا الْقَوْلُ السَّدِيدُ الصَّائِبُ

[خَاتِمَةٌ]

وَقَدْ أَتَى الْقَوْلُ عَلَى مَا شِئْنَا ... مِنْ قِسْمَةِ الْمِيرَاثِ إِذْ بَيَّنَّا
عَلَى طَرِيقِ الرَّمْزِ وَالْإِشَارَهْ ... مُلَخَّصًا بِأَوْجَزِ الْعِبَارَهْ
فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى التَّمَامِ ... حَمْدًا كَثِيرًا تَمَّ فِي الدَّوَامِ
أَسْأَلُهُ الْعَفْوَ عَنِ التَّقْصِيرِ ... وَخَيْرَ مَا نَأْمُلُ فِي الْمَصِيرِ
وَغَفْرَ مَا كَانَ مِنَ الذُّنُوبِ ... وَسَتْرَ مَا شَانَ مِنَ الْعُيُوبِ
وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ ... عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى الْكَرِيمِ
مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْأَنَامِ الْعَاقِبِ ... وَآلِهِ الْغُرِّ ذَوِي الْمَنَاقِبِ

وَصَحْبِهِ الْأَمَاجِدِ الْأَبْرَارِ   الصَّفْوَةِ الْأَكَابِرِ الْأَخْيَارِ

تكملة الشَّيخ:

عبد الله بن صالحٍ الخُليفيِّ النَّجديِّ الحنبليِّ $

[توفِّي سنة ١٣٨١هـ]

بَابُ الرَّدِّ

إِنْ أَبْقَتِ الْفُرُوضُ بَعْضَ التَّرِكَهْ   وَلَيْسَ ثَمَّ عَاصِبٌ قَدْ مَلَكَهْ

فَرَدُّهُ لِمَنْ سِوَى الزَّوْجَيْنِ   مِنْ كُلِّ ذِي فَرْضٍ بِغَيْرِ مَيْنِ

وَأَعْطِهِمْ مِنْ عَدَدِ السِّهَامِ   مِنْ أَصْلِ سِتَّةٍ عَلَى الدَّوَامِ

إِنْ تَخْتَلِفْ أَجْنَاسُهُمْ وَإِلَّا   فَأَصْلُهُمْ مِنْ رُوسِهِمْ تَجَلَّى

وَاجْعَلْ لَهُمْ مَعْ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ   عَلَى انْفِرَادٍ ذَا وَذَا أَصْلَيْنِ

وَاسْتَعْمِلَنَّ الضَّرْبَ وَالتَّصْحِيحَ إِنْ   تَحْتَاجُهُ كَمَا عَهِدْتَ مِنْ سَنَنْ

بَابُ مِيرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ

إِنْ لَمْ يَكُنْ ذُو فَرْضٍ اوْ مُعَصِّبُ   فَاخْصُصْ ذَوِي الْأَرْحَامِ حُكْمًا أَوْجَبُوا

نَزِّلْهُمُ مَكَانَ مَنْ أَدْلَوْا بِهِ   إِرْثًا وَحَجْبًا هَكَذَا قَالُوا بِهِ

كَبِنْتِ بِنْتٍ حَجَبَتْ بِنْتَ ابْنِ أُمْ   وَعَمَّةٍ قَدْ حَجَبَتْ بِنْتًا لِعَمْ

لَكِنَّمَا الذُّكُورُ فِي الْمِيرَاثِ   عِنْدَ اسْتِوَاءِ الْجِنْسِ كَالْإِنَاثِ

فَاقْبَلْ هُدِيتَ مِنِّي هَذَا النَّظْمَا   وَاحْفَظْ وَقُلْ: يَا رَبِّ زِدْنِي عِلْمَا

منظومة:

«الْقَلَائِدِ الْبُرْهَانِيَّةِ فِي الْفَرَائِضِ»

لمؤلِّفها:

محمَّد بن حجازي بن محمَّد الحلبيِّ البرهانيِّ $

[توفِّي سنة ١٢٠٥هـ]

₵

قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ الْبُرْهَانِي ... حَمْدًا لِرَبِّي مُنْزِلِ الْقُرْآنِ
الْوَاحِدِ الْفَرْدِ الْقَدِيمِ الْوَارِثِ ... وَشَارِعِ الْأَحْكَامِ وَالْمَوَارِثِ
ثُمَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَبَدَا ... عَلَى الرَّسُولِ الْقُرَشِيِّ أَحْمَدَا
وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَعْيَانِ ... وَتَابِعِيهِمْ عَلَى الْإِحْسَانِ
وَبَعْدُ: فَالْعِلْمُ بِذِي الْفَرَائِضِ ... مِنْ أَفْضَلِ الْعِلْمِ بِلَا مُعَارِضِ
إِذْ هُوَ نِصْفُ الْعِلْمِ فِيمَا وَرَدَا ... فِي خَبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ مُسْنَدَا
وَأَنَّهُ: أَوَّلُ مَا سَيُرْفَعُ ... مِنَ الْعُلُومِ فِي الْوَرَى وَيُنْزَعُ
وَفِيهِ لِلصَّحَابَةِ الْأَعْلَامِ: ... مَذَاهِبٌ مَشْهُورَةُ الْأَحْكَامِ
وَمَذْهَبُ الْإِمَامِ «زَيْدٍ» أَجْلَى ... لِذَا بِالِاتِّبَاعِ كَانَ أَوْلَى
لَا سِيَّمَا «وَالشَّافِعِيْ» مُوَافِقُ ... لَهُ وَفِي اجْتِهَادِهِ مُطَابِقُ
وَهَذِهِ «مَنْظُومَةٌ» مُحْتَوِيَهْ ... عَلَى أُصُولِهِ بِهَا مُنْطَوِيَهْ
بَالَغْتُ فِي اخْتِصَارِهَا مُوَضِّحَا ... مُحَرِّرًا أَقْوَالَهَا مُنَقِّحَا
سَمَّيْتُهَا: «الْقَلَائِدُ الْبُرْهَانِيَّهْ» ... لَمَّا غَدَتْ لِطَالِبِيهَا دَانِيَهْ
وَاللهَ أَرْجُو النَّفْعَ لِلْمُشْتَغِلِ ... بِهَا وَأَنْ يُخْلِصَ لِي فِي الْعَمَلِ

مُقَدِّمَةٌ

يُبْدَأُ أَوَّلاً: بِمَا تَعَلَّقَا ... بِعَيْنِ تَرِكَةٍ كَرَهْنٍ وُثِّقَا:
بِهِ وَجَانٍ وَزَكَاةٍ تَلْفَى ... ثُمَّ بِتَجْهِيزٍ يَلِيقُ عُرْفَا
وَلِجِهَازِ الزَّوْجَةِ: الزَّوْجُ يَلِي ... إِنْ مُوسِرًا ثُمَّ بِدَيْنٍ مُرْسَلِ
ثُمَّ وَصِيَّةٍ بِثُلْثٍ فَأَقَلْ ... لِأَجْنَبِيٍّ وَلِإِرْثِ مَا فَضَلْ

بَابُ أَسْبَابِ الإِرْثِ

وَهْيَ ثَلَاثَةٌ: نِكَاحٌ وَنَسَبْ … ثُمَّ وَلَاءٌ لَيْسَ دُونَهَا سَبَبْ

بَابُ مَوَانِعِ الإِرْثِ

وَيَمْنَعُ الْإِرْثَ عَلَى الْيَقِينِ: … رِقٌّ وَقَتْلٌ وَاخْتِلَافُ دِينِ

بَابُ أَرْكَانِ الإِرْثِ

وَوَارِثٌ مُوَرِّثٌ مَوْرُوثُ … أَرْكَانُهُ مَا دُونَهَا تَوْرِيثُ

بَابُ شُرُوطِ الإِرْثِ

وَهْيَ: تَحَقُّقُ وُجُودِ الْوَارِثِ … مَوْتُ الْمُوَرِّثِ اقْتَضَا التَّوَارُثِ

بَابُ مَنْ يَرِثُ مِنَ الذُّكُورِ

الْوَارِثُ: ابْنٌ وَابْنُهُ أَبٌ وَجَدْ … لَهُ وَزَوْجٌ مُطْلَقُ الْأَخِ يُعَدْ
وَالْعَمُّ وَابْنٌ لَهُمَا إِنْ أَدْلَى: … بِالْأَبِّ كُلِّ مِنْهُمُ وَالْمَوْلَى

بَابُ مَنْ يَرِثُ مِنَ الإِنَاثِ

وَوَارِثٌ مِنَ الْإِنَاثِ: الْأُمُّ … بِنْتٌ وَبِنْتُ ابْنٍ لَهَا تَؤُمُّ
وَالزَّوْجَةُ الْجَدَّةُ الْأُخْتُ مُطْلَقَا … وَمَنْ لَهَا الْوَلَاءُ قَدْ تَحَقَّقَا

بَابُ الْفُرُوضِ الْمُقَدَّرَةِ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى

بِالْفَرْضِ وَالتَّعْصِيبِ: إِرْثٌ ثَبَتَا … فَالْفَرْضُ فِي الْكِتَابِ «سِتَّةٌ» أَتَى
رُبْعٌ وَثُلْثٌ نِصْفُ كُلٍّ ضِعْفُهُ … وَلِاجْتِهَادِ غَيْرِ ذِي مَصْرَفُهُ

بَابُ مَنْ يَرِثُ النِّصْفَ

وَالنِّصْفُ: لِلزَّوْجِ إِنِ الْفَرْعُ فُقِدْ ... وَالْبِنْتِ ثُمَّ بِنْتِ الِابْنِ فَاعْتَمِدْ
وَلِشَقِيقَةٍ وَأُخْتٍ لِأَبِ ... إِذَا انْفَرَدْنَ مَعْ فَقْدِ الْعَصَبِ

بَابُ مَنْ يَرِثُ الرُّبُعَ

وَالرُّبْعُ فَرْضُ: الزَّوْجِ مِنْ فَرْعٍ لَزِمْ ... وَزَوْجَةٍ فَصَاعِدًا إِذَا عُدِمْ

بَابُ مَنْ يَرِثُ الثُّمُنَ

وَالثُّمْنُ فَرْضُ: زَوْجَةٍ فَأَكْثَرَا ... مَعْ فَرْعِ زَوْجٍ وَارِثٍ قَدْ حَضَرَا

بَابُ مَنْ يَرِثُ الثُّلُثَيْنِ

وَالثُّلُثَانِ: لِاثْنَتَيْنِ اسْتَوَتَا ... فَصَاعِدًا مِمَّنْ لَهُ «النِّصْفُ» أَتَى

بَابُ مَنْ يَرِثُ الثُّلُثَ

وَالثُّلْثُ فَرْضُ: الْأُمِّ حَيْثُ عُدِمَا ... فَرْعٌ وَجَمْعُ إِخْوَةٍ وَثُلْثُ مَا
يَبْقَى لَهَا فِي «الْعُمَرِيَّتَيْنِ»: ... مَعَ أَبٍ وَأَحَدِ الزَّوْجَيْنِ
وَفَرْضُ: جَمْعِ إِخْوَةٍ لِأُمِّ ... مَعَ تَسَاوٍ بَيْنَهُمْ فِي الْقَسْمِ

بَابُ مَنْ يَرِثُ السُّدُسَ

وَالسُّدْسُ: لِلْأَبِ مَعَ الْفَرْعِ اثْبِتِ ... كَذَا لِأُمٍّ: مَعَهُ أَوْ إِخْوَةِ
وَالْجَدُّ مِثْلُ الْأَبِ حَيْثُ يُعْدَمُ ... لَا مَعَ إِخْوَةٌ كَمَا سَيُعْلَمُ
وَلَا مَعَ الزَّوْجَةِ أَوْ زَوْجٍ وَأُمّ ... بَلْ ثُلْثُ الْجَمِيعِ: لِلْأُمِّ يُؤَمْ
وَهْوَ لِبِنْتِ الِابْنِ مَعْ بِنْتٍ كَذَا ... مَعَ الشَّقِيقَةِ: لِبِنْتِ الْأَبِ ذَا
وَلِابْنِ الْأُمِّ أَوْ لِبِنْتِهَا غَدَا ... وَجَدَّةٍ وَاحِدَةٍ فَصَاعِدَا
مُشْتَرِكًا أَنْ كُنَّ وَارِثَاتِ ... وَقَدْ تَسَاوَيْنَ مِنَ الْجِهَاتِ

وَاحْجُبْ بِقُرْبَى الْأُمِّ: بُعْدَى لِأَبِ ... لَا عَكْسِهِ وَهْوَ صَحِيحُ الْمَذْهَبِ
كَذَاكَ بُعْدَى جِهَةٍ بِالْقُرْبَى: ... تَنَالُ فِيمَا رَجَّحُوهُ حَجْبَا
وَكُلُّ مُدْلٍ لَا بِوَارِثٍ: فَلَا ... إِرْثَ لَهُ وَقَسْمُ فَرْضٍ كَمُلَا

بَابُ التَّعْصِيبِ

وَكُلُّ مَنْ لِلْمَالِ طُرًّا ضَبَطَا ... وَحَيْثُمَا اسْتَغْرَقَ فَرْضٌ سَقَطَا
وَكَانَ بَعْدَ الْفَرْضِ مَا قَدْ يَفْضُلُ ... لَهُ؛ فَذَاكَ العَاصِبُ الْمُفَضَّلُ
وَهْوَ إِمَّا عَاصِبٌ: بِالنَّفْسِ أَوْ ... بِالْغَيْرِ أَوْ مَعْ غَيْرِهِ كَمَا حَكَوْا
فَالْأَوَّلُ: الذُّكُورُ مَعْ ذَاتِ الْوَلَا ... لَا الزَّوْجُ وَابْنُ الْأُمِّ فِيمَا نُقِلَا(١)
فَابْدَأْ: بِذِي الْجِهَةِ ثُمَّ الْأَقْرَبِ ... وَبَعْدُ بِالْقُوَّةِ فَاحْكُمْ تُصِبِ
وَالثَّانِي: الْأُنْثَى مِنْ ذَوَاتِ النِّصْفِ ... مَعْ ذَكَرٍ سَاوَى لَهَا فِي الْوَصْفِ
وَبِنْتُ الِابْنِ: بِابْنِ الِابْنِ اللَّذْ نَزَلْ ... مَا لَمْ تَكُنْ أَهْلًا لِفَرْضٍ قَدْ حَصَلْ
وَالثَّالِثُ: الْأُخْتُ لِغَيْرِ أُمِّ ... مَعْ بِنْتٍ أَوْ أَكْثَرَ يَا ذَا الْفَهْمِ
وَمَعَ بِنْتِ الِابْنِ ثُمَّ الْعَصَبُ ... جَمِيعُ مَنْ أَدْلَى بِهِ مُنْحَجِبُ

بَابُ الْحَجْبِ

وَكُلُّ جَدٍّ: بِأَبٍ يَنْحَجِبُ ... وَكُلُّ جَدَّةٍ: بِأُمٍّ تُحْجَبُ
وَكُلُّ ابْنِ: بِالِابْنِ فَاحْجُبِ ... وَالْأَخُ وَالْأُخْتُ: بِذَيْنِ وَالْأَبِ
وَوَلَدُ الْأُمِّ: بِبِنْتٍ فُضِّلَا ... وَبِنْتُ الِابْنِ وَبِجَدٍّ مَنْ خَلَا
وَبِنْتُ الِابْنِ: بِابْنَتَيْنِ تُحْجَبُ ... إِلَّا مَعَ ابْنِ ابْنٍ لَهَا يُعَصِّبُ
وَبِشَقِيقَتَيْنِ: أُخْتٌ لِأَبِ ... مُفْرَدَةً عَنِ الْأَخِ الْمُعَصِّبِ

(١) زاد الشَّيخ محمَّد بن صالح العثيمين $ توضيحًا:
جِهَاتُهُمْ: بُنُوَّةٌ أُبُوَّهْ ... أُخُوَّةٌ عُمُومَةٌ ذُو النَّعْمَهْ

بَابُ الْمُشَرَّكَةِ

وَإِنْ مَـــعَ الـــزَّوْجِ وَأُمٍّ تُصِـــبِ ... أَوْلَادُ أُمٍّ مَـــعْ شَـــقِيقٍ عَصِّـــبِ [٦٠]

فَاجْعَلَـــهُ مَـــعْ أَوْلَادِ أُمٍّ: شَرِكَـــهْ ... وَاقْسِـــمْ عَـلَى الْجَمِيـعِ «ثُلْـثَ» التَّرِكَـهْ

بَابُ مِيرَاثِ الْجَدِّ وَالإِخْوَةِ

أَحْـــوَالُ جَـــدٍّ مِـــنْ أَبٍ مَـــعْ إِخْـــوَةٍ ... لِغَـــيْرِ أُمٍّ «خَمْسَـــةٌ» بِالْعِـــدَّةِ

يُقَاسِـــمُ الْإِخْـــوَةَ: إِنْ فَـــرْضٌ فُقِـــدْ ... أَوْ يَأْخُـــذُ الثُّلُـــثَ: إِنِ الثُّلُـــثُ يَـــزِدْ

وَثُلْـــثَ مَـــا يَبْقَـــى عَـــنِ الْفَـــرْضِ: إِذَا ... نَقَـــصَ بِالْقِسْـــمَةِ عَنْـــهُ أَخَـــذَا

أَوْ سُـــدُسَ الْمَـــالِ وَفِي الْإِنَـــاثِ: ... يُعَـــدُّ كَـــالْأَخِ لَـــدَى الْمِـــيرَاثِ [٦٥]

إِلَّا مَـــعَ الْأُمِّ: فَـــلَا تَنْحَجِـــبُ ... بِـــهِ بَـــلِ الثُّلُـــثُ لَهَـــا مُرَتَّـــبُ

فَصْلٌ فِي الْمُعَادَّةِ

وَاحْسِـــبْ عَلَيْـــهِ ابْـــنَ أَبٍ: إِنْ وُجِـــدَا ... وَأَعْـــطِ سَـــهْمَهُ الشَّـــقِيقَ أَبَـــدَا

بَابُ الأَكْدَرِيَّةِ

لَا فَـــرْضَ مَـــعْ جَـــدٍّ «لِأُخْـــتٍ» أَوَّلَا ... إِلَّا إِذَا أُمٌّ وَزَوْجٌ حَصَّـــلَا

فَـــافْرِضْ لَـــهُ السُّـــدْسَ كَـــذَا النِّصْـــفَ لَهَـــا ... حَتَّـــى لِتِسْـــعَةٍ يَكُـــونُ عَوْلُهَـــا

وَأَعْـــطِ بِالْقِسْـــمَةِ الشَّـــرْعِيَّةِ ... كَـــمَا مَضَـــى فَهْـــيَ «الْأَكْدَرِيَّـــةِ» [٧٠]

بَابُ الْحِسَابِ وَأُصُولِ الْمَسَائِلِ وَالْعَوْلِ

وَلِلْحِسَـــابِ إِنْ تَـــرُمْ مُحَصَّـــلَا: ... فَاسْـــتَخْرِجِ «السَّـــبْعَ» الْأُصُـــولَ أَوَّلَا

فَإِنَّهَـــا قِسْـــمَانِ يَـــا خَلِيـــلُ ... «ثَلَاثَـــةٌ» مِنْهَـــا الَّتِـــي تَعُـــولُ

فَالسِّـــتُّ: لِلسُّـــدْسِ مُخَرَّجًـــا تَـــرَى ... وَضِـــعْفُهَا: لِلرُّبْـــعِ مَـــعْ ثُلْـــثٍ جَـــرَى

أَوْ سُدْسٌ وَضِعْفُ ضِعْفُهَا أَتَى: ... مَخْرَجُ سُدْسٍ مَعْ ثُمْنٍ يَا فَتَى
فَهَذِهِ الْعَوْلُ عَلَيْهَا يَدْخُلُ: ... إِنْ كَثُرَتْ فُرُوضُهَا يَا رَجُلُ
فَتَنْتَهِي السِّتَّةُ فِيهِ تَتْرَى ... شَفْعاً إِلَى عَشْرَةٍ وَوِتْرَا
وَضِعْفُهَا وِتْرًا لِسَبْعَةَ عَشَرْ ... وَضِعْفُ ضِعْفِهَا: بِثَمْنِهِ انْتَشَرْ
«وَأَرْبَعٌ» لَا عَوْلَ فِيهَا يَقْفُو: ... ثُمْنٌ وَرُبْعٌ ثُمَّ ثُلْثٌ نِصْفُ
فَمَخْرَجُ النِّصْفِ: مِنَ اثْنَيْنِ غَدَا ... وَالثُّلْثُ: مِنْ ثَلَاثَةٍ وَقَدْ بَدَا
مِنْ أَرْبَعٍ: رُبْعٌ وَمِنْ ثَمَانِيَهْ: ... ثُمْنٌ فَذِي هِيَ الْأُصُولُ الثَّانِيَهْ
وَحَظُّ كُلِّ «وَارِثٍ» إِنْ حَصَلَا ... مِنْ أَصْلِهَا: فَالْقَصْدُ مِنْهُ كَمُلَا

بَابُ تَصْحِيحِ الْمَسَائِلِ

ثُمَّ إِنِ «الْكَسْرُ» عَلَى صِنْفٍ: يَقَعْ ... فَوَفْقَهُ اضرِبْ إِنْ تَوَافُقٌ وَقَعْ
فِي الأَصْلِ أَوْ فِي عَوْلِهِ وَالْكُلَّ فِي ... ذَاكَ لَدَى التَّبَايُنِ: اضرِبْ وَاكْتَفِ
فَهْيَ إِذًا تَصِحُّ وَالْكَسْرُ إِذَا ... كَانَ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ صِنْفٍ فَذَا
أَقْسَامُهُ أَرْبَعَةٌ: تَمَاثُلُ ... تَوَافُقٌ تَبَايُنٌ تَدَاخُلُ
فَوَاحِدًا: مِنَ الْمُمَاثِلَيْنِ ... احْفَظْ وَزَائِدَ: الْمُنَاسِبَيْنِ
وَحَاصِلًا مِنْ ضَرْبِ مَا تَوَافَقَا ... فِي الْوِفْقِ أَوْ مِنْ ضَرْبِ مَا قَدْ فَارَقَا
فِي كُلِّ ثَانٍ: فَهْوَ جُزْءُ السَّهْمِ ... فَاضْرِبْهُ فِي الْأَصْلِ أَيَا ذَا الْفَهْمِ
فَحَاصِلُ الضَّرْبِ هُوَ «التَّصْحِيحُ» ... فَاقْسِمْهُ فَالْقَسْمُ إِذَنْ صَحِيحُ

بَابُ الْمُنَاسَخَةِ

إِنْ مَوْتُ «ثَانٍ» قَبْلَ قَسْمٍ حَصَلَا: ... فَصَحِّحِ الْأُولَى وَلِلثَّانِ اجْعَلَا
أُخْرَى كَذَا وَاقْسِمْ عَلَيْهَا مَا قُسِمْ: ... لَهُ مِنَ الْأُولَى فَإِنْ لَمْ يَنْقَسِمْ
فَاضْرِبْ فِي الْاولَى «وَفْقَهَا» إِنْ وَافَقَتْ ... سِهَامَهُ أَوْ كُلَّهَا إِنْ فَارَقَتْ
وَمَنْ لَهُ شَيْءٌ فِي الْاولَى: فَاضْرِبْ ... فِي وَفْقٍ أَوْ فِي كُلِّ الْاخْرَى تُصِبْ

وَمَـنْ لَـهُ شَيْءٌ فِي الْأُخْـرَى: فِي السِّـهَامِ ... يُضْـرَبُ أَوْ فِي وَفْقِهَـا يَـا ذَا الْهُـمَامِ
وَافْعَـلْ «بِثَالِـثٍ» كَـمَا تَقَـدَّمَا: ... إِنْ مَـاتَ وَالْمِـيرَاثُ لَمْ يُقَسَّـمَا
وَكُـلُّ صُـورَةٍ لِـلْأُولَى: نَاسِـخَهْ ... فَهَـذِهِ طَرِيقَـةُ «الْمُنَاسَـخَهْ»

بَابُ قِسْمَةِ التَّرِكَاتِ

فِي التَّرْكَـةِ: اضْرِبْ سَـهْمَ كُـلٍّ أَبَـدَا ... وَاقْسِـمْ عَـلَى التَّصْـحِيحِ مَـا قَـدْ وُجِـدَا
أَوْ خُـذْ مِـنَ «التَّرْكَـةِ» فِي الصَّـرِيحِ: ... بِنِسْـبَةِ السِّـهَامِ لِلتَّصْـحِيحِ

بَابُ الرَّدِّ

وَالـرَّدُّ: نَقْـصٌ هُـوَ فِي السِّـهَامِ ... زِيَـادَةٌ فِي النُّصُـبِ وَالْأَقْسَـامِ
فَـأَرْدُدْ عَـلَى ذِي الْفَـرْضِ دُونَ مَـيْنِ: ... بِقَـدْرِ فَرْضِـهِ سِـوَى الـزَّوْجَيْنِ

بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ

ثُـمَّ الْمُـرَادُ بِـذَوِي الْأَرْحَـامِ: ... غَـيْرُ ذَوِي التَّعْصِـيبِ وَالسِّـهَامِ
وَقَـدْ أَتَـى فِي إِرْثِهِـمْ خِـلَافُ ... لِلْعُلَـمَاءِ وَهُـمُ أَصْـنَافُ
أَرْبَعَـةٌ: كَوَلَـدِ الْبَنَـاتِ ... وَسَـاقِطِ الْأَجْـدَادِ وَالْجَـدَّاتِ
وَوَلَـدِ الْأُخْـتِ وَكَـالْعَمَّاتِ ... وَكَبَنَـاتِ الْعَـمِّ وَالْخَـالَاتِ
وَفِيـهِ «مَـذْهَبَانِ» ذَا النَّجَابَـهْ ... وَالـرَّاجِحُ: التَّنْزِيـلُ لَا الْقَرَابَـهْ

بَابُ مِيرَاثِ الْمَفْقُودِ وَالْخُنْثَى الْمُشْكِلِ وَالْحَمْلِ

وَكُـلُّ مَفْقُـودٍ وَخُنْثَـى أُشْـكِلَا ... وَحَمْـلٍ: الْيَقِـينُ فِيـهِ عُمِـلَا

بَابُ مِيرَاثِ الْغَرْقَى وَنَحْوِهِمْ

وَإِنْ يَمُـتْ جَمْـعٌ بِشَـيْءٍ «كَـالْغَرَقْ» ... وَلَمْ يَكُـنْ يُعْلَـمُ عَـيْنُ مَـنْ سَـبَقْ
فَـلَا تُـوَرِّثْ بَعْضَـهُمْ مِـنْ بَعْـضِ ... وَبِـالتُّرَاثِ لِسِـوَاهُمْ فَـاقْضِ

[الْخَاتِمَةُ]

وَهَذَا وَمَا أَوْرَدْتُهُ كِفَايَهْ ... لِطَالِبِ الْفَنِّ وَذِي الْعِنَايَهْ

وَقَدْ غَدَتْ أَبْيَاتُهَا: اثْنَيْ عَشَرْ ... مَعْ مَائَةٍ مِثْلَ قَلَائِدِ الدُّرَرْ [١١٠]

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى التَّمَامِ ... ثُمَّ صَلَاتُهُ مَعَ السَّلَامِ

عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارِ ... وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَبْرَارِ